Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنی

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب کی شناخت

نام کتاب	نوادر الاحادیث جلد دوم
ترتیب و پیشکش	سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی
ترجمہ	سید محمد علی حسینی
طبع اول	ایک ہزار
سال طبع	۱۹۹۷ء
کمپوزنگ	کمپیکٹ سروسز بمبئی ہوٹل کراچی
ملنے کا پتہ	حسن علی بک ڈپو کھارادر

شعبہ نشرواشاعت

جامعتہ الزہرا ؑ C-۳۳ رضویہ سوسائٹی کراچی
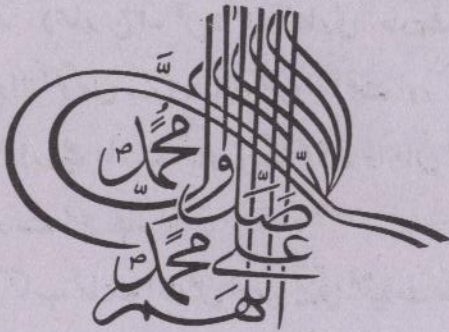
نذرانہ عقیدت

میں اس وعدہ الٰہی کی امید پر **وما تقدموا لانفسکم تجدوہ عند اللہ** "اور جو نیک عمل اپنی ذات کے لئے (اپنی زندگی میں) آگے بھیجو گے اس کو (قیامت کے دن) خدا کے ہاں صلہ میں بزرگتر پاؤ گے"۔ اور صادق آل محمد علیہم السلام کے اس قول کے بھروسے پر **الراویۃ لحدیثنا یبث فی الناس ویشددہ فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد** (بحار ج۲۔ ص۱۴۵) "ہماری احادیث کثرت سے نقل وبیان کرنے والا، لوگوں کے درمیان نشرواشاعت اور تبلیغ سے کام لینے والا۔ ان کے ذریعے ہمارے شیعوں کے عقائد وایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

زیر نظر کتاب نہایت اخلاص اور پاکیزگی عقیدت کے ساتھ منجی عالم بشریت یادگار نبوت وامامت حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت اقدس میں ہدیہ کرتا ہوں۔

تاکہ آپ کی شفاعت وتوسل کی برکت سے منتظرین امام زمانہ کے لئے یہ کتاب ہدایت کا ذریعہ ثابت ہو اور اس حقیر سراپا تقصیر اور والدین کے واسطے اور تمام افراد خاندان کے لئے باقیات الصالحات اور ثواب جاریہ کا مصداق قرار پائے۔

ملتمس الدعاء

بندۂ خدا

فہرست موضوعات کتاب 'نوادر الاحادیث' جلد دوم

گفتار مقدم

از قلم

علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ العالی

حضرت حجۃ الاسلام آقائے سید محمد علی حسینی مدظلہ العالی کی ذات والا صفات ہمارے علمی حلقے میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور نہ صرف ہمارے ملک کے اندر رہنے والے علمائے کرام کے درمیان آپ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، بلکہ نجف اشرف اور قم مقدسہ کے بزرگ مجتہدین کرام، فقہائے عظام اور علمائے ذوی الاحترام کے نزدیک بھی نہایت وثوق و اعتماد کی حامل شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔

آپ نے سرزمین بلتستان پر جامعہ محمدیہ، جامعہ مصطفویہ، مدرسہ صادقیہ اور زہرا اکیڈمی اسکردو کے علاوہ کراچی میں تعلیم یافتہ خواتین کے لئے جامعۃ الزہراء، طلبہ کے لئے جامعۃ السبطین (ابی سینیا لائن)، جامعہ آل اطہار ملیر، نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور درس اخلاق کے لئے مکتب اہلبیتؑ رضویہ سوسائٹی کی تاسیس فرمائی۔

اسی کے ساتھ آپ کو دینی و مذہبی کتابوں کے نشر و اشاعت کا بھی بہت احساس ہے، کیونکہ اچھی کتاب نہ صرف یہ کہ ذوق مطالعہ رکھنے والوں کے لئے ذہنی غذا فراہم کرتی ہے، بلکہ ایک علمی سرمایہ ثابت ہوتی ہے، جس سے نسلاً بعد نسل، بنی نوع انسان کسب فیض کرتے رہتے ہیں اور عربی زبان کا مشہور و معروف مقولہ بھی ہے کہ، خیر جلیس فی الزمان کتاب۔

(زمانہ میں سب سے اچھا ساتھی، کتاب ہے)

چنانچہ مولانائے موصوف، اپنے ادارہ جامعۃ الزہراء کے زیر اہتمام متعدد کتابیں چھپوا چکے ہیں اور ان کتابوں نے مومنین کرام اور قارئین عظام سے سند قبولیت حاصل کی ہے۔

خاص طور سے عالم اسلام کے جلیل القدر دینی رہنما آیت اللہ حضرتِ آقائے سید عبدالحسین دستغیب علیہ الرحمہ کی نگارشات میں سے ایک اہم تالیف "گناہان کبیرہ" کے ترجمہ اور طباعت کو آپ نے نہایت محنت کے ساتھ خوبصورت انداز سے قوم کے سامنے پیش کیا، جس میں تقویٰ کی عظمت اور اس کے حصول کے اسباب، اس کے دنیاوی و اخروی فوائد و نتائج بھی بیان کئے گئے ہیں اور یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک جامع اور مقبول عام و خاص کتاب ہے، جو اردو، سندھی، انگریزی اور گجراتی میں بھی چھپ چکی ہے۔

زیرنظر کتاب "نوادر الاحادیث" بھی آپ کی قلمی خدمات کا ایک منفرد اور حسین شاہکار ہے، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے ان ارشادات کو صحیح عربی متن اور ترجمہ و تشریح کے ساتھ ساتھ پیش کیا گیا، جن میں دنیا و آخرت کی سعادتوں کو اعداد و شمار کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

جس طرح سے کہ عالم اسلام کے نہایت بلند و مرتبہ فقیہ و محدث حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب "خصال" میں اہلبیت طاہرین

علیہم السلام کے ارشادات گرامی کو اعدا و شمار کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

مثلاً: "وہ دو باتیں جن میں دنیا و آخرت کی سعادت پوشیدہ ہے۔" "وہ تین باتیں جو انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ہیں" اور اسی طرح دوسری احادیث جو اعداد کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہیں۔

میری دعا ہے کہ پروردگارِ عالم مولانائے موصوف کو صحت و عافیت کے ساتھ طولِ حیات عطا فرمائے اور آپ کی ان گرانقدر خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین رب العالمین۔ والسلام۔

الاحقر

سید رضی جعفر نقوی۔ کراچی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین۔ لاسیما" سید ھم وخاتمھم ابی القاسم محمد وعلی الہ الطیبین الطاہرین واللعن علی اعدائھم اجمعین الی قیام یوم الدین۔

حدیث کے معنی اور تعریف

حدیث الحدیث ما یتحدث بہ و یخبر' اما بمعنی جدید ضد القدیم۔ (کتاب معانی القرآن)

حدیث کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کے بارے میں بات چیت کرنا اور خبر دینا۔ حدیث کے دوسرے معنی جدید بھی ہیں' جس کی ضد قدیم ہوتی ہے۔ علامہ راغب اصفہانی حدیث کے اصطلاحی معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

کل کلام یبلغ الانسان من جھتہ السمع اوالوحی فی یقظتہ او منامہ یقال لہ الحدیث۔ (مفردات راغب' ص ١١٠)

ہر وہ کام جو کوئی انسان خواب یا بیداری کی حالت میں کان سے سنے

یا وحی کے ذریعے سے الہام ہو جائے، اسے حدیث کہا جاتا ہے۔

اور احادیث کی اپنے مقررہ اصول و قواعد اور علمی معیار کے مطابق جانچ پڑتال اور تحقیق کرنے والے بلند پایہ عالم دین کو "محدث" کہتے ہیں۔

و فی اصطلاح عامتہ المحدثین کلام خاص منقول عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، او الائمتہ علیہم السلام او الصحابی او التابعی او من یحذ و حذوہ یحکی قولھم او فعلھم او تقریرھم - و عند اکثر محد ثی الامامیتہ لا یطلق اسم الحدیث الا ما کان عن المعصوم علیھم السلام - (سفینتہ البحار، ج۱، ص ۲۲۸، مادہ حدیث)

محدث کبیر الحاج آقائے شیخ عباس قمی قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حدیث، محدثین کے ۴ اصطلاح میں ایک مخصوص کلام ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا آئمہ طاہرین علیہم السلام یا اصحاب و تابعین یا ان کے نقش قدم پر چلنے والے بزرگوں کے اقوال و افعال اور زبانی تقریروں کو حدیث کہتے ہیں اور اکثر علماء امامیہ کے نزدیک چاردہ معصومین علیہم السلام کے علاوہ کسی کے کلام کو حدیث کا نام دینا درست نہیں۔

دنیائے عرب پر جب جہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا تو حجاز

کے افق سے وحی الہی اور دین اسلام چہار سمت سے اپنی نورانی کرنیں بکھیرنے لگا۔ ایسے میں مرکز نور یعنی رسالت کے اردگرد فرمان الہی نازل ہوا۔

ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (سورہ حشر آیت ۷)

"جو کچھ رسول تمہیں (آئین زندگی) دیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو" یعنی امر و نہی الہی کا محور اپنے رسولؐ کا قول قرار دیا۔

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (سورہ نجم آیت ۳ و ۴)

"اور وہ اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بھی نہیں کہتے اس کا قول وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے مزید ارشاد ہوا۔

لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنتہ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر (سورہ

"تمہارے واسطے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (کا کردار و گفتار اور زندگی) بہترین نمونہ عمل ہے (یہ) ان لوگوں کے لئے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں"۔

اصحاب رسولؐ کی نظرمیں حدیث کی اہمیت

ان آیات کی روشنی میں مہاجرین وانصار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں سراپا گوش بن کران کے اقوال وفرامین غور سے سنتے، حفظ کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنے لگے اور اگر کوئی مجلس میں حاضر نہ ہوپاتا تو حاضرین اپنے دوست واحباب کو آپ کے اقوال وفرامین نہایت احترام اور احتیاط سے حرف بہ حرف نقل کرنے کے بعد عمل کی تلقین بھی کرتے تھے۔

بعض اصحاب جانوروں کی ہڈیوں، کھالوں اور درخت کے چھلکوں پر لکھ کر محفوظ رکھتے تھے۔ ایک دوسرے کو ہدیہ کے طور پر پیش کرتے تھے۔ شوق وعقیدت اور جذبہ ایمان کا یہ عالم تھا کہ ایک حدیث سننے، لکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے دور دراز شہروں سے چل کر مدینہ آتے تھے۔ اور لسان وحی سے سنتے تھے یا مدینہ کے کسی باشندے کو پتہ چلتا کہ شام، مصر، یمن اور ایران میں فلاں آدمی کے پاس فلاں حدیث موجود ہے تو وہ سامان سفر باندھ کراس عظیم مقصد کے حصول کے لئے جاتے تھے اور اپنے تمام امکانات قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ مفہوم حدیث پر عملاً کام کرنے کے بعد اس حدیث شریف کو اپنے کفن کے اندر رکھنے کے لئے وصیت کیا کرتے تھے۔ اس بارے میں چند اہم

احادیث پیش خدمت ہے۔

۱۔ شد رحال رجل من فسطاط مصر الی المدینۃ لیاخذ حدیث غدیر خم عن زید بن ارقم۔ (سفینۃ البحار، ص۲۲۹)

ایک آدمی نے مملکت مصر سے مدینہ منورہ تک (کوسوں دور کا سفر) صرف اس لئے طے کیا تاکہ زید بن ارقم سے "غدیر خم" کی حدیث حاصل کرلے۔

۲۔ عن جابر بن عبداللہ رحمۃ اللہ قال، بلغنی حدیث عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فابتعت بعیرا فشددت علیہ رحلی ثم سرت الیہ شھرا، حتی قدمت الشام، فاذا عبداللہ بن انیس الانصاری فاتیت منزلہ، فقلت حدیث بلغنی عنک انک سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ۔ (سفینۃ البحار، ج۱۔ ص ۲۳۰)

جابر بن عبداللہ (انصاری) کہتے ہیں مجھے یہ پتہ چلا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس موجود ہے پس میں نے ایک اونٹ خرید لیا اور سفر سامان باندھ کراونٹ پر سوار ہوا اور ایک مہینہ کا سفر طے کرکے مملکت شام پہنچا اور وہاں عبداللہ ابن انیس انصاری سے ملاقات کی اور کہا میں

نے سنا ہے کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے۔ (حدیث سننے اور لکھنے کے بعد فوراً مدینہ واپس چلاگیا)

۳۔ نقل ایضا عن عطاء ان ابا ایوب رحل الی عقبتہ بن عامر فلما قدم مصرا" اخبرواعقبتہ فخرج الیہ قال حدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لم یبق احد سمعہ غیرک۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول من ستر مومنا علی خزیتہ ستر اللہ علیہ یوم القیامتہ قال فاتی ابو ایوب راحلتہ فرکبھا وانصرف الی المدینتہ وماحل رحلہ۔ (سفینتہ البحارج ۱۔ ص ۲۳۰)

ابو ایوب (مدینہ سے) مصر تک عقبہ بن عامر سے ملنے کے لئے گئے جب مصر پہنچے تو لوگوں نے ابوایوب کی آمد کی خبر سنائی تو استقبال کے لئے گھر سے باہر نکلے۔ ابوایوب نے کہا تم نے ایک ایسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ اب تمہارے سوا اور کوئی زندہ نہیں جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سنی ہو عقبہ نے کہا ہاں سن لو۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ فرمارہے تھے جو شخص کسی مومن کے عیب یا گناہ پر پردہ ڈالے تو

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ راوی کہتا ہے جیسے ہی ابوایوب نے یہ روایت عقبہ بن عامر سے سنی اسی وقت اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور سامان سفر سواری سے نہیں اتارا۔

۴۔ اجتماع جماعتہ کثیرۃ علی ابی سعید الخدری لاخذ الحدیث عنہ فی عام الحرۃ۔ (سفینتہ البحار، ص۲۲۹)

سال حرہ کے دوران (حرہ ایک مشہور تاریخی حادثہ ہے کہ یزید لعین کے حکم سے مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں قتل عام کیا) تمام جانی خطرے کے باوجودابی سعید خدری علیہ الرحمتہ سے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سننے کے لئے سال بھرلوگوں کا بڑا اجتماع رہا۔

حدیث آل محمدؑ سننے والوں کا حیرت انگیز منظر

خاندان عصمت وطہارت کے ماہ منور حضرت امام رضا علیہ السلام جب طوس (مشہد مقدس) تشریف لے جاتے ہوئے شہر نیشاپور سے گزر رہے تھے تو عقیدت مندوں کے ایک بڑے اجتماع نے آپ کو گھیرلیا ان میں سے ابو ذرعہ اور محمد بن اسلم طوسی (جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کے حافظ تھے) نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ اے امام عالی مقام، اے فرزند امام، اے یادگار نبوت آپ کو آپ کے پاک وپاکیزہ آباؤ اجداد کا واسطہ اپنے چہرہ مبارک کی ایک جھلک تو دکھادیں۔

اور اپنے بزرگوں کی ایک حدیث تو ہمیں سنادیں۔

چنانچہ امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان کی سواری روک دی جائے۔ **واقر عیون المسلمین بطلعتہ المبارکتہ المیونت فکانت ذوابتاہ کذوابتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ۔** جب کجاوہ سے وہ پردہ ہٹایا گیا تو درخشاں آفتاب کی مانند نورانی چہرہ دیکھ کر مجمع کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ آپ نے اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند دونوں زلفیں دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے اور مجمع فرط جذبات سے دھاڑیں مار مار کر گریہ وزاری کررہا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے گریبان چاک کرلئے تھے اور بہت سے بے ہوش ہوکر زمین پر گرپڑے بعض لوگ حضرت کی سواری کی لگام و زین تھامے ہوئے تھے۔

الغرض لوگوں کا اژدہام شور گریہ اور اضطراب قیامت کا منظر پیش کررہا تھا۔ راوی کہتا ہے **الی ان انتصف النہار وجرت الدموع کاالانہار، وسکنت الاصوات، وصاحت الائمتہ، والقضاۃ، معاشر الناس اسمعوا وعوا" ولا توذوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فی عترتہ وانصتوا۔** شہر نیشاپور کی پوری آبادی صبح سے زوال تک ایک عجیب انقلاب کی حالت سے گزررہی تھی عاشقان آل محمد علیہم السلام کی آنکھوں سے نہروں کی طرح

آنسو جاری تھے یہاں تک کہ روتے روتے تھک کر سب خاموش ہوگئے۔

ایسے میں وہاں موجود علماء کرام روساء قوم اور قاضیوں نے آواز دی اے دوستداران آل محمد علیہم السلام خاموشی اختیار کرو۔ کلام امامؑ غور سے سنو اور حفظ کرو۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض نہ کرو بالکل خاموش رہو۔

بالاخر بہ مشکل تمام سکوت طاری ہونے پر حدیث "سلسلہ ذھبیہ" ارشاد فرمائی۔

۵-۶- سلسلہ ذہبیہ کی دو حدیث

پہلی حدیث

حدثنا احمد بن الحسن القطان قال، حدثنا عبدالرحمان ابن محمد الحسینی، قال حدثنی محمد بن ابراھیم بن محمد الفرازی، قال حدثنی عبد اللہ بن بحر الاھوازی، قال حدثنی الحسن بن محمد بن جمھور قال، حدثنی ابوالحسن بن علی بن عمر قال، حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسی الرضا عن موسی بن جعفر، عن جعفر بن محمد، عن محمد بن علی، عن علی بن الحسین عن حسین بن علی، عن علی بن ابی طالب، عن النبیؐ عن

جبرئیل، عن میکائیل، عن اسرافیل، عن اللوح، عن القلم قال، یقول اللہ عزوجل ولایتہ علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل فی حصنی امن من عذابی۔ (عیون اخبار الرضاؑ ص ۳۱۸ چھاپ قدیم)

احمد بن قطان کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان فرزند محمد حسینی سے یہ حدیث سنی، اس نے کہا میں نے محمد بن ابراہیم فرزند محمد فرازی سے سنی، انہوں نے کہا میں نے عبداللہ فرزند بحراھوازی سے سنی، انہوں نے کہا میں نے حسن بن علی محمد فرزند جمہور سے سنی، انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن فرزند علی بن عمر سے سنی، انہوں نے کہا میں نے علی فرزند بلال سے، انہوں نے علی بن موسیٰ رضا (علیہ السلام) سے، انہوں نے حضرت موسیٰ بن جعفر (علیہ السلام) سے، انہوں نے حضرت جعفر (صادق علیہ السلام) سے، انہوں نے امام محمد (باقر علیہ السلام) انہوں نے علی بن الحسین (امام سجاد علیہ السلام) سے، انہوں نے حضرت حسین بن علی (علیہ السلام) سے، انہوں نے علی بن ابی طالب (علیہ السلام) سے، انہوں نے میکائیل سے، انہوں نے اسرافیل سے، انہوں نے لوح سے، اور لوح قلم سے اور قلم نے خداوند عزوجل سے فرماتے ہوئے سنا ولایت (محبت وسرپرستی) علی بن ابی طالب میرا قلعہ ہے۔ جو کوئی اس قلعے میں داخل ہوا۔ اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

دوسری حدیث

جب امام رضا علیہ السلام نیشاپور شہر سے باہر نکل رہے تھے ایسے میں "اصحاب حدیث" کا ایک گروہ خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے اور عرض کی، اے فرزند رسول (ص) ایک حدیث سنائیے تاکہ ہم اس سے فیض حاصل کرسکیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے عماری سے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا

۷۔ سمعت ابی موسی بن جعفر یقول، سمعت ابی محمد بن علی یفول، سمعت ابی علی بن الحسین یقول، سعت ابی امیر المومنین علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ یقول، سمعت جبرئیل یقول سمعت اللہ جل جلالہ یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل فی حصنی امن من عذابی۔

میں نے اپنے پدر بزرگوار موسیٰ بن جعفرؑ کے زبان مبارک سے سنا، انہوں نے فرمایا میں نے محمد بن علیؑ سے سنا، انہوں نے فرمایا میں نے علی بن الحسینؑ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے پدر بزرگوار امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ سے سنا، انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے سنا، اور انہوں نے جبرائیلؑ سے، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہوئے سنا کہ **لا الہ الا اللہ** میرا مضبوط قلعہ ہے۔ جو کوئی میرے قلعے میں داخل ہوا

اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

راوی کہتا ہے **وعدوا من المحابر اربع وعشرون الفا" سوی الدوی**۔ یعنی جب لوگوں کا شمار کیا جانے لگا تو معلوم ہوا صرف قلمدان اٹھا کر لکھنے والے کاتب چوبیس ہزار افراد تھے۔ ایسے کاتبوں کا شمار کرنا تو ممکن ہی نہیں تھا جن کے ہاتھ میں پنسل اور قلم تھے۔

فخر المحدثین الحاج آقا شیخ عباس قمی اعلیٰ اللہ مقامہ نے کتاب منتھی الامال جلد دوم صفحہ ۵۰۴ پر احادیث محمد و آل محمد علیہم السلام کے ایک عظیم قدردان کا واقعہ نقل کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کا ذکر کردیا جائے۔

شیخ عباس قمی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ استاد معظم **ابوالقاسم قشیری** نے فرمایا جب حدیث "**سلسلہ ذھبیہ**" کی اہمیت اور فضیلت ایک ساسانی بادشاہ نے سنی تو اسے سونے کے پانی سے لکھنے کا حکم دیا اور یہ وصیت کردی کہ اسے میرے کفن میں رکھا جائے۔ چنانچہ جب بادشاہ انتقال کرگیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ خداوند مہربان نے مجھے لا الہ الا اللہ پڑھنے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عقیدہ رکھنے اور اس حدیث کو احتراماً سونے کے پانی سے لکھنے کی بناء پر خلعت مغفرت سے نوازا ہے۔

حدیث کی اہمیت حضرت زہراؑ کی نظر میں

۸۔ روی ابوجعفر الطبری فی الدلائل مسندا عن ابی مسعود قال، جاء رجل الی فاطمۃ، فقال یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ ھل ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ عندک شیئا فطوقینہ، فقالت یا جاریۃ ھات تلک الجریدۃ، فطلبتھا فلم تجدہ، فقالت ویلک اطلبیھا فانھا تعدل عندی حسنا" وحسینا"۔ فطلبتھا فاذا ھی قدا قمتھا فی قمامتھا، فاذا فیھا قال محمد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیس من المومنین من لم یامن جارہ بوائقہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یوذی جارہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او یسکت، ان اللہ تعالی یحب الخیر، الحلیم، المتعفف، ویبغض الفاحش البذاء السائل الملحف ان الحیاء من الایمان، والایمان فی الجنۃ و ان الفحش والبذاء فی النار۔ (سفینۃ البحار، ج۔۱، ص ۲۲۹، باب حدث)

ابو جعفر طبری نے اپنی کتاب دلائل میں ابن مسعود سے یہ روایت

نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اے دختر گرامی رسول خدا (صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے والد بزرگوار نے (ترکہ کے طور پر) کوئی چیز (آپ کے لئے) چھوڑی ہے؟ اور آپ نے اس کو محفوظ رکھا ہے؟ اگر ایسا ہے تو برائے مہربانی تحفہ کے طور پر مرحمت فرمائیں۔

حضرت زہراء علیہا السلام نے اپنی کنیز (فضہ) کو حکم دیا کہ فلاں کاپی میرے پاس لے آؤ۔ کنیز نے تلاش کیا مگر نہیں ملا تو آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر جلدی سے تلاش کرو۔ (اس کاپی میں ایسی احادیث موجود ہیں) میری نظر میں ان کی قدر و قیمت حسنؑ اور حسینؑ کے برابر ہے۔

کنیز نے نہایت دقت سے تلاش کیا تو دیکھا کہ اس نے زبالہ دان میں پھینک دی تھی تو اس کاپی میں ایک حدیث لکھی ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے) پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص مومنین میں سے نہیں جس کی شرارتوں اور کرتوت سے اس کے ہمسائے محفوظ نہیں۔

جو کوئی خدا اور روز آخرت پر عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسیوں کو (اپنی گفتار و کردار سے تکلیف نہیں پہنچاتا) اور جو کوئی خدا اور روز آخرت کا معتقد ہے اسے زبان سے اچھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ خاموشی اختیار کرنا چاہئے یقیناً اللہ تعالیٰ نیک عمل بجا لانے والے ملنسار، پاک

دامن، بندے کو دوست رکھتا ہے۔ اور بدزبان فحش گو، اور تکرار کے ساتھ بھیک مانگنے والے سے دشمنی رکھتا ہے۔ بے شک حیاء ایمان کا ایک جز ہے اور اہل ایمان کا ابدی مقام بہشت ہے۔ فحش گو اور بد کلام کا ٹھکانا آتش جہنم ہے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ آل محمد علیہم السلام کی نظر میں حدیث کی کس قدر اہمیت اور قدر و قیمت ہے۔ دیکھئے حضرت زہراء علیہا السلام ایک حدیث کو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے برابر سمجھتی ہیں اور گمشدہ حدیث حاصل کرنے تک پریشان رہیں۔

درحقیقت خاندان نبوت و امامت کے کلمات و احادیث کتاب خدا کی تفسیر و تشریح اور نچوڑ ہیں۔ ان احادیث پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بنی نوع انسان چلنے پھرنے، جاگنے سونے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، رشتے ناتے، میل جول، لین دین، حرکات و سکنات، تعلیم و تربیت، تمدن و ثقافت غرض دینوی و اخروی زندگی کے آئین و اصول سیکھ سکتے ہیں۔

ہم احادیث اور فرمودات آل محمد علیہم السلام کی روشنی میں قرآن مجید سے احکام الٰہی اخذ کرتے ہیں۔ ورنہ عام انسان کی محدود عقل و فکر اور قلیل علم و فہم لامحدود پروردگار کے کلام کی گہرائیوں اور بلندیوں تک رسائی ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں اور ان سب کے تمام علوم تورات،

زبور اور انجیل میں ودیعت فرمائے پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کئے۔ قرآن مجید کی عظمت اور شان کے بارے میں ذرا سرسری نظر سے غور کریں۔ **لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل هذا القران لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا"** ۔ "اگر تمام انسان اور جنات (اجتماعی قوت سے) اس بات پر اکھٹا ہوں کہ قرآن کا مثل پیش کریں تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لاسکتے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں"۔ دوسری جگہ فرمایا **فیه تبیان لکلشی** "قرآن میں تمام اشیاء (کائنات) کا بیان ہے"۔ **قال ابن عباس لوضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب الله**۔ اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہوجائے تو میں وہ بھی قرآن مجید میں تلاش کرلوں گا۔

جب قرآن مجید عام انسانوں کی فہم وادراک سے بالاتر ہے تو اس کے محکمات ومتشابہات ظواہر وبواطن، حلال وحرام، تفسیر وتاویل سمجھنے کے لئے ہم ان ذوات مقدسہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کے سینے اسرار ورموز الہیہ کا گنجینہ، ان کا گھر وحی والہام کا سرچشمہ اور علم وحکمت کا شہر ہیں، ان ہستیوں کا معلم ومربی خود رب العالمین ہے ان کے اقوال وافعال ہمارے لئے حجت اور نمونہ عمل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم احادیث آل محمد علیہم السلام کا دل وجان سے

احترام کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنا دینوی اور آخروی زندگی بنانے کے لئے لازم اور خوش نصیبی کا باعث سمجھتے ہیں۔

فضیلت احادیث اور تبلیغ کی اہمیت

٩- عن عبدالسلام بن صالح الهروی قال' سمعت ابا الحسن الرضا یقول رحم الله عبدا احیا امرنا فقلت له فکیف یحی امرکم؟ قال علیه السلام تیعلم علومنا ویعلمها الناس' فان الناس لوعلموا محاسن کلامنا لا تبعونا ۔

(عیون اخبار الرضا طبع قدیم ص٢٠٢ معانی الاخبار' ص١٨٠)

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے اس بندے پر جو ہمارے امر (احادیث وسنن) کو زندہ کرے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے امر کو کس طرح زندہ کرسکتے ہیں؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا ہمارے علوم خود سیکھ لے اور دوسروں کو سکھائے۔ یقیناً اگر لوگوں کو ہمارے کلام کی حسن وخوبی اور حقائق کا علم ہوجائے تو وہ ہماری پیروی پر ضرور آمادہ ہوجائیں گے۔

١٠- عن حنان بن سدیر' قال سمعت ابا عبدالله یقول من حفظ عنا اربعین حدیثا" من احادیثنا فی الحلال

و الحرام بعثہ اللہ یوم القیامتہ فقیھا" عالما" ولم یعذبہ۔ (الخصال، ج ۲۔ ص ۶۴۴)

حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جو کوئی ہماری احادیث میں سے چالیس احادیث جو کہ حلال و حرام سے متعلق ہوں یاد کرلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عالم فقیہ کی حالت میں محشور کرے گا اور اس پر عذاب بھی نہ ہوگا۔

۱۱۔ من تعلم حدیثین ینتفع بھما نفسہ او یعلمھما غیرہ فینتفع بھما ماکان خیرا" لہ من عبادۃ ستین سنتہ۔ (میزان الحکمت، ج ۲۔ ص ۲۸۹)

جو کوئی دو حدیثیں سیکھ لے (ان پر عمل کرے) اور اپنے لئے فائدہ حاصل کرے یا دوسروں کو سکھا کر انہیں فائدہ پہنچائے تو یہ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عن بن عباس، عن النبی صلی اللہ علیہ والہ قال، من حفظ من امتی اربعین حدیثا من السنتہ کنت لہ شفیعا" یوم القیامتہ۔ (الخصال ج ۲۔ ص ۶۴۴)

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میری امت میں سے چالیس احادیث میری سنت سے یاد کرلے تو روز قیامت میں اس کی

شفاعت کروں گا۔

۱۲۔ تذاکروا و تلاقوا، وتحدثوا فان الحدیث جلاء للقلوب، وان القلوب لترین کما یرین السیف، وجلائہ الحدیث۔ (اصول کافی، ص ۴۱)

تم ایک دوسرے سے ملاقات کرکے احادیث کا مذاکرہ اور مباحثہ کرو۔ یقیناً احادیث دلوں میں روشنی پیدا کرتی ہیں۔ دلوں کو گناہ کی آلودگی سے اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو۔ چنانچہ زنگ دور کرنے کے لئے صیقل کی ضرورت ہوتی ہے اور دلوں کا صیقل حدیث (اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہے۔

۱۳۔ عن الفضیل بن یسار قال، قال لی ابو جعفر علیہ السلام، یا فضیل ان حدیثنا یحیی القلوب۔ (زبدۃ الاحادیث بحوالہ **الخصال**، ص ۷)

فضیل بن یسار کہتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ اے فضیل اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ کردیتی ہیں۔

۱۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، من ادی حدیثا یقام بہ سنتہ و ثیلم بہ بدعتہ فلہ الجنتہ۔ (بحار۔ ج ۲۔ ص ۱۵۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان ایک ایسی حدیث میری امت تک پہنچادے جس سے ایک اسلامی سنت زندہ ہوجائے یا کوئی بدعت ختم ہوجائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۱۵۔ مالک بن انس الاصبحی المدنی احدی الائمۃ الاربعۃ السنیۃ صاحب الموطا احدی الصحاح الستۃ' انہ کان یعظم الحدیث حتی قبل' انہ کان لایحدث الا سمتکنا" علی طھارۃ' جالسا" علی صدر فراشہ بوقار وھیبۃ' وکان یکرہ ان یحدث علی الطریق' اوقائما" او مستعجلا"۔ (سفینۃ البحار ص ۵۵۰ مادۃ ملک)

مالک بن انس اصبحی مدنی اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک شمار کئے جاتے ہیں وہ کتاب موطا کے مصنف ہیں اور یہ کتاب صحاح ستہ میں محسوب ہوتی ہے۔ وہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واحترام کے پیش نظر اسے چومتے تھے۔ اس سے پہلے وہ وضو کرکے اپنے فرش کے صدر نشین جگہ پر نہایت ہیبت اور وقار کے ساتھ آرام سے بیٹھے بغیر احادیث بیان نہیں کرتے تھے۔ وہ راستہ چلتے، کھڑی حالت میں یا عجلت میں حدیث سنانے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار

نے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمائے۔

۱۶۔ یا بنی اعرف منازل الشیعۃ علی قدر روایتھم ومعرفتھم' فان المعرفۃ ھی الدرایۃ للروایۃ' وبالدرایات للروایات یعلو المومن الی اقصی درجات الایمان۔ (بحار الانوار ج۲۔ ص۸۴)

اے میرے فرزند! شیعوں کی قدر ومنزلت کی پہچان ان کے (سینوں میں محفوظ) روایات واحادیث سے اور ان کی شناخت حصول معرف سے کیا کرو اور یقیناً روایات کو اچھی طرح سمجھنا ہی معرفت ہے اور روایات کے مفہوم ومطالب سمجھنے سے مومن ایمان کے بلند ترین مقامات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

۱۷۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' حدیث تدری خیر من الف (حدیث) ترویہ۔ (بحار الانوار ج۲۔ ص۱۸۴۔ معانی الاخبار ص۲۰۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (معنی اور مطلب) سمجھنے کے ساتھ ایک ہی حدیث تیرے لئے کافی اور بہتر ہے بہ نسبت ایک ہزار احادیث کے جو (نا سمجھی کی حالت میں) بیان کرے۔

۱۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اللھم ارحم خلفائی ثلاثا' قیل یا رسول اللہ ومن خلفائک؟ قال

الذین یاتون من بعدی ویروون احادیثی وسنتی‘ یحبون‘ یبلغون حدیثی وسنتی فیعلمونھا الناس من بعدی اولئک رفقائی فی الجنتہ۔ (بحار ج۲۔ ص۱۴۴۔ وسائل الشیعتہ ج۱۸۔ص۶۶)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ تکرار کرتے ہوئے فرمایا "خدایا میرے خلفاء پر رحم فرما" حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ افراد ہیں جو میری (وفات کے) بعد پیدا ہوں گے۔ وہ میری احادیث اور سنت کو نقل کریں گے ان کو دل وجان سے دوست رکھیں گے لوگوں میں تبلیغ کریں گے اور ان کو تعلیم دینے کی کوشش کریں گے یہی لوگ جنت میں میرے رفقاء ہوں گے۔

۱۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من کتب عنی علما او حدیثا لم یزل یکتب لہ الاجر مابقی ذالک العلم والحدیث۔ (کنزالعمال وعلم حدیث ص۳۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میرا ایک علم یا ایک حدیث تحریر کرے تو جب تک وہ علم یا حدیث اس دنیا میں باقی رہتی ہے بلافاصلہ اجر وثواب اس کاتب کے نامہ اعمال میں لکھتے رہیں

گے۔

۲۰۔ عن معاویتہ بن عمار قال‘ قلت لابی عبداللہ علیہ السلام رجل راویتہ لحدیثکم یبث ذالک الی الناس ویشددہ فی قلوب شیعتکم‘ ولعل عابدا" من شیعتکم لیست لہ ہذا الروایتہ‘ ایھما افضل؟ قال راویتہ لحدیثنا یبث فی الناس‘ ویشددہ فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد۔ (بحار انوار ج۲۔ ص۱۴۵)

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ایک آدمی آپ حضرات کی احادیث نقل و بیان کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان تبلیغ کرنا اہم ترین فریضہ سمجھتا ہے اور اس طرح کی کوششوں سے آپ کی شیعوں کے دلوں میں ایمان ومغفرت کی روشنی پیدا کرتا ہے لوگوں کے درمیان نشرواشاعت اور تبلیغ کے ذریعہ آپ کے شیعوں کے دلوں میں ایمان کی پختگی پیدا کرتا ہے ان کے کردار وگفتار کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسری طرف آپ کے شیعوں میں سے ایک عبادت گزار ہے وہ عبادت میں مصروف رہتا ہے اور آپ کی احادیث اور تبلیغ احکام سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اب بتایئے ان دونوں میں سے کونسا افضل ہے؟ فرمایا ہماری احادیث نقل وبیان کرنے والا لوگوں کے درمیان

نشرواشاعت اور تبلیغ کرنے والا اور ہمارے شیعوں کے عقائد وایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

محدّث کی عظمت اور احترام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

۲۱- ان المحدث بمنزلتہ رجل من الصدیقین' فینبغی لہ الاجتناب عما کرہ اللہ' خوفا" من اخذہ تعالی - (سفینتہ البحار' ج ا' ص ۲۳۲' مادہ حدث)

یقیناً محدث کا درجہ گردہ صدیقین میں سے ایک کے برابر ہوتا ہے' اس لئے سزاوار ہے کہ اس کے خلاف ایسے اقدام کرنے سے پرہیز کرے جس میں خدا کی ناراضگی ہو۔ کہیں اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب میں مبتلا نہ ہونے پائے۔

۲۲- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' حدیث فی حلال و حرام تاخذہ من صادق خیر من الدنیا و ما فیھا من ذھب و فضتہ-(سفینتہ البحار' ص ۲۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' حلال و حرام سے متعلق ایک حدیث کسی سچے آدمی سے سننا تمام دنیا اور اس میں موجود مال و دولت بشمول سونا چاندی سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۳- احادیث نقل اور بیان کرنے کے آداب

قال امیر المومنین علیہ السلام' اذا حدثتم بحدیث فاسندوہ الی الذی حدثکم فان کان حقا" فلکم' و ان کان کذبا" فعلیہ-(سفینتہ البحار ج ا- ص ۲۲۸)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کسی قسم کی حدیث کو نقل و بیان کرنے لگو تو جس سے تم نے سنا ہو (یا کسی کتاب میں دیکھا ہو) اس راوی کا حوالہ دو۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو تمہارا مطلب حاصل ہوا' اگر جھوٹ بولا ہے تو اس کا ذمہ دار خود راوی ہوگا۔

۲۴- عن محمد بن مسلم قال' قلت لابی عبداللہ اسمع الحدیث منک فازید وانقص' قال ان کنت ترید معانیتہ فلا باس- (سفینتہ البحار' ج ا' ص ۲۲۸' مادہ حدیث)

محمد بن مسلم کہتے ہیں' میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا اے مولاؑ مین آپ سے حدیث سنتا ہوں' پھر اسے بیان کرتے وقت کمی و زیادتی کردیتا ہوں۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ آپؑ نے فرمایا' اگر تم حدیث کے معانی اور اس کے مفاہیم کی تلاش میں ہو اور مطالب واضح کرنے کے سلسلے میں کم و زیادہ کرنا چاہتے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۲۵- عن ابی بصیر قال' قلت لابی عبداللہ علیہ السلم

قول اللہ جل ثناء و الذین یستمعون القول فیتبعون
احسنہ" قال ھو الرجل یسمع الحدیث فیحدث بہ کما
سمعہ لا یزید فیہ ولا ینقص۔(سفینۃ البحار' ج ۱' ص ۲۲۸' مادہ
حدیث)

ابی بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
اس کلام الٰہی کے متعلق پوچھا۔

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔
"(اے رسول) بشارت دو میرے ان بندوں کو جو ہر قول کو سنتے ہیں' پھر جو
بھی بہترین کلام ہو' اس کی پیروی کرتے ہیں"۔

سائل کے جواب میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' اس
سے مراد وہ شخص ہے جو کسی حدیث کو سنتا ہے' پھر اس میں نہ کم کرتا ہے
اور نہ کوئی چیز اضافہ کرتا ہے۔(جیسا سنا' ویسا ہی نقل کرتا ہے)

یہاں تک پچیس احادیث مستند کتابوں سے نقل کی گئیں جن کے دل
میں ذرہ برابر ایمان ہے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

کاش ہمارے اندر وہ صفات' جذبات' فداکاری اور درد دین پیدا
ہوجائے جو ہمارے آباؤاجداد اور بزرگوں میں پائے جاتے تھے اس زمانے
کے خوش قسمت لوگ احادیث اور کلمات آل محمد علیہم السلام سننے اور ان
کو حفظ کرنے اور عمل کرنے کے لئے اپنے تمام امکانات قربان کرنے پر

آمادہ تھے چنانچہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا یہاں تک کہ حضرت زہراء
طاہرہ سلام اللہ علیہا نے اپنے پدر بزرگوار کی حدیث کو اپنی اولاد اور جگر
کے ٹکڑوں کے برابر قرار دیا۔ اور جناب جابر انصاری ایک حدیث
عبداللہ ابن انیس انصاری سے حاصل کرنے کے لئے ایک مہینہ کا راستہ
طے کرکے مدینہ سے شام روانہ ہوئے......

غرض عصر حاضر کا صدر اسلام سے موازنہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا
فرق صاف نظر آتا ہے۔ دیکھئے ہم دینوی باتیں سننے اور خواہشات نفسانی
پوری کرنے کے لئے قیمتی چیزیں جیسے ریڈیو' رنگین ٹیلیویژن' وی سی آر'
ریکارڈر' آڈیو ویڈیو کیسٹین' ناول کی کتابیں' مجلّے' اخبارات اور دوسرے
تعیش و آرائش کے کتنے سامان و اسباب جن پر لاکھوں روپے خرچ کرکے
فراہم کرتے ہیں پھر بھی جی نہیں بھرتا لیکن چالیس پچاس روپے ماہوار
بچاکر خود اور اپنے گھر والوں کے لئے دینی کتابیں اور درس اخلاق کی
کیسٹیں خریدنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ تعجب یہ ہے کہ ہمیں ایسی
لاپروائیوں اور اہم دینی امور سے انحراف کا ذرہ بھر احساس بھی نہیں۔

عدم احساس کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ جہاں ایک عالم باعمل
دس دن کے دروس اخلاق دیتا ہے تو بیسوں کتابوں سے مواد حاصل کرکے
نہایت محنت ولگن سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بلامعاوضہ
اپنی مخلصانہ خدمات پیش کرتے ہیں۔ تو اس محلے کے پانچ فیصد حضرات

احادیث واحکام سننے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے بلکہ العیاذ باللہ مجلس وعظ واحادیث سے فلمیں دیکھنے اور ڈرامے سننے کے اوقات ٹکراتے ہوں تو فلم اور ڈرامے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اکثر لوگ صبح سویرے تلاوت قرآن اور تعصیبات کے بجائے نہایت دلچسپی سے اخبار پڑھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت اور تعصیبات کے بعد اخبار پڑھنا بھی ضروری ہے چونکہ معصومؑ فرماتے ہیں **العاقل بصیر بزمانہ** یعنی عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے گردو پیش اور اپنے زمانہ کے حالات سے باخبر ہو۔

اختتام

مختصر یہ کہ قرآنی ارشادات کے مطابق بعثت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض وغایت تزکیہ نفس، تہذیب اخلاق، تبلیغ احکام الٰہی اور علم وحکمت کی تعلیم ہے۔ ان اہم مقاصد کے حصول کا ذریعہ صرف خاندان نبوت وامامت کی احادیث ہے۔ بنابریں انتھک کوششوں سے ایسی منتخب احادیث جو ہمارے معاشرے کی اصلاح اور عملی زندگی کے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہیں اکتالیس مشہور ومستند کتابوں سے تلاش کرکے ان کے عربی متن عبارت اور حوالہ جات کے ساتھ نہایت سلیس اردو زبان میں ترجمہ کرکے ناظرین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ اس کتاب شریف کا نام "نوادرالاحادیث" رکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دس جلدوں پر مشتمل

کتابیں یکے بعد دیگرے عنقریب شائع کی جائیں گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ احادیث کی عربی عبارت ان کی تشریحات وتوضیحات جیسا کہ ماخذ کی کتابوں میں موجود ہیں کم وزیادہ کئے بغیر ہوبہو نقل کرکے اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اور اہل زبان کی طرف سے تصحیح بھی ہوچکی ہے۔ اس لئے ناظرین محترم کی خدمت میں گزارش ہے کہ پھر بھی کہیں لغزش یا اشتباہ نظر آئے تو براہ راست ٹیلیفون یا تحریری طور پر مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ اس بارے میں مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں **احب اخوانی الی من اھدی عیوبی الی** میرے دوستوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو میرے عیوب ونقائص چن چن کر ہدیہ کے طور پر میرے سامنے پیش کردے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات آل محمد علیہم السلام پر عمل کرنے اور دنیا وآخرت کی سعادتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابزار ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ بحق محمد والہ الصیبین الطاھرین۔

خادم علوم آل محمد علیہم السلام

سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی

۱- خدائے واحد کو دو چیزوں سے پہچانیئے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال‘ سمعت ابی یحدث عن ابیہ علیہما السلام ان رجلا قام الی امیرالمومنین علیہ السّلام فقال لہ یا امیر المومنین بما عرفت ربک؟ قال بفسخ العزمِ ونقض الھمّ لما ان ھممت فحال بینی وبین ھمّی‘ وعزمت فخالف القضآء عزمی‘ فعلمت ان المدبر غیری‘ قال فبماذا شکرت نعماۂ؟ قال نظرت الی بلآء قد صرفہ عنی وابلی بہ غیرہٖ‘ فعلمتُ انہ قد انعم علیّ فشکرتہ-

فبما احببتَ لقآئہ؟ قالا لما رایتہٗ قد اختار لی د ین ملآئکتہ ورسلہ وانبیآئہ‘ علمت ان الذی اکرمنی بھذا لیس ینسانی فاحببت لقآئہ- (الخصال ج۱- ص۳۸- حدیث اول)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنے والد بزرگوار اور انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کی- اے امیرالمومنین آپ نے اپنے پروردگار کو کس کس چیز کے ذریعہ پہچانا؟ آپ نے فرمایا (دو چیزوں سے)

۱- ارادے (اور آئندہ کے پروگرام) کے درھم برہم ہونے سے

۲- ہمت اور حوصلے کی شکست سے-

جب میں نے کسی کام کو انجام دینے کے لئے ہمت اور حوصلے سے کام لیا تو میرے اور اس کام کے درمیان فاصلہ اور رکاوٹ پیدا ہوئی جب بھی میں نے پکا ارادہ باندھ لیا تو قضائے الٰہی میرے ارادہ کی مخالفت میں صادر ہوئی- اس لئے میں نے سوچا کہ تمام امور کا مدبر میرے سوا اور کوئی ضرور ہے-

پھر سائل نے پوچھا آپ کس وجہ سے خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں؟ فرمایا جب کہ میں نے دیکھا کسی بلا یا آزمائش کو اس نے مجھ سے دور کیا اور دوسرے کو اس میں مبتلا فرمایا ہے پس مجھے یقین ہوا کہ اس نے مجھے نوازا ہے اور نعمت عطا کی ہے اس لئے میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں-

اس شخص نے مزید پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے خدا سے ملاقات کرنے کو زیادہ پسند کرتے ہیں؟ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میں نے دیکھا اس نے اپنے فرشتوں‘ رسولوں اور پیغمبروں کی روش کو میرے لئے آئین زندگی قرار دیا تو پس مجھے یقین حاصل ہوا کہ جس ہستی نے مجھے اس قدر اعزاز بخشا اور میرا احترام کیا اور کبھی مجھے نہیں بھلایا چنانچہ میں اس محبوب حقیقی کے دیدار سے شرف حاصل کرنا اپنا فریضہ سمجھتا ہوں-

۲- دو بے چاروں کو برداشت کرو

عن جعفر بن محمدؑ عن ابیہ عن ابائہ و عن علی علیھم السلامؑ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ عزبیتان فاحتملو ھما کلمتہ حِکَمٍ من سفیہٍ فاقبلوھاؑ وکلمتہ سفہٍ من حکیم فاغفروھا - (الخصال ج۱- ص۳۹- حدیث۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا - دو بے چاروں کے کلام کا احترام کرو۔

۱- بے وقوف کے حکمت آمیز کلام کو قبول کرو۔

۲- اور صاحب حکمت کے بیوقوفانہ کلام سے درگزر کرو۔

۳- دو پوشیدہ نعمتیں

عن علی علیہ السلام قالؑ قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نعمتان مکفوُ رتان الا َمنُ والعافیتہ - (الخصال ج۱- ص۳۹- حدیث۵)

حضرت علی علیہ السلام نے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دو نعمتوں کی قدروقیمت لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہے۔

۱- امن وامان

۲- صحت وسلامتی

۴- اکثر لوگوں سے دو چیزوں کا امتحان لیا جاتا ہے

عن جعفر بن محمد عن ابیہؑ عن ابائہ عن علی علیھم السلام قالؑ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خصلتان کثیر من الناس مفتون فیھماؑ الصحتہ والفراغ - (الخصال ج۱- ص۳۹- حدیث۶)

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں اکثر لوگوں سے دو چیزوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔

۱- صحت سے۔

۲- اور فارغ اوقات سے۔

۵- دو چیزیں سب سے بہترین عبادت ہے

عن ابی الربیع الشامیؑ عن ابی عبداللہ علیہ السلام ما عبد اللہ بشی افضل من الصمت والمشی الی بیتہ - (الخصال ج۱- ص۴۰- حدیث۸)

ابی ربیع شامی کہتے ہیں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پرستش کے لئے ان دو چیزوں کی نسبت اور کوئی بہترین عبادت

نہیں۔

۱۔ خاموشی اختیار کرنا۔

۲۔ بیت اللہ کی طرف چلنا۔

۶۔ صرف دو آدمیوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا چاہیئے

عن یحی الطویل انبصری، عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، انما یؤمر بالمعروف وینھی عن المنکر مؤمن فیتعظ، اوجاھل فیتعلم، وامّا صاحب سوطٍ وسیفٍ فلا ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۰ حدیث ۹)

یحیٰی بن طویل کہتے ہیں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا امر بالمعروف (نیک گفتار و کردار کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برے اعمال و اقوال سے روکنا) صرف دو نفر کے بارے میں ہونا چاہیئے۔

۱۔ مومن کے لئے تاکہ وہ نصیحت کو قبول کرلے۔

۲۔ یا جاہل کے لئے تاکہ جو نہیں جانتا وہ سیکھ لے۔

لیکن جس کے ہاتھ میں (ظلم واقتدار کا) کوڑا اور تلوار ہو (وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو) قبول نہیں کرے گا۔

۷۔ میری امت کی خرابی اور اصلاح دو گروہ سے وابستہ ہے

عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیھما السلام قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صنفان من امتی اذا صلحا صلحت امتی واذا فسدا فسدت امتی ۔ قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و من ھما؟ قال الفقھآء والامرآء۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۲ حدیث ۱۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ہیں اگر ان کی اصلاح ہوگئی تو میری تمام امت کی اصلاح ہوجائے گی اگر یہ دو گروہ خراب ہوگئے تو میری امت کے درمیان خرابیاں پیدا ہوں گی کسی نے عرض کیا وہ دو گروہ کون ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ دینی بصیرت رکھنے والے علماء۔

۲۔ اور حکمران طبقے ہیں۔

۸۔ دو ضعیفوں کے بارے میں خدا سے ڈرو

عن سماعۃ، عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، اتقو اللہ فی الضعیفین یعنی بذالک الیتیم والنسآء۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۲۔ حدیث ۱۳)

سماعہ راوی کہتے ہیں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دو

کمزور طبقے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

۱۔ یتیم

۲۔ دوسرا طبقہ عورتوں کا ہے۔

۹۔ دو گروہوں کی سرپرستی کا بہترین صلہ

عن زکریا المومن رفعہ الی ابی عبداللہ علیہ السلام قال‘ من عال ابنتین او اختین او عمتین او خالتین حَجَبْتَاہ من النار۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۲ حدیث ۱۴)

زکریا مومن سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس کی کفالت و پرورش میں دو بیٹیاں۔ دو بہنیں یا دو چچیاں یا دو خالائیں موجود ہوں (خداوند عالم) اس کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۰۔ دو آدمی جنت کی بو تک نہیں سونگھ سکتے

عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال‘ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان الجنتہ لیوجدُ ریحُھا من مسیرۃِ خمسماۃَ عامٍ ولا یجدھا عاقٌ ولا دیوّثٌ! قیل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وما الدیوث؟ قال الذی تزنی امراتہ وھو یعلم۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۲ حدیث ۱۵)

جابر نے جناب امام باقر علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے سے بھی سونگھی جاسکتی ہے۔ مگر اس قدر تیز خوشبو ماں، باپ کے عاق اور دیوث کو نصیب نہیں ہوگی۔ کسی نے عرض کیا دیوث سے کیا مراد ہے؟ فرمایا دیوث وہ شخص ہے جس کی بیوی زنا کرتی ہے اور وہ اس کی بدکاری سے باخبر ہو۔

۱۱۔ دو رخی اور دو زبان والے کا حشر

عن علی علیہ السلام قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم‘ یجئُ یومَ القیامتہ ذوالوجھیَن دالعاً لسانہٗ فی قفاہ‘ واخر من قدّامہ یلتھبان ناراً حتی یلھبا جسدہ‘ ثم یقال لہ ھذالذی کان فی الدنیا ذاجھین وذا لسانین‘ یعرف بذالک یوم القیامتہ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۲ حدیث ۱۶)

جناب علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اس دنیا میں دو رخی اختیار کرنے والا شخص جس کی ایک زبان پشت کی طرف سے اور دوسری زبان سامنے سے لٹکتی ہوگی میدان حشر میں آئے گا اور دونوں سے آگ کے شعلے اٹھتے ہوں گے اور یہ آگ اس کے تمام بدن کو گھیر لے گی اور اس وقت منادی یہ آواز

بلند کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں دو رخ اور دو زبان رکھتا تھا اور قیامت کے دن اس طرح کے خطاب سے اہل محشر سے اس کا تعارف کرایا جائے گا۔

۱۲۔ لوگوں کی دو قسم ہیں

عن محمد بن عمیر رفعه الی ابی عبد الله علیه السلام قال' الناس اثنان عالم ومتعلم' وسائر الناس هَمَجٌ والهمج فی النار - (الخصال ج ۱- ص ۴۴ حدیث ۲۲)

محمد بن عمیر نے اس روایت کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ دو قسم کے ہیں۔

۱- عالم

۲- متعلم

باقی ماندہ افراد جاہل مطلق ہیں اور جاہل آتش جہنم کے سزاوار ہیں۔

۱۳۔ دو چیزیں کوڑھ کی بیماری سے محفوظ رکھتی ہیں

عن ابی عبد الله علیه السلام قال' تقلیم الاظفار واخذ الشارب من جمعته الی جمعته امانٌ من الجذام - (الخصال ج ۱- ص ۴۴ حدیث ۲۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر جمعہ کے دن ناخن کاٹنا اور مونچھیں بنوانا ایک جمعہ سے دوسرے جمعے تک کوڑھ کی بیماری سے محفوظ رہنے کا باعث ہیں۔

۱۴۔ دو بڑی پریشانیاں

عن ابی عبدالله عن ابیه علیهما السلام قال ابکی ابوذر رَحِمهُ الله من خشیته الله عزوجل حتی اشتکیٰ بصره' فقیل له یا اباذر لو دعوت الله ان یشفی بصرک؟ فقال انی عنه لمشغول وما هو من اکبر همی! قالوا وما یشغلک عنه؟ قال العظیمتان' الجنته والنار - (الخصال ج ۱- ص ۴۵ حدیث ۲۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جناب ابوذر غفاری رحمتہ اللہ اس قدر خوف خدا سے گریہ کرتے تھے یہاں تک کہ ان کی آنکھوں میں درد پیدا ہوگیا۔

کسی نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ سے آنکھوں کی شفا کے لئے آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا۔ یہ میرے لئے بڑی پریشانی نہیں۔ اصلی تکلیف اور کچھ ہے۔ حاضرین نے پوچھا وہ بڑی پریشانی کیا ہے؟ فرمایا دو بڑے ہولناک واقعات میرے سامنے ہیں۔ ایک جنت۔ دوسرے آتش جہنم

١٥۔ فقیہ کی دو شرائط

عن موسی بن اکیل قال، سمعت ابا عبداللہ یقول، لایکون الرجل فقیھاً حتی لایبالی ایّ ثوبیہ ابتذل، وبما سدّ فورۃ الجوعِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۴۶ حدیث۲۷)

موسیٰ بن اکیل کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کوئی شخص فقیہ (احکام دین سمجھنے والا) نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان (دو چیزوں کی) پروا نہ کرے کہ اس کا لباس کس حد تک کم قیمت ہونا چاہئے اور کس حد تک معمولی غذا سے اسے اپنی بھوک کو ختم کرنا چاہئے۔

١٦ دو آدمیوں کے سوا دنیا میں خیر وسعادت نہیں

عن حفص بن غیاث النخعی قال، قال ابو عبداللہ علیہ السلام، لاخیر فی الدنیا الا لاحد رجلین، رجل یزداد فی کل یومٍ احساناً، ورجل یتدارک ذنبہٗ بالتوبۃ، وانی لہ بالتوبۃ، واللہ لو سجد حتی ینقطع عنقہ، ماقبل اللہ منہ الا بولایتنا اھل البیت۔ (الخصال ج۱۔ ص۴۷ حدیث۲۹)

حفص ابن غیاث نخعی کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

نے فرمایا دو آدمیوں کے سوا اس دنیا میں کسی اور کے لئے خیر وسعادت نہیں۔ ایک وہ شخص کہ روزبروز اس کے عمل خیر میں اضافہ ہوتا رہے۔ دوسرے وہ شخص جو توبہ اور پشیمانی سے اپنے گناہوں کی تلافی اور تدارک کرے۔ فرمایا توبہ سے کیسے تلافی ہو سکتی ہے خدا کی قسم اگر اس قدر وہ سجدہ کرے یہاں تک اس کی گردن دھڑ سے الگ ہو جائے پھر بھی خداوند عالم اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا جب تک وہ ہم اہل بیت علیہم السلام کی ولایت (یعنی حاکمیت اور سرپرستی) کا حق ادا نہ کرے۔

١٧۔ خدا کی روزی اور اسکی نافرمانی؟

دو حیرت انگیز عمل ہیں

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالی اھبط ملکاً الی الارض فلبث فیھا دھرا طویلا، ثم عرج الی السماء فقیل لہ ما رایت؟ فقال رایتُ عجائبُ کثیرۃ، واعجب ما رایت انی رائت عبداً ستلقیاً فی نعمتک یأکل رزقک ویدعی الرّبوبیۃ، فعجبتُ من جراتہ علیک! ومن حلمک عنہ!

فقال اللہ عزوجل فمن حلمی عجبتَ؟ قال نعم یارب، قال قد مھلتہٗ اربع ماۃ سنۃٍ لایضرب علیہ عرقٌ، ولا یرید

من الدنیا شیا" الا نالہ' ولا یتغیر علیہ فیھا مطعم ولا مشرب - (الخصال ج ۱- ص ۴۸- حدیث ۳۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین کی طرف بھیجا- وہ لمبی مدت تک یہاں ٹھہرا- پھر آسمان کی طرف چلا گیا- اس سے پوچھا گیا تم نے وہاں کیا دیکھا اس نے عرض کیا میں نے دنیا میں بے شمار عجائبات دیکھے سب سے زیادہ حیرت انگیز ایک بندۂ خدا کی دو حالتیں دیکھیں وہ آپ کی نعمتوں میں سراپا ڈوبا ہوا تھا- آپ کا رزق بھی کھاتا تھا اس کے باوجود وہ خدائی کا دعویٰ بھی کر رہا تھا-

پس آپ کے سامنے اس کی اس قدر جرات و دلیری اور اس پر آپ کی مہربانی اور بردباری دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا-

خداوند عالم نے فرمایا کیا تم میری بردباری اور مہربانی کے بارے میں حیران ہو گئے ہو اس نے عرض کیا- جی ہاں اے پروردگار پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا- دیکھو اس ناشکر انسان کو اس سے پہلے چار سو سال مہلت دی گئی تھی- یہاں تک کہ اس مدت میں اس کے بدن کی رگوں سے ایک رگ بھی اس کی مرضی کے خلاف حرکت میں نہیں آئی اور جو کچھ دنیا کی چیزوں میں سے اس نے خواہش کی وہ ہم نے فراہم کر دی اور کھانے پینے کی اشیاء میں کسی قسم کی کمی نہیں کی-

-امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دو مخلوق خدا ہیں

عن یعقوب بن یزید باسنادہ رفعہ الی ابی جعفر علیہ السلام انہ قال' الامر بالمعروف والنھی عن المنکر خَلْقان من خَلْقِ اللہ عزوجل' فمن نصرھما اعزہ اللہ' ومن خذلھما خذلہ اللہ عز وجل - (الخصال ج ۱- ص ۴۸- حدیث ۳۲)

یعقوب ابن یزید نے اس روایت کا سلسلہ حضرت امام باقر علیہ السلام تک شمار کرنے کے بعد کہا ہے کہ آپ نے فرمایا- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خداوند عالم کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں جو کوئی ان دونوں کی نصرت کرے تو خدا اس کی عزت کرتا ہے اور جو کوئی ان دونوں کو ذلیل و خوار سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار کرتا ہے-

تشریح

ابن بابویہ علیہ الرحمتہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں شاید امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دو مخلوق خدا ہونے سے مراد یہ ہو کہ انسان کے تمام افعال و اقوال خواہ وہ اچھے ہوں یا برے ان کی غیبی اور ملکوتی شکل و صورت ہوتی ہے- آگے عالم برزخ میں وہ اسی شکل و صورت میں مجسم ہو کر سامنے آتے ہیں- اس بارے میں بہت سی روایتیں موجود ہیں اور بعض آیات بھی اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں جیسے ووجدوا

ماعملو حاضرا "(دنیا میں) جو کچھ عمل انجام دیا ہوگا وہی (قیامت کے دن) ان کو اپنے سامنے پائیں گے"۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ۔ "تو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے تو اسے بھی دیکھ لے گا"۔

۱۹۔ ابوذر اپنی عبادت میں دو چیزوں کو زیادہ اہمیت دیتے تھے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان اکثر عبادۃ ابی ذرؓ رحمتہ اللہ علیہ خصلتین التفکر والاعتبار - (الخصال ج ۱- ص ۴۸ حدیث ۳۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جناب ابوذر غفاری رحمت اللہ علیہ کی اکثر عبادت دو چیزوں پر مشتمل تھی۔

۱- ہر چیز میں غور و فکر کرنا۔

۲- اور گزشتہ حالات سے آئندہ کے لئے عبرت حاصل کرنا۔

۲۰- ایک عورت جس نے اس دنیا میں دو شادیاں کی ہوں

عن الحسنؑ عن ابیہ باسنادہ رفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان ام سلمتہ قالت لہ بابی انت وامی المرأۃ یکون لھا زوجان فیموتان فیدخلان الجنتہ لایھما

تکون؟ فقال یا ام سلمتہَ تخیر احسنھما خلقاً وخیرھما لاھلہ یا ام سلمتہ ان حسن الخلق ذھب بخیر الدنیا والاخرۃ - (الخصال ج ۱- ص ۴۹- حدیث ۳۴)

جناب امام حسن علیہ السلام نے یہ روایت اپنے والد بزرگوار سے نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ام سلمہؓ نے سوال کیا- میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں- ایک عورت نے دو شوہر کئے اور دونوں وفات پائے گئے اور وہ دونوں بہشت میں موجود ہوں تو فرمائیے وہ عورت کون سے شوہر کی بیوی ہوسکتی ہے؟ فرمایا اے ام سلمہؓ جس شوہر کا اخلاق دوسرے کی نسبت زیادہ بہتر اور اپنے گھر والوں کے حق میں جو بھی زیادہ نیک ہو- اسی کو اپنا شوہر اختیار کرے گی حقیقت یہ ہے کہ خوش اخلاق انسان دنیا اور آخرت دونوں کی خیر و خوبی اپنے ساتھ رکھتا ہے-

۲۱ - رسول خداؐ نے دو چیزوں کی خدا سے پناہ مانگی

عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدّین قیل یا رسول اللہ ایعدل الدین بالکفر؟ فقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم نعم - (الخصال ج ۱- ص ۵۱- حدیث ۳۹)

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے میں کفراور قرض کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کسی نے عرض کیا۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا قرض کفر کے برابر ہے؟ فرمایا۔ ہاں۔

۲۲۔ شیعہ کے دو اوصاف

عن مالک بن عطیۃ عن ابی حمزۃ، عن علی بن الحسین علیہما السلام قال وَدَدْتُ انی افتدیتُ خصلتین فی الشیعۃ لنا ببعض (لحم) ساعدی، النزق، وقلۃ الکتمان۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۵۱۔ حدیث ۴۰)

مالک بن عطیہ نے ابوحمزہ اور اس نے حضرت علی بن الحسین امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے شیعوں سے دو بری صفتیں دور کرنے کے لئے مجھے اپنے بازو کا گوشت کاٹ کر دینا پڑے تو میرے لئے ایسی قربانی آسان اور پسندیدہ ہوگی۔

۱۔ غصے کی حالت میں جلدبازی کرنے سے۔

۲۔ کسی راز کو چھپانے میں کم ظرفی کا مظاہرہ کرنے سے۔

۲۳۔ حقیقی مومن کی دو علامتیں ہیں

عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہما السلام قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، من واسی الفقیر، وانصف الناس من نفسہ فذالک المؤمن حقاً۔

وفی خبر اخر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من سرتہ حسنتہٌ وسائتہُ سیئتہٌ فہو مؤمن۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۵۴۔ حدیث ۴۸۔۴۹)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد طاہرین علیہم السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ جو شخص فقیر سے ہمدردی کرے۔

۲۔ اور اپنی جان سے لوگوں کو انصاف فراہم کرے تو وہی حقیقی مومن ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ جو شخص اپنے نیک عمل سے خوشی محسوس کرے۔

۲۔ اور اپنی بدکرداری سے نفرت اور غمگین ہو وہی حقیقی مومن ہے۔

۲۴۔ روزہ دار کے لئے خوشی کے دو مقام

عن ابی عباس عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال،

قال اللہ تبارک وتعالیٰ کل عمل بن ادم ھُوَلَہٗ، غیر الصیام ھُوَلِیْ وانا اَجْزِیْ بِہٖ والصیام جُنتہ العبد المؤمن یوم القیامتہ، کمایقی احد کم سلاحہ فی الدنیا - ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ عزوجل من ریح المسک والصائم یفرح بفرحتین حین یفطر فیطعم ویشرب وحین بلقائی فادخلہ الجنتہ - (الخصال ج ا- ص ۵۲- حدیث ۴۲)

ابن عباس نے یہ روایت حضرت پیغمبرخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے جو بھی عمل انجام دیتے ہیں وہ اس کا ذمہ دار ہے سوائے روزے کے- وہ میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے جس کا صلہ میں خود دوں گا- روزہ مومن کی ڈھال ہے- وہ اس کو قیامت کے دن اس طرح محفوظ رکھتا ہے جس طرح اس دنیا میں کسی کو اسلحہ محفوظ رکھتا ہے- روزہ دار کے منہ کی خوشبو خداوندعالم کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے-

اور روزہ دار دو قسم کی خوشی دو اوقات میں محسوس کرتا ہے ایک تو افطار کے وقت جب کہ وہ کھانا کھاتا ہے اور مشروب پیتا ہے- دوسری خوشی جب قیامت کے دن مجھ سے ملاقات کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کردوں گا-

تشریح:- ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں خداوند عالم نے روزے کو اپنی طرف نسبت اس لئے دی ہے تاکہ روزے کی عظمت و شرافت اور اجر وثواب کا اظہار ہوجائے جیساکہ خانہ کعبہ کو قرآن مجید میں "بیتی" یعنی میرا گھر فرماکر اپنی طرف نسبت دی جس سے کعبہ معظمہ کی شرافت وفضیلت کا اظہار ہوتا ہے حالانکہ خداوند عالم مکان وزمان کے قیود سے پاک ومنزہ ہیں-

۲۵ - دو چیزیں فقیری اور بری موت سے محفوظ رکھتی ہیں اور عمردراز کرتی ہیں

عن ابی جعفر علیہ السلام قال البر والصدقتہ ینفیان الفقر ویزیدان فی العمر وید فعان سبعین میتتہ سوءٍ - (الخصال ج ا- ص ۵۶- حدیث ۵۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا نیک کام کرنے اور صدقہ خیرات دینے سے فقیری کا خاتمہ ہوتا ہے اور عمر لمبی ہوتی ہے اور ستر قسم کی آفات جن سے بری طرح کی موت واقع ہوتی ہے ان سے دور کرتا ہے-

۲۶ - دو صفت رکھنے والا ہی احسان کا سزاوار ہے

عن سیف بن عمیرۃ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا

تُصلح الصنیعتہ الا عند ذی حسبٍ او دِینٍ۔ (الخصال ج ۱۔ ص۵٦۔ حدیث۵۵)

سیف ابن عمیرؒ سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دو قسم کے آدمی کے علاوہ اور کسی سے اچھا سلوک اور نیکی کرنا سزاوار نہیں۔

۱۔ شریف النفس انسان۔

۲۔ یا دیندار آدمی۔

۲۷ ۔ برادری کی دو قسمیں

عن جابرٍ عن ابی جعفر علیہ السلام قال، قام الی امیر المومنین علیہ السلام رجل بالبصرة فقال، یا امیرُالمؤمنین اخبرنا عن الاخوان قال الاخوان صنفان، اخوان الثقتہ، واخوان المکاشرة، فاما اخوان الثقتہ فھم الکف والجناح، والا ھل والمال، فاذا کنت فی اخیک علی حد الثقتہ، فابذ ل لہ مالک وبد نک وصافِ من صافاہ، وعادِ من عاداہ، واکتم سرّہ وعیبہ واظھر منہ الحسن۔

واعلم ایھا السائل انھم اقل من الکبریت الاحمر۔

واما اخوان المکاشرة، فانک تعیب منھم لذ تک فلا

تَقۡطَعَنَّ ذالک، ولا تطلبَنَّ وراء ذالک من ضمیرھم، وابذل لھم ما بذلوا لک من طلاقتہ الوجہ، وحلاوة اللسان۔ (الخصال ج ۱۔ ص۵۷۔ حدیث۵٦)

جابر کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک آدمی نے بصرہ میں مولا امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کی۔ اے امیرالمومنین علیہ السلام ہمیں اپنے دوست کے متعلق کچھ نصیحت بیان فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا دیکھو دوست احباب کی دو قسم ہیں۔

۱۔ ایک قابل اعتماد دوست ہوتا ہے۔

۲۔ دوسرا بظاہرہ برادری کا اظہار کرتا ہے۔

لیکن قابل اعتماد دوست تمہارے لئے بال وپر، دست وبازو، رشتہ دار اور مال ودولت کے برابر درجہ رکھتا ہے۔ جب اپنے بھائی کے بارے میں مطمئن ہو تو اس کے لئے اپنے جان ومال سے قربانی دو۔ جس کے ساتھ اس کی دوستی ہے تم اس کے بن جاؤ اور جس سے اس کی دشمنی ہے تم اس کے دشمن بنو۔ اس کے راز اور عیب پر پردہ پوشی کرو اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کرو۔

اے سوال کرنے والے جاننا چاہئے کہ اس طرح کے برادران ایمانی سرخ کیمیا سے زیادہ نایاب ہیں۔ لیکن بظاہر دوستی کا دم بھرنے والے

احباب کے ساتھ بودوباش سے تم لذت حاصل کرسکتے ہو اور ان سے ہرگز تعلقات نہیں توڑنا اور ان کے ضمیر سے اس سے زیادہ توقع بھی نہ رکھنا۔ جس قدر ایسے احباب تیرے ساتھ شیرین زبانی اور کشادہ چہرہ سے ملتے جلتے ہیں تم بھی اس سے کم نہ کرنا۔

۲۸ ۔ لوگوں کی دو قسمیں

عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال الناس رجلان۔ مومن وجاهل۔ فلا تؤذِی المومن۔ ولا تجهّل الجاهل فتکون مثله۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۵۷۔ حدیث ۵۷)

ابی حمزہ ثمالی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا دنیا میں لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مومن دوسرا جاہل۔ پس مومن کو اذیت وضرر نہیں پہنچانا چاہئے اور جاہل کا مقابلہ جہالت سے نہیں کرنا چاہئے اگر ایسا کیا تو تم بھی اس کی مانند جاہل ہوگے۔

۲۹ ۔ حیا کی دو قسمیں

قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الحیاء علی وجهین فمنه ضعف ومنه قوة واسلام وایمان۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۶۴۔ حدیث ۷۶)

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شرمندگی دو قسم کی ہے۔

۱۔ ایک قسم جسمانی اور روحانی کمزوریوں کے باعث شرمندہ ہونا۔

۲۔ دوسری قسم جسمانی، روحانی قوتوں کے علاوہ احکام اسلام کی پابندی اور دینداری کے ساتھ شرمندگی کا احساس کرنا۔

۳۰ ۔ شیطان نے نوح علیہ السلام کو دو چیزیں یاد دلائیں

عن ابی عبد الله علیه السلام قال لما هبط نوح علیه السلام من السفینة اتاه ابلیس فقال له ما فی الارض رجل اعظم منةً علیّ منک! دعوت الله علی هؤلاء الفساق فارحتنی منهم الا اعلّمک خصلتین؟ ایاک والحسد فهو الذی عمل بی ما عمل! وایاک والحرص فهو الذی عمل بآدم ما عمل۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۵۹۔ حدیث ۶۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے زمین پر اترے تو ابلیس لعین ان کے نزدیک آیا اور کہا میری نظر میں روئے زمین پر ایسا کوئی آدمی نہیں جس نے آپ سے بڑھ کر میرے حق میں بہت بڑا احسان کیا ہو۔ کیونکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان بدکردار لوگوں کے خلاف بددعا کی اور مجھے ان کو گمراہ کرنے کی

زحمت سے فارغ کیا- یاد رکھو میں آپ کو دو باتوں کی تعلیم دینا چاہتا ہوں-

۱- خبردار کسی سے حسد نہ کرنا یہ وہی چیز ہے جس سے میرے اعمال تباہ ہوئے-

۲- اور خبردار کبھی لالچ نہ کرنا- لالچ کا نتیجہ وہی ہوگا جو آدم (علیہ السلام) کے ساتھ ہوا-

۳۱ - دو قسم کے پانی نے نوح علیہ السلام کی دعوت قبول نہیں کی

عن عبداللہ بن سنان، عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، انّ نوحاً لما کان ایام الطوفان دعا میاہ الارض فاجابتہ الا الماءَ المُرِّ وماءَ الکبریتِ - (الخصال ج ۱- ص۶۱- حدیث۶۷)

عبداللہ ابن سنان روای کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب زمین سے طوفان اٹھنے کے ایام نزدیک ہوئے تو حضرت نوح علیہ السلام نے زمین پر موجود ہر قسم کے پانی کو دعوت دی- سب نے قبول کرلی سوائے دو طرح کے پانی کے، ایک کھارے پانی اور دوسرے گندھک کے پانی کے-

۳۲ - دو خطرناک عمل سے پرہیز کرنا چاہئے

عن عبدالرحمان ابن الحجاج قال، قال لی ابو عبداللہ علیہ السلام، ایاک وخصلتین ففیهما هلک من هلک ایاک ان تفتی الناس برایک، اوتدین بمالا تعلم - (الخصال ج ۱- ص۶۱- حدیث۶۶)

عبدالرحمان ابن حجاج کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا دو چیزوں سے پرہیز کرو- ان میں ملوث ہونے والے افراد ہلاکت میں پڑگئے-

۱- خبردار اپنی رائے سے کوئی فتویٰ نہ دینا-

۲- یا جس دین کے متعلق علم نہ ہو اسے اپنے لئے منتخب نہ کرنا-

۳۳- دو اقسام کے بھوکوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا

عن عدۃ من اصحابہ یرفعونہ الی ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال، منهُومانِ لا یشبعان، منهومُ علمٍ، ومنهومُ مالٍ- (الخصال ج ۱- ص۶۲- حدیث۶۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دو بھوکے ایسے ہیں جن کے پیٹ ہرگز نہیں بھرتے ایک علم ودانش کا بھوکا- دوسرا مال ودولت کا بھوکا-

۳۴- دو چیزیں حقیقی ایمان کی علامت ہیں

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، ان من حقیقة الایمان ان توثر الحق وان ضرک علی الباطل وان نفعک، وان لا تجوزَ منطقک علمُک- (الخصال ج ۱- ص ۶۲- حدیث ۷۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا- حقیقی ایمان کی نشانیوں میں سے

۱- ایک یہ ہے کہ حق کو باطل پر ترجیح دیتے ہوئے مقدم سمجھا جائے اگرچہ باطل تمہارے مفاد میں ہی کیوں نہ ہو-

۲- دوسرے تمہاری گفتار اپنی علمی قابلیت سے بڑھ کر نہ ہو-

۳۵- دو خصلتیں ظلم کی اقسام میں سے ہیں

عن جعفر بن محمد عن ابیہ، عن آبائہ، عن علی علیہم السلام قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم البول قائما من غیر علةٍ من الجفاء، والاستنجآء بالیمین من الجفآء- (الخصال ج ۱- ص ۶۳- حدیث ۷۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد علیہم السلام کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا-

۱- شرعی عذر کے بغیر کھڑے ہوئے پیشاب کرنا ظلم (گناہ) کے اقسام میں سے ایک ہے-

۲- اور سیدھے ہاتھ سے پائخانے کے مقام کو دھونا بھی ظلم کی ایک قسم ہے-

۳۶- مروت کی دو قسمیں

قال امیر المؤمنین علیہ السلام فی وصیتہ لابنہ محمد ابن الحنفیّة، واعلم ان المُروّة المرء المسلم مروّتان، مروّتہ فی حضرٍ، ومروّتہ فی سفرٍ، واما المروءة الحضر فقرائتہٗ القران ومجالستہُ العلماء، والنظر فی الفقہ، والمحافظة علی الصّلاةِ فی الجماعات-

واما المروّة السفر- فبذل الزّاد، وقلة الخلاف علی من صحبک، وکثرة ذکرُ اللہ عزوجل فی کل مصعدٍ و مهبطٍ ونزولٍ وقیامٍ وقعودٍ- (الخصال ج ۱- ص ۶۳- حدیث ۷۱)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیّہ کو اپنی وصیت کے ضمن میں فرمایا جان لو- مسلمان کی مروت (یعنی انسانیت) دو قسم کی ہیں ایک قسم کی مروت سفر سے تعلق رکھتی ہے دوسری قسم کی مروت

وطن سے متعلق ہے۔

لیکن وہ مروت جو وطن سے تعلق رکھتی ہے چار قسم پر مشتمل ہے۔

۱۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

۲۔ علماء دین کے ساتھ بیٹھنا۔

۳۔ احکام دین یاد کرنا۔

۴۔ جمعہ، عیدین، نماز استسقاء اور پنجگانہ نمازیں اوقات کی پابندی کے ساتھ باجماعت پڑھنا۔

وہ مروت جو سفر سے تعلق رکھتی ہے (تین ہیں)

۱۔ اپنے زاد راہ سے رفقاء کو دینا۔

۲۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی قسم کی مخالفت نہ کرنا۔

۳۔ دوران سفر جہاں چڑھائی ہو اترائی ہو کسی منزل پر ڈیرہ جمایا ہو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے ہوں ہر حالت میں خداوند عزوجل کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنا۔

۳۷۔ دو عمل رزق میں اضافے کے اسباب ہیں

عن محمد بن مروان، عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، غسل الاناءِ وکسحُ الفناءِ مجلبۃٌ للرزقِ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۶۳۔ حدیث ۳۷)

محمد بن مروان راوی کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

نے فرمایا غذا سے متعلق برتنوں کو دھونا، کمرے اور گھر کے صحن کو جھاڑو لگانا روزی میں اضافہ ہونے کے اسباب ہیں۔

۳۸۔ دو مکروہ کے درمیان جو حد وسط ہے وہ واجب نفقہ ہے

سمعت العیاشی وھو یقول، استاْذنتُ الرضا علیہ السلام فی النفقۃِ علی العیال فقال، بین المکروھین قال، فقلت جعلت فداک لا واللہ ما اعرف المکروھین قال، فقال بلی یرحمک اللہ، اما تعرفُ ان اللہ عزوجلّ کرہ الاسراف، وکرہ الاقتار، فقال والذین اذا انفقو لم یُسرفُوا ولم یقترُوا وکان بین ذالک قواماً۔ (سورہ فرقان آیت ۶۷)

(الخصال ج ۱۔ ص ۶۴ حدیث ۴۷)

عیاشی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے بیوی بچوں کے خرچے کے بارے میں سوال کرنے کا اذن چاہا (تو آپ نے اجازت دی) اور فرمایا دو مکروہ چیزوں کے درمیان جو حد متوسط ہے اسی پر عمل کرو۔

میں نے عرض کیا میں آپ پر فدا ہوجاؤں میں نہیں جانتا ہوں دو مکروہ کیا چیزیں ہوتی ہیں۔ فرمایا ہاں خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ یقیناً خداوند بزرگ و برتر کو نہ اسراف پسند ہے اور اخراجات میں سختی و تنگی کرنا۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی والذین

اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواماً - "اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ دونوں کے درمیان کی حد اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں"۔

۳۹ ۔ دو کردار کا ردعمل دوسرے دو کردار کا نتیجہ ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' بروا اٰبآئکم' یبرکم ابنآئکم' وعفّوا عن نسآء الناس تعفّ نسآئکم - (الخصال ج ۱- ص ۶۴- حدیث ۷۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنے آباؤ یعنی باپ دادوں سے نیکی کرو تاکہ اس کے بدلے تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے اور لوگوں کی عورتوں کی نسبت پاکدامنی اختیار کرو۔ تاکہ تمہاری عورتیں بھی پاکدامن رہیں۔

۴۰ - کبھی والدین بیٹے کی طرف سے عاق ہوتے ہیں

عن جعفر بن محمد' عن ابیہ' عن ابائہ' عن علی علیہ السلام قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم' یلزم الوالدین من العقوق لولدھما اذا کان الولد صالحاً' ما یلزم الولد لھما - (الخصال ج ۱- ص ۶۴- حدیث ۷۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد علیہم السلام کے حوالے سے فرمایا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس طرح اولاد ماں باپ کے عاق ہوتے ہیں اسی طرح ماں باپ بھی عاق ہوتے ہیں جب کہ ان کا بیٹا نیک کردار ہو۔

۴۱ ۔ دو کھڑے' دو چلنے والے' دو مخالف ہیں اور دو چیزیں ایک دوسرے کی دشمن ہیں!

عن عبداللہ بن سلیمان وکان قارئاً للکتب قال' قرأت فی بعض کتب اللہ عزوجل' ان ذالقرنین لما فرغ من عمل السدّ انطلق علی وجھہ فبینا ھو یسیر وجنودہ' اذ مرّ برجل عالم فقال لذی القرنینِ' اخبرنی عن شیئین منذُ خلقھما اللہ عزوجل قائمینِ' وعن شیئینِ جاریینِ' وعن شیئینِ مختلفینِ' وعن شیئین متباغضینِ؟

فقال لہ ذوالقرنین واما الشیئان القائمان' فالسموات والارض واما الشیئان الجاریان فالشمس والقمر' واما الشیئان المختلفان فالیل والنھار' واما الشیئان المتباغضان فالموت والحیوۃ قال' فانطلق فانک عالم - (الخصال ج ۱- ص ۶۹- حدیث ۸۰)

عبداللہ ابن سلیمان بہت سی آسمانی کتابوں کو پڑھ چکا تھا وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی کتابوں میں یہ حکایت میں نے پڑھی کہ جب ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج کو چار دیواری کے اندر قید کرنے کے بعد فارغ ہوئے تو اپنا راستہ لیا- وہ اپنے فوجیوں کے ساتھ جا رہے تھے راستے میں ایک دانشمند آدمی سے ان کی ملاقات ہوئی اس نے ذوالقرنین سے عرض کیا مجھے ان دو چیزوں کے متعلق آگاہ فرمایئے جو ابتدائی پیدائش سے لے کر اب تک پاؤں پر کھڑی ہیں؟ اور ان دو چیزوں کے بارے میں بتایئے جو ہمیشہ سے چل رہے ہیں؟ اور وہ دو چیزیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں؟ اور وہ دو چیزیں کیا ہیں جو ایک دوسرے کی دشمن ہیں؟

پس جناب ذوالقرنین نے فرمایا وہ دو چیزیں شروع سے اب تک کھڑی ہیں وہ آسمان اور زمین ہیں (جو اپنے محور پر قائم ہیں)، اور ہمیشہ سے متحرک دو چیزیں سورج اور چاند ہیں، دو مختلف چیزیں دن اور رات ہیں، اور وہ دو چیزیں جو ایک دوسرے کے ضد ہیں، موت اور حیات ہیں- سائل کو درست جواب ملنے پر اس دانشمند نے کہا اب جاؤ تم بے شک عالم ہو-

۴۲ ـ دو مرتبہ حج پر جانے والے کیلئے دنیوی صلہ

عن ابن صفوان ابنِ مهرانِ الجمّال، عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال من حجّ حجتین لم یزل فی خیر حتی یموت-

(الخصال ج ۱- ص ۷۰- حدیث ۸۱)

صفوان بن مہران جمال کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی دو مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہو جائے اسے مرتے دم تک خیر و برکت اور خوش نصیبی سے زندگی گزارنے کی توفیق ہوگی- (میرے مولا نے سچ فرمایا)

۴۳ ـ دو حالتوں میں حق گوئی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ما انفق مومن من نفقتہٖ ھی احبّ الی اللہ عزوجل من قولِ الحقِ فی الرضاء والغضب- (الخصال ج ۱- ص ۷۰- حدیث ۸۲)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کا راہ خدا میں خرچ کرنا خدا کے نزدیک اتنا پسندیدہ نہیں جتنا کہ مومن کا خوشی اور غصہ کی دونوں حالتوں میں سچی بات کا صدقہ دینا-

۴۴ ـ حضرت رسول خدا کی دو انگوٹھیاں تھیں

عن ابی عبداللہ قال، کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاتمان، احدھما علیہ مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، والاخر صدق اللہ- (الخصال ج ۱- ص ۷۱-

حدیث۸۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو انگشتریاں تھیں ایک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور دوسرے پر صدق اللہ لکھا ہوا تھا۔

۴۵ ۔ دو چیزیں روزے دار کا تحفہ ہیں

عن الحسن بن علی علیهما لسلام قال، تحفته الصائم ان یدهنَ لحیته، ویجمر ثوبه، وتحفتهُ المرأةُ الصّائمته ان تمشّط رأسها، وتجمّر ثوبَها،

وکان ابوعبداللہ الحسین بن علی علیهما السلام اذا صام یتطیب بالطیب ویقول الطیب تحفتهُ الصائم۔

الخصال ج ا۔ ص ۶۱۔ حدیث۸۶)

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ یہ (دو چیزیں) ہیں۔

ا۔ وہ داڑھی کو خوشبو لگائے۔

۲۔ اپنے کپڑے کو نجور سے معطر کرے۔

اور روزہ رکھنے والی عورت کا تحفہ یہ (دو چیزیں) ہیں۔

ا۔ وہ اپنے بالوں کو کنگھی کرے۔

۲۔ اور پوشاک کو نجور سے معطر کرے۔

حضرت حسین بن علی علیہما السلام جب روزہ رکھتے تھے تو خوشبودار چیزوں سے اپنے آپ کو معطر رکھتے تھے اور فرماتے تھے عطر روزہ دار کا تحفہ ہے۔

۴۶ ۔ دو گناہ ایک دوسرے سے زیادہ سخت ہیں

عن اسباط بن محمد باسناده یرفعه الی النبی صلی اللہ علیه واله وسلم انّه قال الغیبتهُ اشد من الزنا، فقیل، یا رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ولم ذالک؟ قال صاحب الزنا یتوب فیتوب اللہ علیه، وصاحبُ الغیبتهِ یتوب فلا یتوب اللہ علیه حتی یکون صاحبه الذی یحلّه۔ (الخصال ج ا۔ ص ۷۳۔ حدیث۹۰)

اسباط ابن محمد اس حدیث کے سلسلے کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچانے کے بعد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غیبت کا گناہ زنا سے زیادہ سخت ہے۔ کسی نے عرض کیا۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا زناکار جب توبہ کرتا ہے تو خداوندعالم اس کی توبہ قبول کرتا ہے لیکن پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک جس کی برائی

کتا ہے وہ اسے معاف نہ کردے۔

۴۷ - دو چیزوں کے خلال سے کوڑھ کی بیماری پیدا ہوتی ہے

عن عبدالله بن سنان قال، قال ابوعبدالله عليه السلام، لا تخللوا بعود الريحان، ولا بقضيب الرمان، فانهما يهيجان عرق الجذام- (الخصال ج ا- ص ۷۴- حدیث ۹۴)

عبداللہ ابن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ریحان (بالنگ) اور انار کی لکڑی سے دانتوں کو خلال نہ کرو چونکہ ان دونوں سے کوڑھ کی بیماری پھوٹتی ہے۔

۴۸ - دنیا اور آخرت ترازو کے دو پلڑوں کی مانند ہیں

عن الزهرى قال سمعت على بن الحسين عليهما السلام يقول من لم يتعز بعزاء الله تقطعت نفسه على الدنيا حسرات والله ماالدنيا والاخرة الا ككفتى الميزان، فايهما رجح ذهب بالاخر- (الخصال ج ا- ص ۷۴- حدیث ۹۵)

زہری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے جو کوئی خداوند عالم کے وعدوں سے مطمئن نہ ہو تو خدا کے وعدوں سے اس کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا دل بے حد

افسوس کرنے کی وجہ سے پارہ پارہ ہوتا ہے۔

خدا کی قسم دنیا اور آخرت ترازو کے دو پلڑوں کی مانند ہیں جس میں سے ایک بھاری ہے تو دوسرا ہلکا ہوتا ہے۔

۴۹ - علیؑ وفاطمہؑ علم کے دو گہرے دریا ہیں

حدثنا يحيى بن سعيد القطان قال، سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول فى قوله عزوجل، مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغان قال، على و فاطمةُ عليهما السلام بحران من العلم عميقان، لايبغى احدهما على صاحبه، يخرج منهما اللُّؤلُؤُ والمرجان، الحسن والحسين عليهما السلام- (الخصال ج ا- ص ۷۵- حدیث ۹۶)

یحییٰ بن سعید قطان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا کہ آپ نے آیہ مبارکہ **مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغان** یعنی "(خدا نے) دو دریا بہائے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں مگر دونوں کے درمیان ایک حد فاصل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا دو دریا سے مراد علی وفاطمہ علیہما السلام ہیں دونوں علم کے دو دریا ہیں دونوں بہت گہرے ہیں مگر ایک دوسرے پر تجاوز نہیں کرتے ہیں **يخرج منهما**

لؤلؤ والمرجان ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ تو لولو و مرجان یعنی موتی اور مونگے سے مراد حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔ (اور حد فاصل سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)

۵۰ - پیغمبرؐ نے امت کے درمیان دو چیزیں یادگار چھوڑیں

عن ابی سعید الخدری قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم' انی تارک فیکم امرین' احدھما اطول من الاخر' کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی' الا وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض۔ فقلت لابی سعید من عترتہ؟ قال اھل بیتہ۔ (الخصال ج ا۔ ص ۷۶۔ حدیث ۹۷)

ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جس میں سے ایک کا سلسلہ دوسرے کی بہ نسبت بہت طویل ہے۔ وہ کتاب خدا ہے جو آسمان سے زمین تک لمبی کھینچی ہوئی ہے اور (خالق و مخلوق کے درمیان) رابطہ ہے۔

دوسرے میری عترت (اہل بیت علیہم السلام) ہیں۔ آگاہ ہو یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ ایک ساتھ

حوض کوثر پر پہنچیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابی سعید سے پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی عترت کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا ان کے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں۔

۵۱ - امام حسن اور حسین علیہما السلام کے دو تعویذ تھے

عن ابن عمیر قال' کان علی الحسن والحسین علیھما السلام تعویذان' حشوھما من زغب جناح جبرائیل علیہ السلام۔ (الخصال ج ا۔ ص ۷۸۔ حدیث ۹۹)

ابن عمیر کہتا ہے جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے بازوں پر دو تعویذ تھے ان کے درمیان جبرئیل امین کے پروں سے لئے ہوئے چھوٹے چھوٹے بال تھے۔

۵۲ - خداوند عالم نے دو شہیدوں کو دو بازوؤں کے بدلے دو دو بال و پر دیئے

عن علی بن سالم' عن ابیہ' عن ثابت بن ابی صفیتہ قال' قال علی بن الحسین علیھما السلام' رحم اللہ العباس یعنی ابن علی فلقد آثر وابلی وفدا اخاہ بنفسہ حتی قطعت یداہ' فابدلہ اللہ بھما جناحین' یطیر بھما مع الملائکۃ فی الجنۃ' کما جعل لجعفر بن ابی طالب' وان للعباس

عند اللہ تبارک وتعالی لمنزلۃً یغبطہ بھا جمیع الشھداء یوم القیامتہ۔ (الخصال ج ا۔ ص ۷۹۔ حدیث ۱۰۱)

علی بن سالم نے اپنے والد سے انہوں نے ثابت بن ابی صفیہ سے یہ روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند نے حضرت عباس بن علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو اپنی رحمت کاملہ سے نوازا۔ انہوں نے یقیناً ایثار اور فداکاری کا حق ادا کیا اور کڑی آزمائش میں کامیاب ہوئے اور اپنی پیاری جان کی قربانی دی۔ یہاں تک کہ دونوں بازو بدن سے جدا ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے ان بازوؤں کے بدلے دو پر عطا فرمائے اور آپ ان دو پروں کے ذریعے فرشتوں کے ساتھ بہشت میں پرواز کریں گے۔ اسی طرح جناب جعفر (طیار) ابن ابی طالب علیہما السّلام کو بھی دو پر عطا فرمائے ہیں بیشک ابوالفضل عباس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر درجہ ومنزلت ہے کہ قیامت کے دن تمام شہداء (اولین وآخرین) ان کے اس بلند مرتبے کی آرزو کریں گے۔

۵۳۔ دو راہ پیما سواریاں

عن سفیان الثوری، عن ابیہ، عن عکرمۃ، عن بن عباس قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللیل والنھار مطیّتان۔ (الخصال ج ا۔ ص ۷۹۔ حدیث ۱۰۰)

سفیان ثوری اپنے والد سے اور انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات اور دن راستہ چلنے والی دو سواریاں ہیں۔

شرح: ان بابویہ اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں دن اور رات دنیا سے آخرت کی طرف جانے والی دو شاہراہیں ہیں۔ جب یہ دونوں جس منزل تک پہنچاتی ہیں وہیں سے قیامت شروع ہوجائے گی۔

۵۴۔ دو چیزوں نے لوگوں کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے

حدثنا محمد بن احمد، ابوعبداللہ القضاعی رضی اللہ تعالی عنہ قال، اخبرنا ابو عبداللہ اسحاق بن العباس بن اسحاق بن موسی بن جعفر، عن ابیہ عن ابائہ عن الحسین بن علی علیھم السلام قال، قال امیر المؤمنین علیہ السلام، اھلک الناس اثنان، خوف الفقر، وطلب الفخر۔ (الخصال ج ا۔ ص ۸۰۔ حدیث ۱۰۲)

محمد بن احمد اس روایت کا سلسلہ بیان کرتے ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچانے کے بعد کہتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا دو چیزوں نے لوگوں کو گمراہ کیا اور ہلاکت میں ڈالا۔

۱- فقرواحتیاج کے خوف نے۔

۲- دنیوی فخراور برتری کی طلب نے۔

۵۵ ۔ دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی

حدثنا احمد بن ابی عبدالله البرقی عن ابیه باسناده یرفعه الی امیر المؤمنین علیه السلام انه قال' قطع ظهری رجلان من الدنیا' رجلٌ علیمُ اللّسان فاسق' ورجلٌ جاهلُ القلبِ ناسک۔ هذا یَصُدّ بلسانه عن فسقه' وهذا بنسکه عن جهله۔

فاتقو الفاسق من العلماء' والجاهل من المتعبدین۔

اولٰئک فتنتهُ کلّ مفتونٍ فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول یا علی هلاک امتی علی یَدَیّ (کل) منافقٍ علیمُ اللسان۔ (الخصال ج ۱- ص ۸۰- حدیث ۱۰۳)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ دنیا سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی۔

ایک زبان دراز خطیب اور عالم نما فاسق نے۔ دوسرے دل سے جاہل مگر ریاکار عبادت گزار نے۔ عالم نما بدکردار خطیب زبان کی طاقت

سے اپنے برے اعمال پر پردہ ڈالتا ہے اور نادان عابد اپنی عبادت کے لبادہ سے اپنی جہالت کی پردہ پوشی کرتا ہے۔

بس بدکردار خطیب اور عبادت گزار جاہل سے دور رہو- یہ دو گروہ ہر فتنہ وفساد کی جڑ ہیں بیشک میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے اے علی میری امت کی ہلاکت وگمراہی عالم نما منافق اور بدکردار خطباء ہیں۔

۵۶ -بنی آدم کے بڑھاپے میں دو خصلتیں جوان ہوجاتی ہیں

عن قتادة' عن انس' عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال' یهرم ابن ادم ویشبّ منه اثنان' الحرص علی المال' والحرص علی العمر- (الخصال ج ۱- ص ۸۴- حدیث ۱۱۲)

قتادہ نے انس سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدم زاد جس قدر بوڑھا ہوتا جاتا ہے اس کی دو چیزیں جوان ہوتی جاتی ہیں۔

۱- مال ودولت کی لالچ۔

۲- عمردرازی کی آرزو۔

۵۷ -آدم زاد دو چیزوں سے راضی نہیں

عن محمود بن لبید' ان رسول الله صلی الله علیه واله

وسلم قال؛ شیئان یکرھھما ابن ادم؛ یکرہ الموت والموت راحتہ المؤمن من الفتنتہ؛ ویکرہ قلتہ المال؛ وقلتہ المال اقل للحساب۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۸۴۔ حدیث ۱۱۵)

محمود بن لبید کہتا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدم علیہ السلام کے بیٹے دو چیزوں سے نفرت کرتے ہیں۔

ایک تو وہ موت سے نفرت کرتے ہیں باوجود اس کے کہ موت مومن کو پریشانیوں اور آزمائشوں سے نجات دلاتی ہے۔ دوسرے انسان کو مال ودولت کی کمی سے نفرت ہوتی ہے حالانکہ جس قدر مال کم ہوگا اتنا ہی حساب وکتاب بھی کم ہوگا۔

۵۸ ۔ دو صفات کے دو اثرات ظاہر ہوتے ہیں

عن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن عن امہ فاطمتہ بنت الحسین عن ابیھا علیھم السلام قال؛ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم؛ الرغبتہ فی الدنیا تکثر الھم والحزن؛ والزھد فی الدنیا یریح القلب والبدن۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۸۴۔ حدیث ۱۱۴)

عبداللہ ابن حسن نے حضرت حسن سے اور انہوں نے اپنی والدہ فاطمہ دختر امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار

سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ دنیا سے رغبت اور محبت کرنے سے فکروغم میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کے نتیجے میں جسم وجان کو آرام وسکون ملتا ہے۔

۵۹ ۔ کسی مسلمان میں دو صفتیں جمع نہیں ہوسکتیں

عن ابی سعید الخدریؓ قال؛ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مسلم؛ البخلُ وسوءُ الخلق۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۸۶۔ حدیث ۱۱۷)

ابوسعید خدری کہتے ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان میں دو صفتیں کبھی یکجا نہیں ہوسکتیں۔

۱۔ کنجوسی

۲۔ اور بداخلاقی

۶۰ ۔ مؤمن کے دل میں دو صفتیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال؛ لایجتمع الشحّ والایمان فی قلب عبد ابدا۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۸۶۔ حدیث ۱۱۸)

ابو ہریرہ راوی ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لالچ اور ایمان کسی مومن کے دل میں ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔

۶۱ ۔رسول خداؐ نے کبھی دو نمازیں ترک نہیں کیں

عن عبدالرحمان ابن الاسود عن ابیہ وعن عائشۃ قالت صلاتان لم یترکھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سراً وعلانیۃً رکعتین بعد العصر ورکعتین قبل الفجر۔
(الخصال ج ا۔ ص ۸۰۔ حدیث ۱۰۵)

عبدالرحمان بن اسود اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو نمازوں کو کبھی ترک نہیں کیا خواہ لوگوں کے ساتھ انجام دے رہے ہوں یا انفرادی طور پر..... دو رکعت تو نماز عصر کے بعد اور دو رکعت نماز صبح سے پہلے۔

۶۲ ۔ حجت خدا ظاہر ہونے پر دو گروہ دوبارہ زندہ ہوں گے

قال الصدوق انما یرجع الی الدنیا عند قیام القائم (عج) من محض الایمان محضاً۔ ومحض الکفر محضاً۔ فاما ماسوی ھذین فلا رجوع لھم الی یوم الماب۔ (اوائل

المقامات ص ۱۸۸۔ طبع تبریز)

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔ حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور کے بعد دو گروہ دنیا میں پلٹ کر دوبارہ زندگی پائیں گے۔

۱۔ وہ گروہ جو حقیقی مومن ہے۔

۲۔ وہ گروہ جو واقعی کفار کے زمرے میں شامل ہوں۔

ان دو گروہوں کے علاوہ قیامت تک دوبارہ کوئی زندہ نہیں ہوگا۔

۶۳ ۔امت اسلامیہ کی اکثریت دو چیزوں سے جہنمی اور دو چیزوں سے بہشتی بنتی ہے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان اول مایدخل بہ النار من امتی الا جوفان۔ قالوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وما الا جوفان قال الفرج والفم واکثر مایدخل بہ الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق۔ (الخصال ج ا۔ ص ۸۸۔ حدیث ۱۲۶)

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے کے اسباب دو کھوکھلی چیزیں ہوسکتی ہیں حاضرین نے عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم وہ دو کھوکھلی چیزوں سے مراد کیا ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ شرم گاہ

۲۔ اور منہ ہے۔

اور بہشت میں کثیر تعداد میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ایک اللہ کے لئے تقویٰ اختیار کرنا اور دوسرا اچھے اخلاق ہے۔

۶۴ ۔ نماز عشاء کے بعد دو افراد کے سوا کوئی بیدار نہ رہے

عن خثیمۃ عن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لاسمر بعد العشآء الاخرۃ الا لاحد رجلین مصلٍ او مسافرٍ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۸۸۔ حدیث ۱۲۵)

خثیمہ نے یہ حدیث عبداللہ سے نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قصہ کہانی سنانے سننے (ڈرامے..... کشتی کھیل کی فلم دیکھتے ہوئے) عشاء کا وقت گزرنے کے بعد بھی بیدار رہنا کسی کے لئے سزاوار نہیں سوائے دو آدمی کے ایک نماز گزار دوسرا مسافر۔

۶۵ ۔ پیغمبر نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو دو دو صفتیں ارث میں بخشیں

عن شیخ من الانصار یرفعہ الی زینب بنت ابن ابی رافع عن امھا قالت قالت فاطمۃ علیھا السّلام یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم ھذان ابناک فانحلھما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اماالحسن فنحلتہ ھیبتی وسوددی واماالحسین فنحلتہ سخآئی وشجاعتی۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۸۸۔ حدیث ۱۲۳)

انصار کے شیخ نے یہ روایت زینب دختر ابی رافع سے اور انہوں نے اپنی والدہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ کہتی ہیں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں ان کو ورثہ میں کچھ بخشیں۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن کو میں نے اپنی ہیبت اور (سیادت) بزرگواری اور حسین کو اپنی سخاوت اور شجاعت بخش دی ہے۔

۶۶ ۔ خدا کی طرف سے دو قسم کی حجتیں

وصیتہٗ الامام الکاظم علیہ السلام الامین لھشام ابن الحکم قال یاھشام ان اللہ علی الناس حجّتین حجّتہ ظاھرۃ وحجتہ باطنتہ فامّا الظاھرۃ فالرُسُل والانبیآء والائمتہ واما الباطنتہ فالعقول۔ (تحف العقول۔ ص ۳۵۰)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہشام ابن حکم کو وصیت فرمائی۔ اے ہشام لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے دو حجت (رہنما) ہیں ایک ظاہری حجت اور دوسری باطنی حجت ہے۔ حجت ظاہری تو تمام رسول انبیاء اور آئمہ علیہم السلام ہیں اور باطنی حجت عقل ہے۔

۶۷ ۔ اعلیٰ ترین صفات دو ہیں

کتب امام الهادی ابی محمد الحسن علی علیهما السلام الی اسحاق بن اسماعیل النیشاپوری' قال علیه السلام خصلتان لیس فوقهما شئٔ الایمان باالله' ونفع الاخوان

تحف العقول۔ ص ۵۸۳۔ حدیث۲۶)

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے اسماعیل کے بیٹے اسحاق نیشاپوری کے نام تحریر فرمایا دو صفات کے مافوق اور کوئی بہتر صفات نہیں ایک خداوندعالم پر ایمان لانا دوسرے برادران دینی کو فائدہ پہنچانا۔

۶۸ ۔ مؤمن ہمیشہ دو خوف کے درمیان ہوتا ہے

قال ابی عبدالله علیه السلام' المؤمن بین مخافتین' ذنب قد معنیٰ لایدری ما یصنع الله فیه' و عمر قد بقی لایدری ما یکتسب فیه من المهالک' فهو لا یصبح الا خائفاً' ولا یمسی الا خائفاً' ولا یصلحه الا الخوف۔

(تحف العقول۔ ص ۴۴۰۔ حدیث ۱۶۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن ہمیشہ دو خوف کے درمیان زندگی گزارتا ہے ایک طرف گزشتہ تمام گناہ نظر آتے ہیں جن کے متعلق اس کو علم نہیں خدا اس سے کیا معاملہ کرے گا! دوسرے باقی ماندہ عمر کے بارے میں اس کو علم نہیں ہے کہ وہ کن ہلاکتوں اور گناہوں میں پڑ جائے گا۔ پس مومن صبح نہیں اٹھتا مگر ڈر کی حالت میں اور شام نہیں سوتا مگر خوف کے ساتھ (چونکہ حقیقت میں) اصلاح زندگی خوف کے ساتھ ہوسکتی ہے (اگر خوف باقی نہ رہا تو لاپرواہی سے انسان ہر جرم اور گناہ میں ملوث ہوجائے)

۶۹ ۔ دو عمل سے اصحاب امام زمانہؑ میں شمار ہوتا ہے

عن الصادق علیه السلام انه قال' من سره ان یکون من اصحاب القائم فلینتظر والیعمل بالورع' ومحاسن الاخلاق وهو منتظر' فان مات وقام القائم علیه السلام بعده کان له من الاجر مثل اجر من ادرکه۔ (بحارالانوار)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے اصحاب میں شامل ہونے کا خواہشمند ہے تو (دو عمل انجام دے)

۱- ظہور کا انتظار کرے اور تقویٰ کے ساتھ عمل صالح بجا لائے۔

۲- اور اچھے اخلاق سے اپنے آپ کو مزین کرے۔

اس صورت میں وہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے منتظرین میں شمار ہوگا۔ اسی حالت میں اگر مرگیا اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا ظہور اس کے بعد واقع ہوا تو اس صورت میں وہی ثواب اس کو ملے گا جو آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے تھا۔

۷۰ دو چیزیں حاصل کرنا فرض ہے

قال الصادق علیہ السلام خصلتان فریضتان علی کلِّ ذی ایمانٍ- طلب العلم وطلب الکسب- طلب العلمِ لصلاحِ دینہ- وطلب الکسب لصلاح دنیاہُ- فمن طلب العلم ولم یطلبُ الکسبَ جاءَ یومَ القیامتہِ مُفلساً- (اثنا عشریہ- ص۵۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر اہل ایمان میں دو خصوصیتوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱- علم حاصل کرنا۔

۲- کسب معاش۔

علم حاصل کرنا اس لئے ضروری ہے کہ اس سے طالب علم کے دینی

امور کی اصلاح ہوتی ہے اور کسب حلال اس لئے واجب ہے کہ اس سے دنیوی امور میں نکھار پیدا ہوتا ہے پس اگر کوئی انسان علم حاصل کرلے مگر کسب حلال سے اپنی معیشت درست نہ کرے تو قیامت کے دن مفلس محشور ہوگا۔

۷۱ - دو چیزیں انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتی ہیں اور حساب کتاب میں آسانی پیدا کرتی ہیں

وقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان صلتہ الرَّحِمِ والبرّ لیھُوّنانِ الحسابِ ویَعصمانِ منَ الذنوبِ فصلوا ارحامکم وبَرّوا اِخوانکم ولو بحُسنِ السّلامِ وردِّ الجوابِ- (تحف العقول- ص۴۳۹)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صلہ رحمی کرنا اور برادران دینی کے ساتھ نیکی کرنا حساب کو آسان کردے گا اور گناہوں سے محفوظ رکھے گا۔ پس تم اپنے رشتہ داروں سے تعلقات برقرار رکھو اور دوستوں سے نیکی کرو اگرچہ خندہ پیشانی سے سلام اور جواب سلام ہو۔

۷۲ - جس کی دو لڑکیاں ہوں جنت میں میرے ساتھ ہوگا

عن انس قالؑ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایُّمَا رجلٍ عالَ جارتینِ حتی تدرُکا دخلتُ انا و ھُوَ

الجنتہِ کھاتین، واشار بالسّبابتہِ والوُسطیٰ - (جامع الاخبار- وعدۃ الداعی)

انس راوی ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی دو لڑکیاں ہوں اور دونوں بحد بلوغ اور شادی کے قابل ہوگئی ہوں تو میں اور ان لڑکیوں کا باپ جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح (اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی ایک ساتھ ہوتی ہے-

۷۳ - دو صفات کا مالک عرش الٰہی کے زیرِ سایہ ہوگا

عن الصادق علیہ السلام- بینما موسی بن عمران یناجی ربّہُ عزّوجلّ اذرایٰ رجلاً تحت ظلِّ عرش اللہ عزوجل، فقال یارب من ھذا الذی قد اظلّہ عرشک؟ فقال ھذا کان باراً بوالدیہ، ولم یمشِ بالنّمیمتہِ- (بحار الانوار ج۷۴- ص۶۵- امالی الصدوق ص۱۰۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام اپنے پروردگار کے ساتھ راز ونیاز میں مشغول تھے تو ایسے میں عرش الٰہی کے نیچے ایک آدمی دیکھا گیا جس کے سرپر عرش سایہ فگن ہے-

عرض کیا اے پروردگار یہ آدمی کون ہے جس کے سرپر عرش کا سایہ ہے؟ خطاب فرمایا یہ شخص (دو اچھے صفات رکھتا ہے) اپنے ماں باپ سے نیکی کرتا ہے اور چغلخور کے لئے راستہ نہیں چلتا-

۷۴ - شیعیان علی علیہ السلام کی دو صفات

قال امیرُ المؤمنین علیہ السلام اختبروا شیعتی بخصلتین فانکانتا فیھم فھمُ شیعتی- محافظتھم علی اوقاتِ الصلوٰۃِ ومواساتھم مع اِخوانِھمُ المؤمنینَ بِالمالِ- فان لم یکونا اُغرُبْ ثم اُغرُبْ- (اثنا عشری ص۶۰)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میرے شیعوں میں دو صفات تلاش کرو ان میں دو علامتیں پاؤ تو وہی میرے شیعہ ہیں-

۱- پابندی وقت سے نمازیں بجالائیں-

۲- اپنے برادران ایمانی کے ساتھ مالی تعاون کرے-

اگر ان میں یہ علامتیں موجود نہیں تو ان سے دور ہوجاؤ اور مزید دور ہوجاؤ-

۷۵ - ہر مؤمن کے دل میں دو نور ہیں

قال ابو عبداللہ علیہ السلام، مامن مؤمنٍ الا وفی قلبہ نوران، نور خیفتہٍ، ونور رجاءٍ، لو وُزِنَ ھذا لم یَزِد علی

هذا ولووزن هذا لم یزد علی هذا۔ (تحف العقول ص۳۷۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر مومن کے دل میں دو نور ہیں (ایک) نور خوف (دوسرا) نور امید۔ اگر خوف کو امید سے وزن کرو تو کم ہوگا نہ زیادہ بلکہ ایک دوسرے کے مساوی ہوگا۔

۷۶ ۔ ماں باپ دونوں سے نیکی کرنا شیعہ کی صفات میں سے ہے

عن ابی الصباح، عن جابر قال، سمعت رجلاً یقُولَ لابی عبداللہ علیہ السلام، ان لی ابوَینِ مخالفَینْ؟ فقال برّهما کما تبَرّ المسلمَینْ ممن یتولانا - (بحار الانوار ج۴۔ ص۸۲۔ کافی ج۲۔ ص۱۶۲)

جابر کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا۔ میرے ماں اور باپ دونوں اہل خلاف ہیں۔ (یعنی شیعہ نہیں جو کہ احترام کروں میرے لئے کیا حکم ہے؟) فرمایا تم اس طرح ان کے ساتھ نیکی کرو جس طرح ہماری ولایت کو ماننے والے دو مسلمان آدمی سے نیکی کرتے ہو۔

۷۷ ۔ برادر دینی کو خط لکھنا اور ملنا

عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد، وسهل بن زیاد،

جمیعا عن ابن محبوب عن من ذکره عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال التّواصُلُ بین الاَخوان فی الحضر، التّزاوُرُ فی السّفر التکاتب۔ (اصول کافی ج۴۔ ص۴۹۵۔ حدیث۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وطن میں دینی بھائیوں سے تعلقات برقرار رکھو اور ایک دوسرے سے ملنے جاؤ اور خط لکھو جب وہ دیار غیر میں ہو۔

۷۸ دو آدمیوں کی قیافہ شناسی ضروری ہے

روایةٌ نقلها المحدّث القمی رحمته اللہ علیہ فی کتاب سفینته البحار فی مادةِ صَلَعَ عن مّولانا امیرالمؤمنین علیہ السلام انہ قال لاتَجِدُ فی اربعینَ کوسِجٍ رجلاً صالحاً۔ ولا تَجِدُ فی اربعین اَصْلَعٍ رجلُ سُوءٍ۔ (کتاب المنیتہ محمد رضا طبسی النجفی ص۶۳)

جناب محدث قمی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب سفینہ بحار میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کلمہ "صلع" (سر کے بال اڑجانے) کے ضمن میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں آپ نے ارشاد فرمایا۔

۱۔ چالیس افراد میں سے جن کی قدرتی طور پر داڑھی نہ ہو یا کم ہو ایک شخص کو بھی شائستہ وصالح نہیں پاؤ گے۔

۲- چالیس افراد میں سے جن کے سر کے بال گر گئے ہوں یا کم ہوں ایک فرد کو بھی برا نہیں پاؤ گے۔

ان امیر المومنین علیہ السلام قالؑ اذا ارادَ اللہ بعبدٍ خیراً رماہُ بالصلع فتحاتُ الشّعَرُ عن رّأسِہٖ وھا انا ذا - (عِلل الشّرائع ص۱۵۹)

اس روایت کا سلسلہ حضرت علی علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے کسی بندے کو خیر پہنچایا جائے (یا خوش قسمت بنایا جائے) تو اس کے سر کے بال گر جاتے ہیں اور وہ گنجا لگنے لگتا ہے۔ (حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں) اور میرے سر کے بال اڑنے کی وجہ بھی یہی ہے۔

مادہ "صَلَعَ" (سر کے بال اڑ جانے) کے بارے نیں ایک اور حدیث تین خصلتوں کے باب میں کتاب مذکور کے حوالے سے نقل ہوگی۔ (مترجم)

۷۹ ۔ عاق والدین کے کم ترین درجے دو ہیں

محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن سنان عد حدید بن حکیم عن ابی عبداللہ علیہ السلام قالؑ اَدْنَی العقُوقِ اُفٍّ ولو علم اللہ عزّوجل شیئاً اَھْوَنُ منہ نھی عنہ وھو من ادنیَ العُقُوق- ومن العقوق ان

یّنظر الرّجلُ الی والدَیْہ فیحُدّ النّظرَ الیھما - (الکافی ج۲- ص۳۲۸- بحار الانوار ۷۴- ص ۸۳)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اف" کا لفظ (باپ سے ناراضگی کی حالت میں بیٹے کے منہ سے نکلنے والے) کمترین درجے کا عاق ہے اگر خداوند عزوجل کی نظر میں لفظ "اف" سے ناچیز کلمہ موجود ہوتا تو اس کو استعمال کرتے ہوئے روک لیتا۔

دوسرا عقوق (نافرمانیوں میں) میں سے ایک یہ ہے کہ بیٹا اپنے ماں باپ کی طرف تیزی سے گھور کر دیکھے۔

۸۰ - دو عمل کے نتیجے میں دو چیزیں اسی دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں

عن الصادق علیہ السلام قالؑ من احبّ ان یُخفّف اللہُ عزوجل عنہ سکرات الموتِ فَلْیکُنْ لّقرابَتِہٖ وصُولاً وبوالدَیْہ بارًّا- فاذا کان کذالک ھوّن اللہ علیہٖ سکراتُ الموتِ ولم یُصبْہُ فی حیوٰتہٖ فقراً ابداً- (سفینۃُ البحار مادۂ موت- ص۵۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی موت کی سختی آسان ہونے کا خواہشمند ہو (تو وہ دو عمل انجام دے)

۱۔ اپنے رشتہ داروں سے اچھے تعلقات برقرار رکھے۔

۲۔ اور ماں باپ کے حق میں نیکی کرے۔

جب وہ یہ دو عمل انجام دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جان کنی کو آسان کرتا ہے اور نہ اس کی زندگی میں کبھی فقر و ناداری واقع ہوتی ہے۔

۸۱ - حضرت زہراؑ کے دو مخصوص اوصاف

سُئل بُزُلُ الھَرَوِیّ الحسین بن رُوْح (رحمتہ اللہ) فقال کم بنات رسول اللہ فقال اربعٌ فقال ایتّھُنّ افضلُ؟ فقال فاطمۃُ؛ قال ولِمَ صارَتْ افضل؟ و کانت اصَغرُھُنّ سِنّاً؛ واَقلّھُنّ صُحبتہ لرسولِ اللہِ صلیّ اللہ علیہ والہ وسلم؛ قال لخصلتَیْن؛ خصّھَا اللہ لھُمَا؛ اَنّھا وَرّثَتْ رسول اللہ؛ ونَسْل رسول اللہ منھا؛ ولم یخصّھا بذالک الا بفَضْلِ اِخلاصِ عرفہ من نیتھا - (بحار جلد ۴۳- ص ۳۷)

بزل الھروی نے جناب حسین بن روح (نائب خاص حضرت صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی بیٹیاں تھیں؟ فرمایا چار۔ عرض کیا ان میں کون افضل تھیں؟ فرمایا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ بزل الھروی سے عرض کیا وہ کیسے افضل ہو سکتیں ہیں جبکہ عمر کے لحاظ سے سب سے کمسن اور باقی

صاحبزادیوں کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے بہت کم شرف حاصل کر سکیں؟ حسین بن روح رحمتہ اللہ نے جواباً فرمایا افضلیت کی دو وجوہات ہیں اور یہ دونوں انہیں کی خصوصیات میں شمار ہوتی ہیں۔ پہلا یہ کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (خلق عظیم کا واحد) وارث ہیں (جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **انک لعلی خلق عظیم**) دوسرا نسل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ بطن فاطمہ زہرا سلام اللہ سے ہوا کیونکہ خداوند عالم ان کی نیت کردار اور اخلاص سے واقف تھا اس لئے سیدہ کونین کو اپنے خصوصی فضل و رحمت سے نوازا۔

ناظرین محترم !

یہاں تک دو خصلتوں کی احادیث اختتام پذیر ہو گئیں

ناظرین محترم !

آگے تین خصلتوں کی احادیث شروع ہوتی ہیں

۸۲ - علماء قرآن کی تین قسم ہیں

عن هشام بن سالم، عن ابی عبدالله علیه السلام قال، القرّاء ثلاثة، قاریٌ قرأ القرانَ لیستدرّ به الملوک ویستطیلَ به علی الناسِ فذالک من اهلِ النّارِ، وقاریٌ قرأ القرانَ فحفظ حروفَهُ وضیّع حدودَهُ فذالک من اهل النارِ، وقاریٌ قرأ القرانَ فاستتربه تحتَ بُرنسِهِ فهو یعملُ بمحکمهٖ ویؤمنُ بمتشابههٖ، ویقیم فرائضَهٗ ویحلّ حلالهٗ ویحرّم حرامهٗ فهذا ممن ینقذهُ من مُضلّاتِ الفِتَنِ وهو من اهلِ الجنةِ ویشفّع فیمن شاءَ - (الخصال ج ۱- ص۱۶۰- حدیث۱۶۵)

ہشام ابن سالم کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قراء (یعنی قرآن سمجھے والے علماء) کی تین قسمیں ہیں۔

۱- ان میں سے ایک اس لئے قرآن پڑھتا ہے (اور تفسیر بالرائے کرتا ہے) تاکہ بادشاہ اور حکمرانوں کے دربار میں رسائی حاصل کر کے لوگوں پر فخر کرے، ایسا شخص اہل جہنم میں سے ہے۔

۲- قرآن پڑھتا ہے اور اس کے الفاظ اور حروف کو حفظ کرتا ہے لیکن اس کے متعین حدود اور احکام پر عمل نہیں کرتا یہ بھی آتش جہنم کا مستحق

ہے۔

۳- جو قرآن پڑھتا ہے اسے اپنے مغز اور ذہن میں جگہ دیتا ہے۔ آیات محکمات (واضح آیات) پر عمل کرتا ہے اور اس کے متشابہات (یعنی مشکل مطالب والی آیات) پر ایمان رکھتا ہے۔ واجبات قرآن انجام دیتا ہے۔ حلال قرآن کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے یہ قاری ان لوگوں میں سے ہے جسے خداوند کریم گمراہ کرنے والے فتنوں سے نجات دیتا ہے۔ اور یہ شخص اہل بہشت میں سے ہے۔ وہ جس کے لئے چاہے گا، شفاعت کرے گا۔

اس سے پہلے کی حدیث (۱۶۴) میں یہ عبارت اضافہ ہے فواللہ هولاءَ قراءَ القرانِ اَمنُ الکبریتِ الاحمرِ - "خدا کی قسم ایسے قرآن پڑھنے والے (علماء وفقہاء) پگھلے ہوئے سونے (یا کیمیا) سے قیمتی اور کمیاب ہیں"۔

۸۳ - مولی کے تین فوائد

عن حنان بن سدیر قال، کنت مع ابی عبدالله علیه السلام علی المائدةِ، فناولنی فجلَةً، وقال لی، یاحنانَ کُل الفجلِ فان فیه ثلاثَ خصالٍ، ورقه یطردُ الریاحَ ولبّه یسرّ بل البولَ، واصولهُ تقطعُ البلغمَ - (الخصال ج۱- ص۱۶۲-

۸۴ ۔ دو صورت میں باپ کے حقوق بیٹے سے ادا ہوسکتے ہیں

عن حنّان بن سُدَیر عن ابیہ قال، قلت لابی جعفر علیہ السلام، ھَلْ یَجْزِی الولدُ والِدَہ؟ فقال لیس لہ جزآءٌ اِلا فی خصلتَیْنِ یکونُ الوالِدُ مملوُکاً فیشتَرِیْہِ اِبْنُہُ فَیُعْتِقُہُ۔ اَوْ یکون علیہ دینٌ فَیَقْضِیْہِ عَنْہُ۔ (الکافی ج۲۔ ص۱۶۳۔ بحارالانوار ج۷۴۔ ص۶۶)

حنان بن سدیر کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا بیٹا باپ کے حقوق ادا کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں دو صورت میں ادا کرسکتا ہے۔

۱۔ اگر باپ کسی کا مملوک (ملکیت میں) غلام ہو اور بیٹا اس کے آقا سے خرید کر اسے آزاد کرادے۔

۲۔ باپ کسی کا مقروض ہو اور بیٹا اس کا قرضہ ادا کردے۔

۸۵ ۔ والدین سے نیکی کرنے والے کو اسی دنیا میں دو صلے ملیں گے

قال الصادق علیہ السلام، من احب ان یُخفّفَ اللہُ عن سکراتِ الموتِ، فلیَکُنْ فی قرابتہ وُصُولاً، وبوالدَیہ باراً فاذا کان کذالِکَ ھَوَّنَ اللہُ علیہٖ سکراتُ المَوْتِ ولم یَصِبْہُ حیٰوتہ فقراً ابداً" ۔ (بحارالانوار ج۷۱۔ ص۸۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی موت کی سختی آسان ہونے کا خواہشمند ہے تو قریبی رشتہ دار سے نیکی کرے۔

۲۔ اور اپنے ماں باپ سے نیکی کرے۔

جب ان (دو عمل) کو انجام دے تو جان کنی کی سختی اس پر آسان ہوگی اور جب تک وہ اس دنیا میں زندہ رہتا ہے فقیر اور نادار نہیں ہوگا۔

حدیث١٦٨)

حنان ابن سدیر کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا تھا امام علیہ السلام نے مجھے ایک مولی دی اور فرمایا اے حنان اس مولی کو کھاؤ کہ اس میں تین فائدے ہیں۔

١- اس کے پتے ریاح کو ختم کرتے ہیں۔

٢- اس کا مغز پیشاب میں روانی پیدا کرتا ہے۔

٣- اس کی جڑ بلغم کو کاٹتی ہے۔

٨٦ - تین مساجد کے علاوہ سامان سفر باندھنا جائز نہیں

حدثنا ابی ومحمد بن علی ماجیلویہ رضی اللہ عنہما قال حدثنا محمد بن یحیی العطار قال حدثنا محمد بن احمد بن یحیی بن عمران الاشعری عن بعض اصحابنا عن الحسن بن علی وابی الصخر جمیعاً یرفعانہ الی امیر المومنین علیہ السلام انہ قال لاتشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومسجد الکوفۃ - (الخصال ج١- ص١٦١- حدیث١٦٦)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں تین مساجد کے سوا سامان

سفر باندھ کر روانہ ہونا جائز نہیں۔

١- مسجد الحرام (مکہ معظمہ میں)

٢- مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدینہ منورہ میں)

٣- مسجد کوفہ (عراق میں)

٨٧ - ہماری قبور کے سوا کسی قبر کی زیارت کیلئے سامان سفر باندھنا جائز نہیں

عن یاسر الخادم قال قال علی بن موسی الرضا علیہ السلام لاتشد الرحال الی شیء من القبور الا الی قبورنا وانی لمقتول بالسم ظلماً ومدفون فی موضع غربۃ فمن شد رحلہ الی زیارتی استجیب دعاؤہ وغفرلہ ذنبہ -

(الخصال ج١- ص١٦١- حدیث١٦٧)

حضرت امام رضا علیہ السلام کے خادم یاسر کہتے ہیں کہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا- قبور کی زیارت کے لئے ساز وسامان اور زادراہ لے کر سفر پر جانا نہیں جانا چاہئے مگر ہم آل محمد علیہم السلام کی قبور کی زیارت کے لئے مکمل تیاری کے ساتھ جانا جائز ہے۔

اور بیشک مجھے ظلم وستم کے ساتھ زہر کھلا کر شہید کیا جائے گا اور وطن سے دور سپرد خاک کیا جائے گا اور جو کوئی میری زیارت کے قصد سے

مکمل سفر کی تیاری کرکے روانہ ہوجائے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اس کے گناہوں کو بخشا جائے گا۔

۸۸ ۔پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہشت میں تین جگہ تین گھر دینے کی ضمانت دی ہے

عن جبلۃِ الافریقیّ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال انا زعیمٌ ببیتٍ فی رَبَضِ الجنّۃِ وبیتٌ فی وسطِ الجنّۃِ وبیتٌ فی اعلیٰ الجنّۃِ۔ لمن ترکَ المراءَ وان کانَ محقّاً ولمن ترک الکذبَ وان کان ہازلاً ولمن حَسُنَ خُلقُہ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۱۶۲۔ حدیث ۱۷۰)

جبلہ افریقی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تین اشخاص کو جنت میں تین گھر دینے کی ضمانت دیتا ہوں ایک بہشت کے کونے پر دوسرا بہشت کے بیچ میں اور تیسرا بہشت کے بلند ترین مقام پر ہوگا۔

۱۔ جو شخص لڑنے جھگڑنے کی عادت کو ترک کردے اگرچہ حق اس کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

۲۔ جو شخص ہر قسم کے جھوٹ کو ترک کرے اگرچہ مذاقاً ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ جو کوئی اپنے اخلاق کو بہتر بنائے اس کو بہشت کے بلند ترین مقام میں

جگہ دی جائے گی۔

۸۹ ۔جس میں تین اوصاف نہیں اسکا خدا اور رسولؐ سے تعلق نہیں

عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان ابائہ عن علی ابی طالب علیہ السلام عن النبیّ صلی اللہ علیہ والہ وسلّم قال ثلاثٌ مَن لَم تکن فیہ فلیسَ منّی۔ ولا من اللہ عزّوجلّ۔ قیل یارسول اللہ وما ہنّ؟ قال حلم یَرُدُّ بہ جہلُ الجاہلِ، وحسنُ الخلقِ یعیشُ بہ فی الناسِ، ووَرَعٌ یحجزہ عن معاصِ اللہِ۔ (تحف العقول ص ۱۶۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین اوصاف نہیں رکھتا ہے خداوندعالم سے اور نہ میرے ساتھ اس کا کسی قسم کا تعلق باقی نہیں رہے گا کسی نے عرض وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ جس میں بردباری کا اتنا مادہ نہ ہو جس سے انجان افراد کے جاہلانہ گفتار و کردار سے درگزر کرے۔

۲۔ جس میں اس قدر خوش اخلاقی نہ ہو کہ لوگوں کے درمیان اجتماعی طور

پر خوش اسلوبی سے زندگی گزار سکے۔

۳۔ اور جس میں پرہیزگاری کی اتنی طاقت نہ ہو جس سے خدائے عزوجل کی نافرمانی اور گناہوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے۔

۹۰ ۔خدا کی خوشنودی کیلیے تین چیزوں کا احترام کریں

عن ابی سعیدُ الخُدرِیؒ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِنَّ لِلہِ حرُمٰاتٌ ثَلٰثٌ، من حَفِظھُنَّ حفظَ اللہ امرَدِینہٖ ودُنیاہُ ومَن ولم یحفظھُنَّ لم یحفظَ اللہُ شیئاً۔ حرمتہُ الاسلامِ، وحُرُمتیِ، وحرُمتہُ عِترَتیِ - (الخصال ج۱۔ ص ۱۶۴۔ حدیث ۱۷۳)

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بتحقیق خدا کے نزدیک تین چیزیں محترم ہیں۔ جو شخص ان امور کا پاس رکھے خدا دین ودنیا میں اس کے امور کی حفاظت کرتا ہے اور جو ان امور کا احترام نہ کرے خدا بھی اس کی حفاظت نہیں کرے گا۔

۱۔ دین اسلام کی حرمت کا خیال

۲۔ میری حرمت کا خیال

۳۔ میری عترت کی حرمت کا خیال

۹۱ ۔تین خصلتیں ایمان کا آخری درجہ ہیں

عن ابی جعفر علیہ السلام قال بیننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذاتَ یومٍ فی بعض اَسفارِہٖ اِذلَقِیہٖ رَکبٌ فقالوا، السلام علیک یا رسولَ اللہ، فالتفتَ الیھم فقال ماانتَم؟ قالوا مؤمنونَ۔ قال فما حقیقتہَ ایمانِکم، قالوا الرِضا بقضاَءِ اللہ، والتسلیم لِاَمراللہ، والتفویضَ اِلیَ اللہ۔

فقال علماَءُ حکَماَءُ کادوَا اَنَ یکونوا مِنَ الحِکمتہِ انبیاَءَ۔ فان کنتم صادقینَ فلا تَبنُواَ مالاَ تَسکنُونَ، ولا تَجمعَوا مالاتأکلون واتقوَ اللہَ الذی الیہٖ ترَجعونَ۔ الخصال ج۱۔ ص ۱۶۴۔ حدیث ۱۷۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر کے دوران کچھ سواریوں سے ملاقات کا اتفاق ہوا انہوں نے عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ (جواب سلام کے بعد) ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا تم کون ہو اور کیا مصروفیات ہیں؟ عرض کیا ہم ایک مومن گروہ ہیں۔ فرمایا اپنے ایمان کی حقیقت اور حد بیان کرو؟ عرض کیا۔

۱۔ ہم قضائے الٰہی پر راضی ہیں۔

۲۔ حکم الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

۳۔ ہماری زندگی کے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں۔

فرمایا ایمان کا یہ حقیقی درجہ علماء اور حکماء میں پایا جاتا ہے ان کی بصیرت وحکمت انبیاء کے مقام ومرتبہ کے قریب ہے۔

(اس کے بعد مزید ارشاد فرمایا) اگر تم لوگ اپنے قول کے سچے ہو تو ایسا گھر مت بناؤ جس میں تمہارے ہمیشہ ٹھہرنے کا امکان نہیں۔ اس قدر مال ودولت اکٹھا نہ کرو جو تمہارے کھانے کے کام نہیں آئے اور اس خدا کے لئے تقویٰ کو اختیار کرو جس کی طرف تم کو پلٹنا ہے۔

۹۲۔ تین مؤمنین کو کھانا کھلانے کا اجر عظیم

عن ابی عبداللہ قال، من اَطْعَمَ ثَلاثَۃً نفرٍ مِّنَ المؤمنینَ اَطْعَمَہُ اللہُ من ثلاثِ جَنّاتٍ، ملکوت السّماءِ الفِردَوسِ، وجنۃُ عَدْنٍ، وطُوبیٰ، وھی شجرۃٌ مِن جَنّۃِ عَدْنٍ غرَسَھا ربُّنا بِیَدِہٖ۔ (تفسیر الثقلین ج۲۔ ص۵۰۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص تین مومنین کو کھانا کھلائے خداوند عالم اس کو تین جنتوں میں کھانا کھلائے گا۔

۱۔ فردوس اعلیٰ میں، یہ وہ جنت اور مملکت الٰہی ہے جو آسمانوں میں موجود ہے۔

۲۔ جنت عدن میں کھانا کھلائے گا۔

۳۔ اور طوبیٰ سے اس کو کھانا کھلائے گا یہ وہ درخت ہے جو بہشت عدن میں ہمارے پروردگار نے اپنے دست قدرت سے لگایا ہے۔

تفسیر مذکور میں لکھا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا۔ **جعلتُ فداکَ وما طوبیٰ؟ قال شجرۃٌ فی الجنۃِ اصلُھا فی دارِ علیٍّ بنِ ابی طالبٍ علیہ السلام ولیس مؤمنٌ الّا وفی دارِہٖ غصنٌ من اَغصانِھا وذالک قول اللہ عزوجل طوبیٰ لھم وحسنُ مآبٍ۔** میں آپ پر فدا ہوجاؤں طوبیٰ کیا چیز ہے؟ فرمایا ایک درخت ہے جو بہشت میں موجود ہے اس کی جڑ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے گھر میں ہے جنت میں کسی مومن کا گھر ایسا نہیں جس میں اس درخت کی شاخ نہ ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان (مومنین) کے لئے طوبیٰ ہے اور ان کا انجام اچھا ہے۔

۹۳۔ تین چیزوں کے سوا سیاہ کپڑے پہننا مکروہ ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یُکْرَہُ السّوادَ الا فی ثلاثَۃٍ، العمامۃ، وَالْخُفِّ، وَالْکِساءِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۶۶۔ حدیث۱۷۹)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں کے سوا سیاہ پوشی مکروہ (ناپسند) ہے۔

۱- عمامہ (پگڑی)

۲- چرمی موزہ- (سلیپر)

۳- عباء

۹۴ - زائر بیت اللہ میں تین صفت نہ ہو
تو اسکا حج قابل قبول نہیں

عن مُیَسّرٍ عن ابی جعفر علیہ السلام قال، مایَعْبَاءُ بمن یَوَمّ هذ البیتَ، اذا لم یکُن فیہِ ثلاثُ خِصالٍ، ورعٌ یَحجزہ عن مَعاصِی اللہِ تعالیٰ، وحلم یملِکُ بہِ غضبَہ، وحسن الصَّحابَةِ لِمَن صَحِبَہ- (الخصال ج۱- ص۱۶۶- حدیث۱۸۰)

میسر کہتا ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی اس خانہ خدا (کعبہ معظمہ) کی زیارت کا قصد کرے اگر اس میں تین صفات موجود نہ ہوں تو اس کا حج قابل اعتنا نہیں۔

۱- پرہیزگاری اس قدر کہ جن چیزوں کو خدا نے گناہ قرار دیا ہے ان کی آلودگی سے اپنے آپ کو روک سکے۔

۲- حلم (بردباری) اس حد تک کہ وہ اپنے غصہ پر قابو پاسکے۔

۳- اور اپنے دوست اور سفر کے رفقاء کے ساتھ بہترین سلوک کرسکے۔

۹۵ - مہمان نوازی تین دن تک کے لئے ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الضیافۃ اول یوم حق، والثانی والثالث وما بعد ذالک صدقت تصدق بھا علیہ، ثم قال علیہ السلام لاینزلن احدکم علی اخیہ حتی یوثمہ، قیل یارسول اللہ وکیف یوثمہ؟ قال یتی لایکون عندہ ماینفق علیہ- (الخصال ج۱- ص۱۶۷- حدیث۱۸۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمای اپہلے دن مہمان کی خاطرداری اس کا حق ہے اسی طرح دوسرے اور تیسرے دن بھی لیکن تیسرے دن کے بعد جو کچھ کھلائے وہ صدقہ (خیرات) ہے جو میزبان کی طرف سے مہمان کو دیتا ہے۔ پھر فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے گھر میں اتنی دیر قیام نہ کرے کہ اس کو گناہگار اور قصوروار ٹھہرانے کی نوبت تک آجائے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ کس طرح قصوروار اور گناہگار سمجھا جائے؟ فرمایا مہمان اتنی دیر قیام کرے کہ میزبان اس کا خرچ برداشت نہ کرسکے اور اس کے پاس

خرچ کے لئے کوئی چیز باقی نہ رہے اور مہمان ناراض ہو جائے۔

۹۶ ۔باپ کی تین قسمیں

عن معاویت بن عمار عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، الاباء ثلاثت، دم ولد مونا، والجان ولد مومنا وکافرا، وابلیس ولد کافرا ولیس فیھم نتاج، انما یبیض ویفرخ، وولد ہ ذ کور لیس فیھم اناثہ (الخصال ج۱۔ ص۱۶۹۔ حدیث۱۸۲)

معاویہ ابن عمار کہتا ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا باپ تین قسم کے ہیں۔

۱۔ آدم:۔ جس سے مومن اولاد پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ جن:۔ سے مومن اور کافر دونوں پیدا ہوتے ہیں۔

۳۔ ابلیس:۔ جس کی اولاد کافر پیدا ہوتی ہے۔

شیطان کے درمیان (انسان جیسا ازدواج کے ذریعہ) نسل بڑھانے

کی صلاحیت نہیں ہوتی یہ انڈے دیتے ہیں اور چوزے نکالتے ہیں شیطان کی اولاد سب نر ہوتے ہیں ان میں مادہ نہیں ہوتا۔

۹۷ ۔اللہ تعالیٰ نے تین کو دوسرے تین کے نزدیک قرار دیا

عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال، ان اللہ عزوجل امر بثلاثۃٍ مقرون بھا ثلاثۃٌ اُخریٰ، اَمَرَ بالصّلوٰۃِ والزکاۃِ فمن صلیٰ ولم یُزَکِّ لم تقبلْ منہٗ صلاتہ، وامر بالشکر لہ وللوالدینَ فمن لم یشکرْ والدیہ لم یشکرِ اللہ، وامر باتقاء اللہ وصلتہ الرحم فمن لم یَصِلْ رَحِمَہٗ لم یتقِ اللہَ عزّوجلّ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۳۔ حدیث۱۹۶)

حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تین احکام کا دوسرے تین احکام کے ساتھ بلافاصلہ حکم دیا ہے۔

۱۔ نماز کا ذکر کرتے ہوئے زکوۃ کا حکم دیا پس جو کوئی نماز پڑھی جائے اور زکوۃ نہ دے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

۲۔ خداوندعالم نے اپنا شکر ادا کرنے کا حکم دیا اس کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ پس جو کوئی ماں باپ کا شکریہ ادا نہیں کرتا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا۔

۳۔ اور حکم دیا کہ تقویٰ اختیار کرو اور صلہ رحمی کا فریضہ انجام دینے کا

حکم دیا۔ بس جو کوئی قریبی رشتہ داروں سے نیکی نہ کرے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تقویٰ اختیار نہیں کیا ہے۔

۹۸ - تمام امور تین قسم پر مشتمل ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الامورُ ثلاثۃٌ امرتبیّنَ لک رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ، وامرٌ تبیّن لک غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وامرٌ اِخْتَلَفَ فِیْہِ فَرُدُّہٗ اِلَی اللّٰہِ عزّوجلّ - (الخصال ج ۱- ص ۱۷۱- حدیث ۱۸۹)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمام امور کی تین قسمیں ہیں۔

۱- جس کام میں تمہاری ہدایت ونجات اور کامیابی روشن ہو اس کے انجام تک کوشش کرو۔

۲- جس کام میں تمہاری گمراہی صاف نظر آئے۔ اس سے دوری اختیار کرو۔

۳- اور جس کام میں اختلاف واقع ہو اور واضح نہ ہو تو اس کو خداوند عزوجل کی جانب لوٹا دو۔

۹۹ - فرشتوں کے تین گروہ ہیں

قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الملآئکۃُ علی

ثلاثۃِ اَجْزآءٍ فجُزْءٌ لھم جناحانِ، وجزءٌ لھم ثلاثۃُ اَجْنِحَۃٍ، وجزءٌ لھم اربعۃُ اَجْنِحَۃٍ - (الخصال ج ۱- ص ۱۷۲- حدیث ۱۹۱)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرشتوں کے تین گروہ ہیں۔

۱- پہلا گروہ وہ ہے جن کے دو پر ہیں۔

۲- دوسرے کے تین پر ہیں۔

۳- تیسرے گروہ کے چار پر ہیں۔

۱۰۰ - اللہ تعالیٰ تین گروہ کو جنت میں جگہ نہیں دیگا

قال مندر بن یزید قال، حدّثنی ابو ھارون المکفوف قال، قال لی ابوعبداللہ علیہ السلام، یااباھارون ان اللہ تبارک وتعالیٰ آلیٰ علی نفسہ انّ لایجاورہٗ خائن قال- قلت وما الخائن؟ قال من ادّخرَ عن مؤمنٍ درھمًا، او حبس عنہ شیئاً مّن امر الدّنیا - قال اعوذ باللہ من غضب اللہ- فقال ان اللہ تبارک وتعالی آلیٰ اِلیٰ نفسہ ان لا یسکن جنتہ اصنافاً ثلاثۃ، رادّ علی اللہ عزوجل او رادّ علی امامٍ ھدًی، او من حبس حق امرءٍ مؤمن

قال' قلت یعطیہ من فضل مایملک؟ قال یعطیہ من نفسہ وروحہ' فان بخل علیہ مسلم بنفسہ فلیس منہ' انما ھو شرکُ الشیطان۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۶۹۔ حدیث۱۸۵)

منذر بن یزید نے ابوہارون سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ صادق آل محمد علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا اے اباہارون بیشک اللہ تعالیٰ اپنے آپ پر لازم سمجھتا ہے کہ کسی دھوکہ باز کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نہ دے۔

میں نے عرض کیا دھوکہ باز سے آپ کی مراد کیا ہے؟ فرمایا جو کوئی کسی مومن کی ضرورت میں ایک درہم دینے سے دریغ کرے یا دینوی امور میں سے کوئی کام اس کا روک لے۔

میں نے کہا غضب خدا سے اللہ تعالیٰ سے پناہ لیتا ہوں! پس فرمایا خداوند عالم نے اپنی ذات پر لازم قرار دیا ہے کہ بہشت میں تین قسم کے لوگوں کو جگہ نہ دے گا۔

۱۔ جو کوئی حکم خدا کی مخالفت کرے۔

۲۔ یا راہ حق کی طرف ہدایت کرنے والے رہنما کا حکم مسترد کردے۔

۳۔ یا کسی مسلمان شخص کا حق روک دے۔

میں نے عرض کیا' کیا برادر مومن کو جو کچھ اپنی ملکیت میں موجود ہو اس میں سے فاضل حصے کو دینا چاہئے؟ فرمایا (ملکیت کے فالتو حصے کی کیا

بات ہے) اپنے جان اور روح اس پر قربان کرنی چاہئے اگر کوئی مسلمان اپنی جان کو مومن کی ضرورت میں استعمال نہ کرے تو وہ گویا مومن کی طینت سے وجود میں نہیں آیا ہے بلکہ شیطان کی شرکت سے پیدا ہوا ہے۔

کتاب **الخصال** کے مصنف جناب بابویہ قمی علیہ الرحمہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "مومن بھائی کو ضرورت پڑے تو اسے اپنی جان اور روح بھی دے دو) سے مراد یہ ہے کہ اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اگرچہ مومن کو اپنی آبرو بھی دینی پڑے تو دریغ نہ کرے۔

۱۰۱ ۔ خدا نے مؤمن کو تین خصوصیات عطا فرمائی ہیں

عن ابی جعفر علیہ السلام قال' ان اللہ عزوجل اعطی المؤمن ثلث خصال' العزۃ فی الدنیا' والفلح فی الآخرۃ' والمھابۃ فی صدور الظالمین' ثم قرأ' وللہِ العِزۃُ ولرسولہ وللمؤمنین' وقرأ' قد افلح المؤمنون الی قولہ خالدون۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۰۔ حدیث۱۸۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خداوند عزوجل نے مومن کو تین اوصاف سے نوازا ہے۔

۱۔ دینوی زندگی میں عزت۔

۲۔ اخروی زندگانی میں نجات۔

۳۔ ظلم وستم کرنے والوں کے دلوں میں اس کی ہیبت ڈالی ہے۔

اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی۔وللہ العزۃ ولرسول وللمؤمنین ۔ "عزت خدا ہی کے لئے۔ اس کے رسولؐ کے لئے اور مومنین کے لئے مخصوص ہے" اور یہ آیت شریفہ بھی تلاوت فرمائی۔قد افلح المؤمنون ۔ "البتہ ایمان لانے والے رستگار ہوگئے"۔ جو اپنی نمازوں میں خدا کے سامنے گڑگڑاتے ہیں اور بیہودہ باتوں سے منہ پھیرتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کو (حرام سے) بچاتے ہیں"۔

اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ مؤمنون کے شروع سے خالدون تک تلاوت فرمائی۔

۱۰۲ ۔حضرت علی علیہ السلام کے تین اوصاف

عن عُباد بن صہیب عن ابیہ عن جدہ عن جعفر بن محمد علیہ السّلام قالؑ سئل رجل امیر المؤمنین علیہ السلام فقال اسئلک عن قصرِ خلقکَ وکبرِ بطنکَ وعن صلعِ رأسکَ؟ فقال امیرالمؤمنین علیہ السلام ان اللہ تبارک وتعالی لم یخلقنی طویلاً ولم یخلقنی قصیراً ولکن خلقنی معتدلاً اضربُ القصیرَ فاقدُّہ واضربُ الطّویلَ فاقطعہ۔

واما کبر بطنی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علّمنی باباً من العلم ففتحَ ذالک البابِ الفَ بابٍ فازدحم فی بطنی فنفخت عن ضلوعی۔

واما صلعُ راسی اذا اراد اللہ بعبدٍ خیراً رماہُ بالصّلعِ فتحاتُ الشّعرَ عن رّاسہٖ وھا انا ذا۔

ایک آدمی نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں آپ سے (تین چیزیں) پوچھنا چاہتا ہوں کہ

۱۔ آپ کوتاہ قد کیوں ہیں؟

۲۔ آپ کا شکم پھولا ہوا کیوں ہے؟

۳۔ آپ کے سر کے بال گرے ہوئے کیوں ہیں؟

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا اس میں شک نہیں اللہ تبارک وتعالی نے پیدائشی طور پر مجھے طویل القامت بنایا نہ کوتاہ قد۔ بلکہ متعدلُ القامت پیدا کیا تاکہ میں (عمرو بن عبدود جیسے) طویل القامت پہلوان کو لمبائی میں دو حصے برابر کاٹ سکوں اور (معدی کرب جیسے) کوتاہ قد پہلوان کو چوڑائی میں دو ٹکڑے کرسکوں۔

لیکن میرا پیٹ بڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علم کا ایک باب تعلیم دیا تو میرے سامنے ایک ہزار

علم کے دروازے کھلنے لگے اور میری پسلیوں اور شکم میں علم و حکمت کا دباؤ بڑھ گیا اور میرا شکم پھولنے لگا۔

لیکن میرے سر کے اگلے حصے کے بال گرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو خیروبرکت سے مال مال کرنا چاہتا ہے تو اس کے سر کے بال گرنے لگتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میرے سر کے اگلے حصہ کے بال سب گر گئے۔

۱۰۳ -تین اشخاص کی شفاعت قبول کی جائے گی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ثلاثۃٌ یشفعونَ الی اللہِ عزّوجلّ فیشفعّونَ، الانبیآء ثم العلمآءُ ثم الشّھدآءُ۔ **(الخصال ج۱- ص۱۷۴- حدیث۱۹۷)**

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین گروہ بارگاہ خداوندی میں سفارش کریں گے اور ان کی شفاقت مقبول ہوگی۔

۱- پیغمبروں کی شفاعت

۲- علماء کی شفاعت

۳- شہدآء راہ خدا کی شفاعت

۱۰۴ -بہی کے تین خواص

عن شھاب بن عبد ربہ قال، سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول، ان الزبیر دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وبیدہ سفرٌ جلتہٌ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا زبیرٌ ما ھذہ بیدک، فقال لہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ھذہ سَفَرٌ جَلَتہٌ فقال یا زبیر کل السفرَ جلَ فانّ فیہ ثلاثُ خصالٍ قال، وما ھی یارسول اللہ؟ قال یجمّ الفؤادَ ویسخی البخیلَ، ویشجعِ الجبانِ۔ **(الخصال ج۱- ص۱۷۵- حدیث۱۹۹)**

عبد ربّہ کا فرزند شہاب کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا۔ زبیر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک دانہ بہی تھا۔ فرمایا اے زبیر تیرے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ عرض کیا اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ایک دانہ بہی ہے۔ فرمایا اے زبیر بہی کھاؤ چونکہ اس میں تین خواص ہیں۔ عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خاصیتیں کیا ہیں؟ فرمایا۔

۱- بہی دل کو خوش رکھتی ہے۔

۲- بخیل کی طبیعت بدل کر سخی بناتی ہے۔

۳۔ اور بزدل کو دلیر بناتی ہے۔

بہی ایک درخت کا نام ہے جس کے پتے اور پھل سیب جیسا ہوتا ہے اس کے بیج کو بہی دانہ کہتے ہیں۔

۱۰۵ ۔ تین اشخاص میں سے ایک کے سوا کسی سے اظہار حاجت نہ کرو

قال ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام الی رجل من الانصار یرید انْ یَسئلہُ حاجۃً فقال لا تَرْفَعْ حاجتَکَ اِلاّ الی اَحدِ ثلاثۃٍ الی ذِی دِیْنٍ اومروۃٍ اوْ حَسَبٍ۔

فاما ذُوالدِّیْنِ فَیَصُوْنُ دینَہٗ واَمّا ذُوالْمُرُوّۃِ فانّہ یستحْیی لمروّتہٖ واما ذُوالحسبِ فیعلمُ انّکَ لمْ تکْرِمْ وجھَکَ ان تُبذِلَہ لہٗ فی حاجتِکَ فھو یَصُوْنُ وجھَکَ ان یردّکَ بغیرِ قضاءِ حاجتِکَ۔ (تحف ص۲۸۱)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرد انصار نے حاضر ہوکر اپنی حاجت کا اظہار کرنا چاہا تو فرمایا تین افراد کے علاوہ تم اپنی حاجت کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا۔

۱۔ دیندار

۲۔ جوان مرد

۳۔ خاندانی شریف انسان ہو۔

۱۔ چونکہ دیندار شخص احکام دین کا پابند ہوتا ہے اس لئے تمہاری آبرو کی لاج رکھے گا۔

۲۔ جوان مرد اپنی مردانگی کی وجہ سے تمہیں ناامید واپس کرنے سے شرمندہ ہوگا۔

۳۔ خاندانی شریف انسان اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ تم نے اپنی آبرو کو داؤ پر لگا کر نیازمندی کا اظہار کیا ہے اس لئے وہ تمہاری آبرو کی حفاظت کی خاطر تمہیں خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹائے گا۔

۱۰۶ ۔ مؤمن کے دین ودنیا کی اصلاح تین چیزوں سے ہوسکتی ہے

قال ابی عبداللہ علیہ السلام لا یصلحُ المؤمنُ اِلاّ علی ثلاثَ خصالٍ ۔ التفقّہُ فی الدّین وحُسْنُ التقدیرِ فی المعِیْشَۃِ والصّبرُ علیَ النّائبۃِ۔ (تحف ص۴۱۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن کے دینی ودنیوی امور کی اصلاح نہیں ہوسکتی جب تک وہ تین چیزوں پر عمل نہ کرے۔

۱۔ دینی احکام ومسائل میں بصیرت پیدا کرے اور خوب سمجھ لے۔

۲۔ بہترین انداز اور قناعت سے اپنی معیشت میں توازن پیدا کرے۔

۳- سختی اور مصیبت میں مبتلا ہونے پر صبر و تحمل سے کام لے۔

۱۰۷ ۔ خدا جس بندے کی خیر چاہتا ہے اسے تین چیزوں کا الہام ہوتا ہے

قال امیرالمؤمنین علیہ السلام، اذا اراداللہ صلاحَ عبدِہٖ الھَمَہٗ قِلّتہُ الکلامِ، وقلتہُ الطّعامِ، وقلتہُ المَنامِ۔ (مستدرک ج۳، ص۸۱)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اصلاح اور خیر چاہتا ہے تو اس کے دل میں تین چیزوں کا الہام پیدا کرتا ہے۔

۱- باتیں کم کرنا۔

۲- غذا کم کھانا۔

۳- کم سونا۔

۱۰۸ - تین جمعہ ترک کرنے کا خطرناک ردعمل

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من ترک ثلث جُمَعٍ متعمّداً من غیرِ علتہٍ طبع اللہ علی قلبہ بخاتم النفاق۔ (وسائل ج۵، ص۶)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی جان بوجھ کر

مسلسل تین مرتبہ نماز جمعہ میں شرکت نہ کرے تو خدا اس کے دل پر "منافقت" کی مہر لگا دیتا ہے۔

۱۰۹ -تین اعمال مرنے کے بعد بھی انسان کے کام آتے ہیں

عن الحلبی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، لیسَ یَتبَعُ الرّجلَ بعدَ موتہٖ من الاَجرِ الا ثلاثَ خِصالٍ، صدقتہٌ اجرٰاھٰا فی حیٰوتہٖ فھی تجرْی بعدَ موْتہٖ الی یومِ القیامتہِ، صدقتہً موقوفتہً لاّ توْرَثُ، او سنتہً ھدیً سَنَّھَاْ فکان یعْمل بھا، وعَمِلَ بھا من بَعْدِہٖ غیرہٗ، او ولدً صالحً یستَغْفِرُ لہٗ۔ (الخصال ج۱- ص۱۶۸- حدیث ۱۸۴)

حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ انسان کے مرنے کے بعد جب عمل کا سلسلہ منقطع ہوتا ہے، وہ اجر وثواب سے محروم ہوتا ہے مگر تین عمل کا اجر وثواب بلا فاصلہ اسے ملتا رہے گا۔

۱- صدقہ جاریہ جو اپنی زندگی میں اجراء کیا گیا ہو مرنے کے بعد قیامت تک اس کا اجر وثواب ملتا رہے گا یہ وہ موقوفہ جائیداد کا صدقہ ہے جو واقف کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ کے درمیان تقسیم نہیں ہوگا۔

(جیسے مدرسہ، مسجد، ہسپتال، درخت، نہر، کنواں وغیرہ اپنی زندگی میں عملاً

وقف کیا گیا ہو)

۲- یا کوئی سنت (یعنی نیک عمل یادگار کے طور پر) قائم کیا گیا ہو جو لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہو- اور وہ اپنی زندگی میں اس نیک عمل پر پابند بھی رہا ہو اور مرنے کے بعد لوگ اس پر عمل کرتے رہیں تو اس عمل کے بانی کو ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا- (مثلاً تبلیغی ادارے، عزاداری کی مجالس ہمیشہ کے لئے قائم کرے یا کتابوں کی نشرواشاعت وغیرہ کا انتظام کرے-)

۳- یا ایسے صالح فرزند موجود ہوں جو باپ کی وفات کے بعد (صدقہ، نماز، روزہ، تلاوت قرآن پاک اور دعاؤں کے ذریعہ) اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں-

۱۱۰ - سخت ترین امور تین ہیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال، اشدُّ الاعمالِ ثلثۃٌ انصاف الناس من نفسک حتی لا ترضیٰ لها منهم بشیٍٔ الا رضیتَ لهم منها بمثله، و مواساتک الاخ فی المال، وذکرُ الله علی کل حالٍ لیس سبحان الله، والحمد لله، ولا اله الا الله، والله اکبر فقط، ولکن اذا ورد علیک شیٔ امرَاللهُ به اخذتَ به، واذا ورد علیک شیٔ نهیٰ عنه ترکتَہٗ- (بحار ج ۱۳، ص ۱۵۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں سخت ترین کام تین چیزیں ہیں- (جو ہر ایک کے بس کی بات نہیں)

۱- اپنے جان عزیز سے تمام لوگوں کو اس طرح انصاف ونیکی فراہم کرنا جو تم اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو- وہی چیز کمی وبیشی کئے بغیر مخلوق خدا کو فراہم کردے- اس سے کم اور کسی چیز پر راضی نہ ہونا-

۲- اپنے برادر مومن کو مالی امداد فراہم کردینا-

۳- تمام حالات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا- ذکر سے مراد صرف زبان سے سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا نہیں بلکہ (حقیقی) یاد خدا یہ ہے کہ جب بھی کوئی واجب حکم سامنے آئے تو اسے انجام دے- اور حرام عمل سے پالا پڑے تو اس کو ترک کردے-

۱۱۱ - تین چیزوں کے بارے میں دل میں خیانت کا تصور بھی نہ ہو

عن عبد اللهِ بنِ ابی یعفورٍ عن ابی عبد الله علیه السلام قال خَطَبَ رسولُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم الناسَ بِمِنیً فی حَجّتِہِ الوداعِ فی مسجدِ الخَیفِ فحَمِدَ اللهَ واَثنیٰ علیهِ، ثم قال، نَضّرَ اللهُ عبداً سَمِعَ مَقالَتی فوَعاها، ثم بَلّغها الی مَن لَم یَسمَعها، فرُبَّ حامِلُ فقهٍ غیرُ فقیهٍ- ورُبَّ

حاصلُ فقیرٍ الی من ھو افقہُ منہ-ثلاثٌ لایغلُّ علیھنّ قلبَ امرءٍ مسلمٍ' اخلاصُ العملِ للّٰہ' والنّصیحۃُ لائمّۃ المسلمینَ' واللّزومُ لجماعتھم- (الخصال ص۱۶۷-)

ابی یعفور کے بیٹے عبداللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃُ الوداع کے دوران منیٰ میں مسجد خیف کے اندر (حجاج بیت اللہ) سے مخاطب ہو کر حمد وثناء الٰہی پر مشتمل خطبہ پڑھا' پھر ارشاد فرمایا کہ خداوندعالم اس بندے کو خوش رکھے جو میرے مقالے کو کان سے سنے اور دل میں جگہ دے- پھر میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرے جو اس مجمع میں حاضر نہ ہونے کی وجہ سے نہ سن سکے- یہ ممکن ہے پیغام رسان علمی مطالب دوسروں تک پہنچاتا ہے لیکن خود مطلب سمجھنے سے قاصر ہو-اور ہوسکتا ہے کہ پیغام رسان کی نسبت پیغام سننے والا مطالب علمی کو بہتر سمجھے- (بہرحال پہنچانا ضروری ہے) کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان مرد (اور عورت) کے دل میں خیانت ومخالفت کا تصور بھی نہیں ہونا چاہئے-

۱- جو بھی عمل ہو صرف اور صرف اللہ ہی کی خوشنودی کے لئے انجام دینا- (شریک قرار دینا خیانت ہے)

۲- مسلمان رہنماؤں کی خیرخواہی اور حمایت کرنا- (چونکہ مخالف خیانت

ہے)

۳- ہمیشہ مسلمان رہنماؤں کی جماعت سے وابستہ رہنا- (ان سے علیحدگی خیانت ہے)

۱۱۲ - پیاز میں تین خاصیتیں ہیں

عن الحسن بن علی الکسائی عن میسّر بیّاعُ الزّطیّ وکان خالہ قال' سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول' کلوُاالبصَل فانّ فیہ ثلاثُ حضالٍ' یُطیبُ النّکھتہ ویشدّ اللّثتہ' ویزید فی الماءِ والجماع- (الخصال ج۱ ص۱۷۶- حدیث۲۰۰)

حسن بن علی کسائی نے اپنے ماموں میسّر غلام فروش سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ فرماتے ہوئے سنا' تمہیں پیاز کھانا چاہئے اس میں تین خاصیت ہیں-

۱- منہ کو خوشبودار بناتی ہے-

۲- مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے-

۳- منی اور جنسی قوت کو بڑھاتی ہے-

۱۱۳ -تین چیزیں فہم وبصیرت کی علامت ہیں

قال ابوالحسنِ' علیہ السلام' من علاماتِ الفقہِ الحلم والعلمُ والصّمتُ' ان الصمت باب من ابواب الحکمۃِ'

وان الصّمتَ یکسبُ المحبتہَ (و) انہ دلیل علی کل خیرٍ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۶۔ حدیث ۲۰۲)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ (تین چیزیں) فہم وبصیرت کی علامات میں سے ہیں۔

۱۔ بردباری

۲۔ علم

۳۔ خاموشی

اس میں شک نہیں کہ خاموشی "حکمت" کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ خاموشی حصول محبت کا ذریعہ ہے اور تمام خیروخوبی کی راہنما ہے۔

۱۱۴۔ تین چیزوں کو دم کرنا مکروہ ہے

عن الحسین بن مصعب قال، قال ابو عبد اللہ علیہ السلام، یُکرِہُ النَّفخُ فی الرُّقیٰ، والطعام، وموضعِ السّجود۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۶۔ حدیث ۲۰۳)

حسین بن مصعب کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تین چیزوں پر دم کرنا مکروہ (ناپسندیدہ) ہے۔

۱۔ (جادو، ٹوٹکا) منتر کی چیزیں پڑھ کر پھونکنا۔

۲۔ غذا کو پھونکنا

۳۔ سجدہ گاہ کو پھونکنا۔

۱۱۵۔ جن کی طبیعت میں تین چیزیں ہیں وہ جہنمی ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال، ثلاثٌ اذا کُنَّ فی الرّجل فلا تَحرَجَ ان تقولَ، اِنّہُ فی جھنّمِ الجفآء، والجبنُ، والبخلِ۔ وثلاث اذا کُنَّ فی المرأۃِ فلا تَحرَجْ ان تقولَ اَنھّا فی جھنمِ البذآء، والخُیَلاءُ والفجَرِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۷۔ ح ۲۰۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس مرد کی طبیعت میں تین صفتیں پائی جائیں تو پروا کئے بغیر کہہ سکتا ہے۔ "وہ جہنمی ہے"

۱۔ ظلم

۲۔ بزدلی

۳۔ کنجوسی

اور جس عورت کی طبیعت میں تین اوصاف پائے جائیں تو پروا کئے بغیر کہہ سکتا ہے "وہ جہنمی ہے"

۱۔ بدزبان

۲۔ خودپسند

۳- اور آلودہ دامن

۱۱۶ -حرام کمائی پر خداوند عالم تین چیزیں مسلط کرتا ہے

عن هشامِ بنِ الحَکَمِ، عن ابی عبدالله علیه السلام قال- من کَسَبَ مالاً مِنْ غیرِ حِلٍّ سَلَّطَ اللهُ علیهِ البِناءَ، والماءَ، والطِّینَ- (الخصال ج۱- ص۱۷۷- حدیث۲۰۵)

ہشام ابن حکم کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی حرام ذریعے سے مال و دولت حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ (تین چیزوں کو) مسلط کرکے فنا کردیتا ہے-

۱- عمارت کو مسلط کرتا ہے- (جیسے دیوار گرنا، دھنس جانا، جلنا وغیرہ)

۲- پانی کو مسلط کرتا ہے-

۳- مٹی مسلط کرتا ہے- (جیسے آتش فشاں پہاڑ پھٹنا، تودے گرنا)

۱۱۷ مؤمن کا آرام وسکون تین چیزوں میں ہے

عن مُطَرِّف مولیٰ مَعن، عن ابی عبدالله علیه السلام قال، ثلاثةٌ للمؤمنِ فیهن راحةٌ، دارٌ واسعةٌ تُواری عورتَه وسوءَ حالِه من الناسِ، وامرأةٌ صالحةٌ تعینه علی امرِ الدنیا والاخرةِ، وابنةٌ اواُختٌ یخرجها من منزله بموتٍ او بتزویجٍ- (الخصال ج۱- ص۱۷۷- حدیث۲۰۶)

معن کے غلام مطرف کہتے ہیں کہ مومن کا سکون و آرام تین چیزوں میں ہے-

۱- کشادہ گھر، جس میں اس کے ناموس کی شرم وحیا اور بدحالی چار دیواری کے اندر لوگوں کی نظر سے محفوظ رہے-

۲- باکردار بیوی- جو اس کے دنیا اور آخرت کے امور میں مددگار ثابت ہو-

۳- اس کی لڑکی یا بہن، جو موت سے یا شادی کے ذریعہ باعزت و آبرو گھر سے رخصت ہو جائے-

۱۱۸ -تین چیزیں میسر ہونا مرد کی خوش نصیبی ہے

عن عبدالله بن مسکان یرفعه الی علی ابن الحسین علیهما السلام انه قال، من سعادةِ المرءِ ان یکونَ مَتجَرُه فی بلادِه، ویکون خلطائه صالحینَ، ویکون له ولد یستعین بهم- (الخصال ج۱- ص۱۷۸- حدیث۲۰۷)

عبداللہ ابن مسکان یہ حدیث حضرت امام زین العابدین علیہ السلام تک روایوں کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا- مرد کی خوش نصیبی تین چیزوں میں پوشیدہ ہے کہ-

۱- اس کے کاروبار اور تجارت کے وسائل اپنے وطن میں میسر ہوں-

۲- اس کے دوست واحباب باکردار اشخاص ہوں-

٣- ایسا فرزند نصیب ہو جو اس کی زندگی میں مددگار ثابت ہو۔

١١٩ - تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی

عن الولید بن صبیح وعن ابی عبداللہ علیہ السلام قال،
کنتُ عندہ وعندَہُ جفنۃٌ من رُطبٍ فجاءَ سائلٌ فاعطاہ، ثم
جاءَ سائلٌ اخرُ فاعطاہ، ثم جاءَ اخرُ فاعطاہ، ثم جاء اخرُ
فقال، وسّع اللہ علیکَ ثم قال اِنّ رجلاً لوکانَ لہ مالٌ
یبلغُ ثلاثینَ او اربعینَ الفاً، ثم شاءَ انَ لاّ یبقیٰ منہ شئٌ
الاّ قسمہ فی حقٍ فعل فیبقی لا مالَ لہ، فیکون ثلاثۃٌ
الذین یرُدُّ دعاؤھم علیھم قال، قلتُ جعلتُ فداکَ من
ھم؟ قال رجل رزقہُ اللہ عزّوجلّ مالاً فانفقہُ فی وجوھہٖ
ثم قال ربّ اُرزُقنی، فیقولَ اللہُ عزّوجلّ اولَمْ اَرزُقکَ؟

ورجلٌ دعا علی امرأتہٖ وھی ظالمۃٌ لہ فیقال لہ، الم
اَجعَلَ امرَھا بیدِکَ؟ ورجلٌ جلس فی بیتہ وترک الطّلبَ
ثم یقول یاربّ ارزقنی، فیقول اللہُ عزّوجلّ الَمْ اجعلْ لکَ
السّبیلَ الیَ الطلبِ لِلرزقِ - (الخصال ج۱- ص۱۷۸-
حدیث۲۰۸)

صبیح کے بیٹے ولید کہتے ہیں کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور ان کے سامنے چھوٹی سی تھالی بھر کھجور رکھے
ہوئے تھے۔ ایک سائل آیا تو کچھ اس کو دے دیئے۔ پھر دوسرا مانگنے والا
آیا اس کو بھی دے دیئے، اتنے میں تیسرا پہنچا اس کو بھی عطا فرمادیئے۔
جب وہ نکل گیا چوتھا آیا اس کو بھی عطا فرمائے اور اس کے حق میں دعا
کی۔ "خدا تمہارے رزق میں وسعت دے۔"

بعد ارشاد فرمایا (سنو) اگر کسی آدمی کے تیس ہزار یا چالیس ہزار
(یعنی ہزاروں کی تعداد میں) مال و دولت موجود ہوں اور اس دولت کو راہ
حق میں تقسیم کرنا چاہتا ہو یہاں تک کہ کوئی چیز اس کے پاس باقی نہ رہ
جائے اور ناداری سے دوچار ہوجائے اب یہاں سے لوگ تین گروہ میں
منقسم ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں مسترد کرتا ہے۔ میں نے
عرض کیا آپ پر قربان ہوجاؤں وہ کون کون ہیں؟ فرمایا۔

١- خداوند عالم کسی کو مال و دولت فراہم کردے اور وہ تماما" راہ خدا میں
خرچ کردے۔ پھر وہ دعا کرتا ہے۔ "پروردگار مجھے روزی دے۔" خداوند
عزوجل اس کے جواب میں فرماتا ہے "کیا میں نے تم کو روزی نہیں دی
تھی؟"

٢- وہ مرد جس کی بیوی نافرمانی اور ظلم کرتی ہے اور شوہر بددعا کرتا ہے۔
(کہ مجھے اس کے شر سے نجات دے) پس خدا فرماتا ہے کیا میں نے اس

کو طلاق دینے کا مکمل اختیار نہیں دیا تھا؟

۳- وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیکار ہو اور روزی کی تلاش میں باہر جانا ترک کردے اور دعا کرے کہ (پروردگار مجھے روزی پہنچادے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- "کیا میں نے رزق کی تلاش میں باہر جانا اور کوشش کرنا تمہارے لئے لازم قرار نہیں دیا تھا؟

۱۲۰ -رسول خداؐ ہر مہینے تین دن روزے رکھتے تھے

عن علی بن ابی حمزۃ، عن ابیہ قال، سئلت، ابا عبداللہ علیہ السلام عما جرت بہ السنۃ فی الصوم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال، ثلاثۃ ایام فی کل شہر، خمیس فی العشر الاول، واربعاء فی العشر الاوسط، وخمیس فی العشر الاخیر، یعدل صیامہن صیام الدہر لقول اللہ عزوجل، من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا، فمن لم یقدر علیہا لضعف فصدقتہ درھم افضل لہ من صیام یوم- (الخصال ج۱- ص۱۷۹- حدیث۲۰۹)

ابی حمزہ اپنے باپ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا روزے کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کیا تھی؟ فرمایا ہر مہینے تین دن روزے رکھتے تھے-

۱- پہلے عشرے کی جمعرات کے دن-

۲- دوسرے عشرے میں بدھ کے روز-

۳- آخری عشرے کے جمعرات کے دن-

ان تین دنوں کے روزے تمام سال روزہ رکھنے کے برابر ہیں- چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی ایک نیکی کرے اس کو دس گنا صلہ دیتا ہے- اگر کوئی کمزوری کے باعث ان دنوں میں روزے نہ رکھ سکے، تو ہر روزے کے بدلے ایک درہم صدقہ دیا جائے تو ایک دن کے روزے کے ثواب سے زیادہ اجر ملتا ہے-

۱۲۱ -مومن کی تفریح ودلچسپی تین چیزوں میں ہونی چاہئے

عن زرارۃ بن اعین، عن ابی جعفر علیہ السلام قال، لھو المومن فی ثلاثۃ اشیاء، وبالتمتع بالنساء، ومفاکھتہ الاخوان، والصلاۃ باللیل- (الخصال ج۱- ص۱۷۹- حدیث۲۱۰)

زرارہ ابن اعین کہتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مومن کی تفریح و مشغلہ تین چیزوں میں ہے-

۱- عورتوں سے لذت حاصل کرنا-

۲- دینی بھائیوں کے ساتھ مذاق کرنا-

۳- اور نماز شب بجالانا-

۱۲۲۔ تین صفات کا حامل دنیا کے تمام خیر وسعادت کا مالک ہے

عن ابی درداء قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اصبح معافی فی جسدہ' امناً فی سربہ عندہ قوت یومہ' فکانما حیزت لہ الدنیا' یا بن خثعم یکفیک منھا ماسد جوعتک' ووادی عورتک' فان یکن فی بیت یکنک فذالک!! وان تکن دابۃ ترکبھا فبخ' فلق الخبز' وماء الجر وما بعد ذالک حساب علیک' او عذاب۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۸۰۔ حدیث۲۱۱)

ابی درداء کہتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تین چیزیں موجود ہوں وہ اس شخص کی مانند ہے جسکے پاس دنیا وآخرت کی تمام خیر وخوبی موجود ہوں۔

۱۔ جس کا بدن صحت وسلامت ہو۔

۲۔ جس کی جان مال محفوظ ہو۔

۳۔ جس کے ہاں روزمرہ ضرورت کی خوراک موجود ہو۔

اے خثعم کے بیٹے دنیا سے اس قدر خوراک لے لو جتنا کہ تم بھوکے نہ رہو اور اتنی پوشاک لے لو کہ تم بدن ڈھانپ لو۔ اس کے علاوہ سر چھپانے اور سردی گرمی سے بچنے کے لئے گھر میسر ہو تو کیا کہنا۔ اس سے بڑھ کر سواری کا انتظام ہو تو تمہیں مبارک ہو۔ غرض بھوک مارنے کے

لئے روٹی کا ٹکڑا' پیاس بجھانے کے لئے چلو بھر پانی تمہارے لئے کافی ہے اس سے زیادہ ہو تو (حلال مال کا) حساب اور حرام مال کا عذاب ہوگا۔

۱۲۳ - خداوند عالم کے نزدیک سب سے بہتر اعمال تین ہیں

عن عبد اللہ بن مسعود قال' سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ای الاعمال احب الی اللہ عزوجل قال' الصلوۃ لوقتھا قلت ثم ای شی قال برالوالدین' قلت ثم ای شی' قال الجھاد فی سبیل اللہ عزوجل - (الخصال ج۱۔ ص۱۸۱۔ حدیث ۳۱۳)

عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل خدائے عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا (تین چیزیں زیادہ پسندیدہ ہیں)

۱۔ نماز وقت کی پابندی سے پڑھنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل محبوب خدا ہے۔ فرمایا۔

۲۔ ماں باپ کے حق میں نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل خدا کا پسندیدہ ہے۔ فرمایا۔

۳۔ خدائے عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔

۱۲۴ - امام رضاؑ اپنے زائرین کو تین وحشت مقامات سے نجات دلائیں گے

قال الرضا علیہ السلام: مَنْ زارَنی علٰی بُعْدِ داری اَتَیتُہ یومَ القیامۃِ فی ثلاثِ مواطِنَ حتّٰی اُخَلِّصَہٗ من اھوالِھا، اذا تطائرتِ الکُتُب یمیناً وشمالاً، وعند الصّراطِ وعندَ المیزانِ۔ (الخصال ج۱- ص۱۸۵- حدیث۲۲۰)

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں جو کوئی میری غربت کے پیش نظر میری زیارت کرے تو میں قیامت کے دن تین مقامات پر اس سے ملاقات کروں گا تاکہ اس کو خوف وہراس اور وحشت ناک حالت سے نجات دلادوں۔

۱- جبکہ لوگوں کے نامہ اعمال دائیں بائیں طرف ہوا میں اڑنے لگیں۔

۲- پل صراط کے قریب۔

۳- جہاں عدل الٰہی کا میزان قائم ہو۔

۱۲۵ - امام محمد باقر علیہ السلام نے تین دستور پیش کئے

عن سفیانِ الثّوری قال: لقیتُ الصّادق بن الصّادقِ جعفر بن محمّد علیھما السّلام فقلتُ لہ یابن رسولِ اللہ اَوصِنی فقال لی یا سفیانُ لامروۃَ لِکذوبٍ، ولا اخَ لِملوکٍ، ولا رأفتہ لحسودٍ، ولا سوددَ لِسیٔ الخلقِ۔ (الخصال ج۱- ص۱۸۶-

سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں صادق ابن صادق (یعنی) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا اور میں نے آنحضرت سے عرض کیا- اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کچھ نصیحت کریں آپ نے فرمایا-

پہلا دستور

۱- جھوٹ بولنے والوں میں انسانیت اور مردانگی نہیں ہوتی-

۲- بادشاہوں (حکمرانوں) کا کوئی دوست نہیں ہوتا-

۳- حسد کرنے والے کو آرام وسکون نصیب نہیں ہوتا-

۴- اور بداخلاق شخص کبھی بلند مقام پر نہیں پہنچ سکتا-

فقلت یابنَ رسول اللہ زِدْنِی؟ فقال لی یا سفیانُ ثِقْ باللہِ تَکُنْ مُؤمِنًا، وارْضِ بما قسَمَ اللہُ لکَ تکنْ غنیًّا، واحسن مُجاورۃَ من جاورتہُ تکنْ مُسلِمًا، ولا تصحبِ الفاجرِ فیعلّمکَ من فُجُورِہٖ، وشاوِرْ فی امْرِکَ الّذِیْنَ یخشونَ اللہَ عزّوجلّ-

دوسرا دستور

میں نے عرض کیا اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرمائیں- فرمایا اے سفیان

۱- خدا پر مکمل بھروسہ رکھو تاکہ تم مومن بنو۔

۲- جو کچھ خدا نے تمہارے لئے تقسیم کیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ تاکہ تم بے نیاز ہو جاؤ۔

۳- جس کے پڑوس میں رہو تو اس ہمسایہ کے حق میں نیکی کرو تاکہ تم مسلمان بنو۔

۴- گناہ میں آلود شخص کے ساتھ ہم نشینی اختیار مت کرو وہ تم کو بدکاری کی تعلیم دے گا۔

۵- تم اپنے امور میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو خدائے عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

فقلت یا بنَ رسول اللہ زِدْنی، فقال لی یا سفیانُ من ارادَ عزّاً بلا عشیرۃٍ وغنیً بلا مالٍ وھیبۃً بلا سلطانٍ فلینقل من ذُلِّ معصیتہِ اللہ الی عزِّ طاعتہٖ۔ فقلت لہ زِدْنی یا بنَ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ فقال لی، یا سفیانُ امرنی والدی علیہ السلامُ بثلاثَ ونہانی عن ثلاثَ، فکان فیما قال لی یا بُنیَّ من یصحبَ السّوءَ لا یَسْلَمْ، ومن یدخُلْ مداخلَ السُّوءِ یتّہمُ، ومن لا یملکْ لسانہٗ یندمُ ثمّ انشدنی۔ (فقال) علیہ السلام

عَوِّدْ لسانک قولَ الخیرِ تحظَ بہٖ
انّ اللسانَ لما عوّدتَ یعتادُ
مُوَکّلٌ بتقاضی ما سننتَ لہٗ
فی الخیرِ والشرِ فانظُرْ کیفَ تعتادُ

(الخصال ج ۱- ص ۱۸۶- حدیث ۲۲۲)

تیسرا دستور

میں نے عرض کیا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے علم میں اور اضافہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے سفیان! جو کوئی خاندان وقبیلے کے بغیر عزت کے مقام پر پہنچنے کا خواہش مند ہو اور مال ودولت کے بغیر بے نیاز ہونے کا متمنی ہو، قدرت وتسلط کے بغیر دلوں میں رعب بٹھانے کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیئے کہ گناہ کے بھاری بوجھ اور ذلت سے نکل کر اطاعت خدا کی عزت واحترام کے حدود میں منتقل ہو جائے۔ پھر میں نے عرض کیا اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند اور اضافہ فرمایئے۔ پس فرمایا۔ میرے والد نے مجھے تین چیزوں کا حکم دیا کہ بجا لاؤں اور تین چیزوں سے منع فرمایا۔ وہ یہ ہیں۔

۱- اے میرے بیٹے جو کوئی بدکردار لوگوں کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرے وہ اپنے آپ کو برائیوں سے بچا نہیں سکتا۔

۲- جو کوئی مقام تہمت اور گناہ میں داخل ہو جائے وہ بدنام ہو جائے گا۔

۳- جس شخص کے قابو میں اپنی زبان نہیں وہ شرمندہ اور پشیمان ہوگا۔

اس کے بعد آپ نے ایک شعر پڑھ کر سنایا۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے)

تم اپنی زبان کو ہمیشہ اچھی بات بولنے کی عادت پر مجبور کرو۔ اس میں شک نہیں کہ زبان کو جس چیز کی عادت ڈالیں وہ اس چیز کو جلد قبول کر لیتی ہے۔

جس طریقے پر تم زبان کو چلانا چاہو وہ تمہارے حکم کو ماننے کے لئے آمادہ ہوتی ہے۔ پس تمہاری مرضی ہے اس کو خیر کی عادت ڈالو یا شر اور برائی کی۔

۱۲۶ - باپ پر بیٹے کے تین حق ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، من حَقِ الوَلَدِ علی وَالِدِہٖ ثلاثۃٌ، یُحَسِّنُ اِسمَہٗ، ویُعَلِّمُہُ الکِتابَۃَ، ویُزَوِّجُہٗ اِذا بلَغَ۔ (مکارم الاخلاق ص ۲۲۰)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ باپ کے ذمہ بیٹے کے تین حق ہیں۔

۱- اس کا بہترین نام تجویز کرنا۔

۲- اس کو خط وکتابت کی تعلیم دینا۔

۳- جب بالغ ہو تو اس کی شادی کرنا۔

۱۲۷ - تین اشخاص آنکھ جھپکنے کیلئے بھی کافر نہیں ہوئے

عن جابرِ بنِ عبد اللہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ثلاثۃٌ لَمْ یَکفُروا بِالوحیِ طرفۃَ عینٍ، مُؤمِنُ آلِ یٰسین، وعلیُ بنِ ابی طالبٍ، وآسیۃُ امرأۃِ فِرعَونَ۔

(الخصال ج۱- ص۱۹۲- حدیث ۲۳۰)

جابر بن عبد اللہ راوی ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین اشخاص آنکھ جھپکنے کے لئے بھی وحی الٰہی (یعنی آسمانی کتب اور ان میں موجود احکام) سے انکار نہیں ہوئے۔

۱- مومن آل یٰسین

۲- جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام

۳- آسیہ زوجۂ فرعون

۱۲۸ - اس شخص کا صلہ جس کی تین بیٹیاں ہوں

قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، مَن کُنَّ لَہٗ ثلاثَ بناتٍ فَصَبَرَ عَلیٰ لَاْوائِہِنَّ وضرّائِہِنَّ وسرّائِہِنَّ کُنَّ لَہٗ حِجاباً یومَ القیامۃِ۔ (الخصال ج۱- ص۱۹۲- حدیث ۲۳۱)

جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی پرورش دیکھ بھال اور غم وشادی اور تحفظ کے معاملات میں صبر وتحمل سے کام لے تو قیامت کے دن

اس کو جہنم کی آگ اور عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔

۱۲۹ ۔تین چیزیں قیامت کے دن شکایت کریں گی

عن جابر قال، سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول، یَجِیٔ یومَ القیامۃِ ثلاثۃٌ یشکُونَ الی اللہِ عزّوجَلّ، المصحفُ، والمسجدُ، والعترۃ، یقولُ المصحف یا ربِ حرّقونی ومزّقونی ویقولُ المسجدُ یاربِ عطّلونی وضیّعونی، وتقولُ العترۃُ یاربِّ قتلونا، وطرّدونا، وشرّدونا، فاَجثوا للرُکبتینَ للخُصومۃِ فیقولُ اللہُ جلّ جلالُہ لی انا اولٰی بذالکَ۔ **(الخصال ج۱۔ ص۱۹۳۔ حدیث ۲۳۲)**

جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا قیامت کے دن تین چیزیں محشر کے میدان میں آئیں گی اور بارگاہ خداوندی میں شکایت کریں گی یہ تین چیزیں قرآن، مسجد اور عترت ہیں۔

۱۔ قرآن کہے گا کہ پروردگار لوگوں نے مجھے جلادیا اور پارہ پارہ کردیا۔ (یعنی قرآن میں موجود احکام معطل کئے گئے اور ان پر عمل نہیں کیا گیا۔)

۲۔ مسجد کہے گی پروردگار مجھے خالی چھوڑدیا گیااور میرے حقوق ضائع کئے گئے۔

۳۔ عترت (اھل بیتؑ) پیغمبرؐ کہے گی اے پالنے والے ہمیں قتل کیا گیا

ملک بدر کردیا گیا۔

اب ہم دھرنا دے کر احتجاج کے لئے یہاں بیٹھے ہیں تاکہ ہمارے مخالفین سے ہمارے حقوق دلادے اور عدل وانصاف فراہم کردے۔ اس وقت اللہ تعالٰی فرمائیں گے تمہاری فریاد رسی کے لئے میری عدالت ہی کافی ہے۔

۱۳۰ ۔ ایمان تین چیزوں پر مشتمل ہے

عن ابی صلت الھَرَوِیّ قال، سئلتُ الرّضا علیہ السلام عن الایمانِ فقال، الایمانُ عقدٌ بالقلبِ، ولفظٌ باللّسانِ، وعملٌ بالجوارِحِ و لایکونُ الایمانُ الاّ ھکذا ۔ **(الخصال ج۱۔ ص۱۹۶۔ حدیث ۲۴۰)**

اباصلت ہروی (خادم امام ہشتم) کہتے ہیں میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایمان کی حقیقت کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ (ایمان تین چیزوں پر مشتمل ہے)

۱۔ ایمان ایک عقیدہ ہے جو دل میں پایا جاتا ہے۔

۲۔ ایک گفتار ہے جو زبان سے جاری ہوتا ہے۔

۳۔ ایک کردار ہے جو بدن کے تمام اعضاء وجوارح سے صادر ہوتے ہیں۔

(اس کے بعد (فرمایا) ایمان کی حقیقت ان تین چیزوں کے سوا اور

کچھ نہیں۔

توضیح

مصنف **الخصال** جناب بابویہ قمی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ خدا کی وحدانیت، پیغمبر کی نبوت اور اس کے بارہ جانشینوں کی امامت وولایت پر عقیدہ رکھنے کا نام ایمان ہے۔

جب نورایمان ومعرفت سے انسان کا دل روشن ہوجاتا ہے تو اس کا اثر ظاہری اعضاء (زبان، کان، ہاتھ، پاؤں، آنکھ حتیٰ کہ تمام حرکات وسکنات) پر ظہور پذیر ہوتا ہے اس کے بعد بندۂ خدا کے ظاہری افعال اس کے باطنی عقیدت ومعرفت سے ہم آہنگ ہوتے ہیں جب ظاہروباطن کا تضاد ختم ہوجاتا ہے تو اسی کیفیت کو حقیقت ایمان اور ایمان کا اعلیٰ درجہ کہا جاتا ہے۔

۱۳۱ ۔ تین اشخاص بہشت میں داخل نہیں ہوسکتے

عن ابی عبدِ اللہ علیہ السّلام قالَ ثلاثۃٌ لا یدخلونَ الجَنّۃَ السّفّاکُ وشاربُ الخَمرِ ومَشّاءٌ بِنَمِیمَۃٍ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۹۷۔ حدیث۲۴۴)

حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۔ خون بہانے والا قاتل

۲۔ شراب خور

۳۔ چغل خوری کے لئے لوگوں کے درمیان پھرنے والا۔

۱۳۲ ۔ جس کے تین بیٹے مرجائیں وہ جنتی ہے

عقبہ بن عامرٍ یقولُ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من ثَکَلَ ثلاثۃَ من صُلبِہٖ فَاَحتَسَبَھُم علی اللہِ عزّوجلّ وجبتَ لہُ الجنّۃِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۹۸۔ حدیث۲۴۵)

عامر کے بیٹے عقبہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین بیٹوں کے مرنے کے داغ سے متاثر ہوا ہو اور اس نے اس جدائی کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہو۔ (یعنی صبر سے کام لیا ہو) تو خدا اسکو یقیناً جنت میں داخل کرتا ہے۔

۱۳۳ ۔ خدا تین افراد پر نظر رحمت نہیں کرے گا

ثَلٰثٌ لاَ ینظرُ اللّٰہُ الیھِم العاملُ بِالظُّلمِ والمُعِینُ علیہِ والرّاضی بِہٖ۔

تین افراد ایسے ہیں جن پر قیامت کے دن خداوندعالم نظر رحمت نہیں کرے گا۔

۱۔ ظالم

۲۔ ظالم کے مددگار

۳- ظالم کے ظلم پر راضی ہونے والا

۱۳۴ ـ رسول خدا کی پیغمبری کا تین چیزوں سے آغاز ہوا

عن ابی عمامۃ قال: قلت یا رسول اللہ ما کان بدء امرک قال دعوۃ ابی ابراہیم وبشری عیسی بن مریم ورأت امی انہ خرج منہا شیٔ اضائت منہ قصور الشام۔

(الخصال ج۱- ص ۱۹۴- حدیث ۲۳۶)

ابو عمامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ کی نبوت کے کام کا کس چیز سے آغاز ہوا؟ فرمایا (تین چیزوں سے ابتدا ہوئی)

۱- میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت سے۔

۲- جناب مریم کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے۔

۳- میری والدہ (آمنہ بنت وہب) کے خواب سے جو کہ انہوں نے اس طرح دیکھا تھا کہ ایک نور ان سے خارج ہوا جس سے مملکت شام کے تمام محلات روشن ہوگئے ہیں۔

توضیح

صاحب کتاب **الخصال** اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی دعا خداوند عالم نے اپنے کلام میں نقل فرمائی ہے۔ ربنا

وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم

"اے ہمارے پالنے والے (مکہ میں) انہیں میں سے ایک رسول کو بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور آسمانی کتاب اور عقل کی باتیں سکھائے اور ان (کے نفوس) کو پاکیزہ کردے۔ بیشک تو ہی غالب اور صاحب تدبیر ہے"۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۲۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا اس آیت میں ذکر کیا گیا۔ **اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یأتی من بعد اسمہ احمد۔** (سورۂ صف آیت ۶) "جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا۔ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا ہوں۔ کتاب توریت میرے سامنے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جن کا نام احمد ہوگا (وہ) میرے بعد آئیں گے۔"

۱۳۵ ـ تین سگے بھائیوں کی ولادت میں دس دس سال کا فاصلہ ہوا تھا

عن ابی صالح عن ابن عباس قال: کان بین طالب وعقیل عشر سنین وبین عقیل وجعفر عشر سنین وبین جعفر

وعلیٌ علیہ السلام عشرَ سنینٍ وکان علیٌ اصغرَہم ۔

(الخصال ج۱۔ ص۱۹۸۔ حدیث۲۴۸) ابوصالح راوی کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا۔

۱۔ جناب ابوطالب علیہ السلام اور جناب عقیل علیہ السلام کی ولادت کے درمیان دس سال کا فاصلہ ہوا تھا۔

۲۔ جناب عقیل علیہ السلام اور جعفر (طیار) علیہ السلام کے درمیان دس سال کا فاصلہ ہوا تھا۔

۳۔ جناب جعفر اور حضرت علی (علیہما السلام) کے درمیان ولادت کا فاصلہ دس سال رہا۔ اور حضرت علی علیہ السلام تمام بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔

۱۳۶ ۔ مانگنے کے تین اثرات ظاہر ہوتے ہیں

عن علیٍ بن ابی طالب علیہ السلامُ قال، قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لابی ذرٍ رحمتہُ اللہِ علیہِ یا اباذرٌ ایاکَ والسئوالِ فانہٗ ذلٌ حاضرٌ وفقرٌ تتعجلہٗ وفیہ حسابٌ طویلٌ یومَ القیامتہِ۔

یا اباذرٌ تعیشُ وحدکَ وتموتُ وحدکَ وتدخلُ الجنتہَ وحدکَ یسعدُ بکَ قومٌ منَ اھلِ العراقِ یتولّونَ غسلک

ودفنکَ وتجھیزکَ یا اباذرٌ لا تسئل بکفکَ وانِ اتاکَ شئیٌ فاقبلہٗ۔ (الخصال ج۱۔ ص۲۰۰۔ حدیث۲۴۹)

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاری سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا۔

۱۔ اے اباذر! خبردار کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اس میں ذلت وخواری ہے۔

۲۔ مانگنے والا جلد فقرونا داری میں مبتلا ہوتا ہے۔

۳۔ اور قیامت کے دن اس کا حساب وکتاب لمبا ہوگا۔

اے اباذر تم تنہائی میں زندگی بسر کروگے۔ تنہائی کی حالت میں مروگے۔ اور تنہا بہشت میں داخل ہوگے اور اہل عراق کے ایک گروہ تمہاری وجہ سے خوش نصیب ہوں گے کہ یہ لوگ (یعنی مالک اشتر اور ان کے ساتھی) تمہارے غسل اور تجہیز وتکفین کے متکفل ہوں گے۔

اے اباذر مانگنے کے ارادے سے کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا۔ اگر کسی نے اپنی طرف سے کچھ دیا تو اسے قبول کرلینا۔

۱۳۷ ۔ بدترین گروہ تین ہیں

ثم قال علیہ السلام لاصحابہ، الا اُخبرُکم بشرارِکم؟ قالوا بلی یارسولَ اللہِ قالَ المشاؤنَ بالنمیمتہِ المفرقونَ بین

الاَحِبّتہِ البَاغُوْنَ لِلْبُرَاۤءِ الْعَیْبَ - (الخصال ج۱- ص۲۰۰- حدیث۲۴۹)

(اباذر سے خطاب کرنے کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا- واضح ہو، کیا میں تمہیں آگاہ کردوں کہ تمہارے درمیان بدترین انسان کون ہے؟ اصحاب نے عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیے! فرمایا-

۱- بدترین شخص وہ ہے جو چغل خوری کے لئے لوگوں کے درمیان پھرتے ہیں-

۲- دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالتے ہیں-

۳- پاک دامن افراد کی عیب جوئی کرتے ہیں-

۱۳۸ - تین چیزیں خوش نصیب مسلمان کی علامت ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، من سَعَادَۃِ المُسْلِمِ سَعَتَہَ الْمَسْکَنُ، والجارِ الصَّالِحِ، والمَرْکَبَ الْھَنِیْءَ- (الخصال ج۱- ص۲۰۱- حدیث۲۵۲)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تین چیزیں) مسلمان کی خوش بختی کی علامت ہیں-

۱- اس کا گھر وسیع ہو-

۲- اس کا ہمسایہ صالح ہو-

۳- آمدورفت کے لئے تیز رفتار آرام دہ سواری ہو-

۱۳۹ - دو مسلمان کو ناراضگی کی حالت میں تین دن سے جدا رہنا جائز نہیں

قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لایَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثَ-

عن ابی جعفر علیہ السلام انہ قالَ مامِنْ مؤمِنَیْنِ اِھْتَجَرَا فوقَ ثلاثَ اِلّا بَرِئْتُ منھُما فی الثَّالِثَۃِ، فقیل لہ یا بنَ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ھٰذا حالُ الظَّالِمِ، فما بالُ الْمَظْلُوْمِ؟ فقال علیہِ السلام، مابالُ المَظْلُوْمِ لا یَصِیْرُ اِلیَ الظَّالِمِ فیقولُ، اَنَا الظَّالِمِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا - (الخصال ج۱- ص۲۰۱- حدیث۲۵۰-۲۵۱)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا- مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے ناراضگی کی حالت میں کنارہ کشی اختیار کرے-

(اس کے علاوہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا دو مومن تین دن سے زیادہ ایک دوسرے سے ناراض ہوکر الگ تھلگ رہیں تو تیسرے دن میں (محمد باقرؑ) ان دونوں سے بیزار ہوجاؤں گا- کسی نے آپ سے عرض

کیا۔ اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطاکار سے بیزاری تو سمجھ میں آتی ہے لیکن دوسرے سے آپ کیوں بیزار ہیں جب کہ وہ بے خطا اور مظلوم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ مظلوم (مصلحت کے پیش نظر) ظالم کے پاس کیوں نہیں جاتا تاکہ وہ اس سے کہے "میں بے قصور اور ظالم ہوں" اس طرح ان کے درمیان صلح وصفائی ہوگی (اور فتنہ وفساد کا سدباب بھی ہوجائے گا)

۱۴۰ ۔ خداوند عالم تین قسم کے لوگوں سے بات نہیں کرتا

عن ابی ذرٍّ، عن النبیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال، ثلاثۃٌ لا یُکلِّمُھُمُ اللّٰہُ، المنانُ الذی لایُعطی شیئاً اِلّا بِمِنّتِہٖ، والمُسبِلُ اِزارَہٗ، والمُنفِقُ سِلعَتَہٗ بِالحَلفِ الفاجِرِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۲۰۱۔ حدیث ۲۵۳)

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا قیامت کے دن تین افراد سے بات چیت نہیں کرے گا۔

۱۔ وہ احسان جتانے والا انسان، جو منت سماجت کے بغیر (نادار کو) کوئی چیز نہیں دیتا۔

۲۔ تکبر کے ساتھ دامن زمین پر کھینچتے ہوئے راستہ چلنے والا۔

۳۔ جھوٹی قسم کے ذریعہ اپنا تجارتی سامان بیچنے والا۔

۱۴۱ ۔ تین اعمال کے فوائد

عن انس بن مالک قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یوماً، یا انسُ اَسبِغِ الوُضُوءَ تَمُرَّ عَلَی الصِّراطِ مَرَّ السَّحابِ، اَفشِ السَّلامَ یَکثُرُ خَیرُ بَیتِکَ، اَکثِر مِنَ صَدَقَۃِ السِّرِّ فاِنّھا تُطفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ عَزّوجلَّ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۹۸۔ حدیث ۲۴۶)

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تین چیزوں پر عمل کرو)

۱۔ وضو مکمل کرو۔ (شرائط وضو کے ساتھ پانی تمام اعضاء تک پہنچاؤ) تاکہ تم ہلکے بادل کی طرح پل صراط سے گزر جاؤ۔

۲۔ واضح طور پر گھر والوں کو سلام کرو تاکہ تمہارے گھر میں خیر وبرکت زیادہ ہو۔

۳۔ مخفی صدقہ زیادہ دیا کرو۔ ایسا صدقہ پروردگار کے غیظ وغضب کو دور کرتا ہے۔

۱۴۲ ۔ خدا کے نزدیک بہترین اعمال تین ہیں

سمعتُ اباعمرٍو الشیبانیَّ قال، حدّثنی عبدُاللہِ بنِ مسعودٍ عَنِ النَّبیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اِنَّ اَحَبَّ الاعمالِ

اِلَی اللّٰہِ الصَّلوٰۃُ، وَالبِرُّ، وَالْجِھَادُ ۔ (الخصال ج۱- ص ۲۰۴- حدیث۲۵۶)

عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اعمال (تین ہیں)

۱- نماز پڑھنا

۲- نیکی کرنا

۳- اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

۱۴۳ - لوگوں کی تین اقسام ہیں

عن کمیلِ بنِ زیادٍ قالَ، خرجَ اِلَیَّ علیُّ بنِ ابی طالبٍ علیہِ السّلامُ فَاَخَذَ بِیَدِی وَاَخْرَجَنی اِلَی الْجَبّانِ وجلسَ وَجَلَسْتُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہُ اِلَیَّ فقالَ، یاکمیلُ اِحفَظْ عَنّی مااَقولُ لَکَ، النّاسُ ثَلاثۃٌ عالِمٌ رَبّانِیٌّ، ومُتَعلّمٌ علیٰ سَبیلِ نَجاۃٍ، وَھَمَجٌ رُعاعٌ، اَتْباعُ کُلِّ ناعِقٍ، یَمیلونَ مَعَ کُلِّ رِیحٍ، لم یَسْتَضیئوا بِنورِالعِلمِ ولَمْ یَلجَئُوا اِلیٰ رُکنٍ وَثیقٍ۔ (الخصال ج۱- ص ۲۰۴- حدیث۲۵۷)

کمیل ابن زیاد علیہ الرحمتہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ

آبادی سے باہر صحرا کی طرف لے گئے جب وہاں پہنچے تو آپ بیٹھ گئے اور میں بھی بیٹھ گیا پھر سربلند کرکے میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اے کمیل جو کچھ میں تمہارے لئے کہتا ہوں اس کو اپنے دل ودماغ میں جگہ دو۔ (سنو) لوگوں کی تین اقسام ہیں۔

۱- عالم ربانی (جس کے علمی معیار ومراتب سب سے زیادہ ہوں)

۲- طالب علم جو راہ نجات کی تلاش میں آگے بڑھ رہا ہو۔

۳- باقی لوگ ان چھوٹے مچھروں کی مانند ہیں جو ہر آواز کے پیچھے بھاگے جاتے ہیں اور جس طرف ہوا چلتی ہے اسی طرف رخ کرتے ہیں یہ لوگ علم ودانش کے نور سے اپنی زندگی کو روشن بنانے کے قابل نہیں نہ کسی مضبوط ستون سے پناہ لینے (اور زندگی بنانے) کے اہل ہیں۔

۱۴۴ - علم اور اہل علم کے تین درجات

یاکمیلُ اَلْعلمُ خَیْرٌ مِنَ المالِ، العلم یحرُسُکَ وانتَ تَحْرُسُ المالَ، والمالُ تنقصہ النَّفَقَۃُ، والعلمُ یَزْکُوا عَلَی الاِنفاقِ۔ یاکمیلُ محبّۃُ العالِمِ دینٌ یُدانُ، بِہٖ تَکْسِبُ الطّاعۃَ فی حیاتِہ، وجمیلُ الاُحدُوثَۃِ بعدَ وَفاتِہ۔ فمَنفعۃُ المالِ تزولُ بِزَوالِہ۔

یا کمیلُ ماتَ خُزّانُ الاَموالِ، وھُمْ اَحیاءٌ والعلماءُ باقونَ

مابقیَ الدَّھرُ- اعیانھُم مفقودةٌ- وامثالھم فِی القلوبِ موجودة - (الخصال ج ۱- ص ۲۰۴- حدیث ۲۵۷)

۱- اے کمیل علم مال ودولت سے بہتر ہے کیونکہ علم ودانش تمہاری حفاظت کرتا ہے (اس کے برعکس) مال وثروت کی حفاظت تمہیں خود کرنی پڑتی ہے۔

۲- مال ودولت جتنا خرچ کروگے وہ کم ہوتا جائے گا۔ (اس کے برعکس) علم جس قدر زیادہ خرچ کرو اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔

۳- اے کمیل عالم دین کی محبت عین دین اور اس کی پیروی آئین زندگی ہے۔ لوگ اس کی حیات میں اطاعت الٰہی اور بندگی کے طریقے سیکھتے ہیں اور اس کی وفات کے بعد اس کے نیک آثار اور سیرت کی بقاء اور ان کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر مالدار کی دولت اس کے مرنے کے بعد نیست ونابود ہوجاتی ہے۔ اے کمیل مال ودولت جمع کرنے والے صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں لیکن اہل علم جب تک زمان ومکان موجود ہے ان کی یادگار باقی اور پائندہ رہتی ہے اگرچہ بظاہر ان کے جسم ہمارے نظروں سے غائب ہیں مگر ان کے تصور اور آثار علمی ہمیشہ کے لئے دل کی گہرائیوں میں محفوظ ہوتے ہیں۔

۱۴۵ - لوگ تین طریقوں سے خدا کی پرستش کرتے ہیں

قالَ الصّادِقُ جعفر بنِ محمّدٍ علیھما السلام - اِنَّ النّاسَ

یَعبدُونَ اللہَ عزّوجَلّ علی ثلاثَةِ اَوْجُہٍ فطبقَةٌ یعبدُونَہُ رَغبَةً فِی ثوَابِہٖ فتِلکَ عِبادَةُ الحُرَصَاءِ و ھُوَالطمعُ- وآخرونَ یعبدونَہ فرقاً من النارِ فتِلکَ عِبادَةُ العَبِیْدِ وَھِیَ الرَّھبَةُ ولکنّیْ اَعبدُہٗ حبّاً لّہٗ عزوجلّ فتِلکَ عِبادَةُ الکِرَامِ وھُوَالاَمْنُ لِقَولِہٖ وَھُمْ مِنْ فَزَعٍ یَّومَئِذٍ آمِنُوْنَ ولقولہ عزّوجلّ قل ان کنتم تحبونَ اللہَ فاتبعّونی یُحْبِبْکُمُ اللہ ویغفِرلَکُمْ ذنوبکم فمن احب اللہ احبہ اللہ عزوجل ومن احبہ اللہ عزوجل کان من الامنین- (العخصال ج ۱- ص ۲۰۶- حدیث ۲۵۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں یقیناً لوگ تین طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے ہیں۔

۱- ایک گروہ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تاکہ اس کے صلے میں اجر وثواب حاصل کرے یہ دل میں آرزو رکھنے والوں اور لالچیوں کی عبادت ہے۔

۲- اور ایک گروہ آتش جہنم سے نجات اور اس کے خوف کے پیش نظر پرستش کرتے ہیں۔ یہ غلامی اور خوف سے آزادی حاصل کرنے والوں کی عبادت ہے۔

۳- لیکن میرے دل میں خدائے عزوجل کی محبت والفت ہے اس لئے

میں اس کی پرستش کرتا ہوں یہ شریف النفس افراد کی عبادت ہے۔ جس
کے دل میں محبت خدا ہے اس کے لئے امن پناہ ہے چنانچہ قرآن مجید میں
فرمایا ہے۔ وھم من فزعٍ یومئذٍ اٰمنون "یہ لوگ آج کے دن
وحشت وخطرے سے پرامن ہیں"۔

خداوند عزوجل مزید فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم "کہہ دو اے پیغمبر اگر تم خدا سے
محبت کرنے کے خواہشمند ہو تو میری پیروی کیا کرو تاکہ خدا تم سے محبت
کرے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے"۔

پس جو کوئی خدا کو دوست رکھتا ہے خدا اسے دوست رکھتا ہے اور
جس کا اللہ دوست ہے (وہ دو جہان میں) آرام وسکون کے ساتھ زندگی بسر
کرنے والوں میں سے ہوگا۔

۱۴۶ ۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے تین شرط پر مہمانی قبول فرمائی

حدثنا علیٰ بن موسیٰ الرضا، عن ابیہ عن ابائہ عن علی
بن ابی طالبٍ علیھما السلام، انہ دعاہ رجل، فقال لہ
علیٌ علیہ السلام علیٰ ان تضمن لی ثلاث خصالٍ قال، و
ما ھی یا امیرالمؤمنین قال لا تدخل علینا شیئاً من

الخارج، ولا تدخر عنی شیئاً فی البیت، ولا تجحف
بالعیال قال ذالک لک، فاجابہ علیٌ بن ابی طالبٍ علیہ
السلام۔ (الخصال ج۱۔ ص۲۰۷۔ حدیث۲۶۰)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد گرامی اور آباؤ اجداد
کرام کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور فرمایا حضرت علی بن ابی
طالب علیہ السلام کو ایک آدمی نے دعوت دی تو آپ نے فرمایا تمہاری
دعوت تین شرط پر قبول کرتا ہوں عرض کیا وہ تین شرائط کیا ہیں اے
امیرالمومنین، فرمایا۔

۱۔ (ہماری خاطر تواضع کے لئے) تم باہر سے کوئی چیز گھر میں داخل نہیں
کروگے۔

۲۔ جو کچھ گھر میں موجود ہے وہ مجھ سے مخفی نہ رکھوگے۔

۳۔ تمہارے اہل وعیال کے کھانے پینے میں کوئی کمی نہ آئے۔

عرض کیا مجھے تینوں شرطیں قبول ہیں اس کے بعد حضرت علی بن ابی
طالب علیہ السلام نے اس آدمی کی دعوت قبول فرمائی۔

۱۴۷ جو کوئی تین اشخاص سے جھگڑا مول لے وہ ذلیل ہوگا

قال ابو عبداللہ علیہ السلام، ثلاثۃ من غازھم ذل،
الوالد۔ والسلطان، والغریم۔ (الخصال ج۱۔ ص۲۱۴۔ حدیث۲۷۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو کوئی تین اشخاص کے ساتھ جھگڑا مول لے وہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

۱- باپ سے

۲- بادشاہ (یا حکمران) سے

۳- قرض خواہ سے

۱۴۸ - امیرالمؤمنین علیہ السلام کے تین اوصاف

عن جعفرِ بنِ محمدٍ علیهما السلام قالَ، سئلَ رجلٌ امیرُالمؤمنینَ علیهِ السلامُ فقال لهُ اسئلکَ عن ثلاثٍ هنّ فیکَ، اسئلکَ عن قصرِ خلقِکَ، وعن کِبرِ بطنِکَ وعن صلعِ رأسِکَ، فقال امیرُالمؤمنینَ علیه السلامُ انّ اللهَ تبارکَ وتعالیٰ لمْ یخلقنی طویلاً، ولمْ یخلقنی قصیراً ولکن خلقنی معتدلاً - اضربُ القصیرَ فاقدّه - واضربُ الطّویلَ فاقطّه - واما کِبرُ بطنی فانّ رسولَ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ والِهِ وسلّمَ علّمنی باباً مِنَ العلمِ ففتحَ لی ذالکَ البابُ الفَ بابٍ، فازدحمَ العلمُ فی بطنی فنفخت عنهُ عضوی، واما صلعُ رأسی فمنْ ادمانِ لبسِ البیضِ، ومجاهدةِ الاقرانِ -

(الخصال ج۱- ص۲۰۷- حدیث۲۶۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا- کسی نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے عرض کیا میں آپ سے ان تین اوصاف کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں جو آپ میں پائے جاتے ہیں! میں آپ کے قد و قامت کی کوتاہی، آپ کے پیٹ کی بڑائی اور آپ کے سر کے اگلے حصے کے بال اڑ جانے کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں- حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا-

۱- اللہ تعالیٰ نے مجھے بلند قامت پیدا کیا نہ ٹھگنا قد، بلکہ میرا قد و قامت متوسط بنایا تاکہ میں اپنے ٹھگنا قد دشمن کو ایک تلوار کے وار سے سر سے پیر تک دو برابر حصوں میں کاٹ سکوں- اور طویل القامت دشمن کو درمیان سے دو ٹکڑے کرسکوں-

۲- لیکن میرے پیٹ کی بڑائی کی وجہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سامنے علم کا ایک دروازہ کھولا اس ایک دروازے سے (از خود) ہزارے دروازے کھل گئے اس لئے علم و دانش کے دباؤ سے میرا پیٹ پھول گیا-

۳- میرے سر کے اگلے حصے کے بال اڑ جانے کی وجہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ دشمنوں کے ساتھ برسرپیکار رہا اس لئے فولاد کا خول ہمیشہ سر پر رکھا (تو گرمی کی شدت سے بال اڑ گئے)

اس حدیث کا اس سے پہلے بھی ذکر ہوا ہے لیکن ان دونوں میں فرق

ہے۔(مترجم)

۱۴۹ تین افراد کی دعا قبول ہونے میں شک نہیں

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلمٗ ثلاثُ دَعَواتٍ مستجاباتٍ لاشکَّ فیھنَّ دَعوۃُ المظلومِ ودَعوۃُ المسافرِ ودعوۃُ الوالدِ علیٰ وَلَدِہٖ۔ (بحارالانوار ج۷۴۔ ص۸۴)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعاؤں کے قبول ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں۔

۱۔ ظالم کے خلاف مظلوم کی دعا۔

۲۔ مسافر کی دعا۔

۳۔ بیٹے کے حق میں باپ کی دعا۔

۱۵۰ - لوگ قضاوقدر کے بارے میں تین عقیدے رکھتے ہیں

عن ابی عبداللہِ قالَ الناسَ فی القدرِ علی ثلاثۃِ اَوجُہٍ رجلٌ یزعَمُ انَّ اللہَ عزوجلَّ اجبرَ النّاسَ علیَ المعاصی فھذا قدَ ظلمَ اللہَ عزوجلَّ فی حکمہٖ فھُوَ کافرٌ۔ ورجلٌ یزعمُ انَّ الامرَ مفوَّضٌ الیھمْ فھذا قد وھَنَ اللہَ فی سلطانہٖ فھُوَ کافرٌ۔ ورجلٌ یقولُ انَّ اللہَ عزوجلَّ کلَّفَ العبادَ علیٰ مایطیقونَ ولم یکلفھم مالا یطیقونَ فاذا احسنَ

حمِدَ اللہَ۔ واذا اساءَ استغفرَاللہَ فھذا مسلمٌ بالغٌ۔

(الخصال ج۱۔ ص۲۱۴۔ حدیث۲۷۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگ قضا و قدر کے بارے میں تین عقیدے رکھتے ہیں۔

۱۔ ایک آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ خداوند عزوجل نے لوگوں کو گناہ کرنے پر مجبور کیا ہے۔ اس لئے خدا اپنے مجبور بندے کے خلاف سزا کا حکم جاری کرے تو یقیناً ظلم ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے (کیونکہ وہ عدل الٰہی کا منکر ہے)

۲۔ دوسرا شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے امور کا اختیار کلی طور پر لوگوں کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ (اس لئے انسان خودمختار اور آزاد ہے) ایسا عقیدہ رکھنے والا خدا کے "حاکم مطلق" ہونے کی توہین کرتا ہے اس لئے یہ بھی کافر ہے۔

۳۔ تیسرا شخص معتقد ہے کہ خداوند عزوجل نے اپنے بندوں کی طاقت وقدرت کے مطابق شریعت کے احکام معین فرمائے ہیں اور جس حکم کو انجام دینے کی طاقت نہیں رکھتے اس پر تکلیف شرعی معین نہیں کی۔ یہ بندہ خدا جب بھی نیک کام انجام دیتا ہے تو حمد خدا بجا لاتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو طلب مغفرت کرتا ہے یہ کامل اور بلند مرتبہ مسلمان ہے۔

۱۵۱ - تین اشخاص رحمت خدا سے دور ہیں

قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اَدْرَکَ شَهْرِ رمضانَ فلَمْ یغْفِرْ لَہٗ فابْعَدَہُ اللہُ ومَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ فَلَمْ یغْفِرْ لَہٗ فابْعَدَہُ اللّٰہُ ومن ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَلَمْ یَغْفِرلَہٗ فَاَبْعَدَہُ اللّٰہُ۔ (بحارالانوار ج۷۴۔ ص۶۸۔ امالی الصدوق ص۵۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تین چیزوں کی برکت سے) اگر کسی کا گناہ معاف نہیں ہوا تو وہ رحمت خدا سے بہت دور ہونے کی علامت ہے۔

۱۔ جو کوئی مبارک رمضان کا روزہ رکھا ہو اور اس کا گناہ معاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے دور کرتا ہے۔

۲۔ جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ رہا ہو اور خدمات انجام دیں ہوں پھر بھی اسکا گناہ معاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسکو اپنی رحمت سے دور رکھتا ہے۔

۳۔ جو کوئی میرا نام سنے اور میرے اوپر درود وسلام نہ بھیجے تو خدا اپنی رحمت سے دور کردیتا ہے۔

۱۵۲ - ہدایت تین چیزوں میں پوشیدہ ہے

قال لقمانُ لِابْنِہٖ یا بُنَیَّ ثلاثۃٌ فِیْھِمُ الرُّشْدُ مُشاوَرَۃُ

النَّاصِحِ مُدَارَاۃُ الْعَدُوِّ الْحَاسِدِ وَالتَّحَبُّبُ لِکُلٍّ۔ (حقوق والدین ص۱۸۶)

جناب لقمان حکیم نے اپنے فرزند سے کہا۔ ہدایت تین چیزوں میں پوشیدہ ہے۔

۱۔ نصیحت کرنے والے سے مشورت لینے میں۔

۲۔ حسد کرنے والے دشمن سے اظہار محبت میں۔

۳۔ ہر ایک سے محبت کرنے میں۔

۱۵۳ - حضرت فاطمہؑ دنیا کی تین چیزوں کو پسند کرتی تھیں

قالَتْ فاطمۃُ سلامُ اللہِ علَیھا حُبِّبَ اِلَیَّ من دُنیاکُمْ ثلاثٌ تلاوۃُ کتابِ اللہِ وَالنَّظرُ فِی وَجْہِ رسُولِ اللہِ والاِنْفاقُ فِیْ سَبِیلِ اللہِ۔ (وقائع الایام خیابانی جلد سیام ص ۲۹۵)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ میں تمہاری دنیا کی تین چیزوں کو دوست رکھتی ہوں۔

۱۔ تلاوت قرآن کرنا۔

۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھنا۔

۳۔ راہ خدا میں خرچ کرنا۔

۱۵۴۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی تین خصوصیتیں

ان ادریس علیه السلام قلیل الصوت ، رقیق المنطق ، قریب الخطی اذا مشیٰ ۔ (بحار الانوار طبع جدید، ج ۱۱، ص ۲۷۹، ح ۹)

حضرت ادریس علیہ السلام کی تین خصوصیات تھیں :

۱۔ بولنے کا انداز آہستہ اور آواز کم ۔

۲۔ کلام کا لہجہ نرم اور شیریں ۔

۳۔ اور چلنے میں ایک قدم دوسرے کے نزدیک اٹھاتے تھے ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس پیغمبر کو تین بڑی نعمتوں سے نوازا ۔

(۱) سلطنت (۲) حکمت (۳) نبوت ۔

اس لئے آپ کو " مثلّث بالنّعمة " یعنی تین منصب کے مالک کہتے ہیں ۔

۱۵۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین مخصوص اوصاف

قیل لابراهیم علیه السلام بایّ شیٔ اتخذک الله خلیلا ؟ قال بثلاثة اشیآء ، اخترت امر الله علی امر

غیره ، وما اهتممت بما یکفل الله لی ، وما تعشیت و لا تغدیت الا مع الضیف ۔ (مجموعة الاخبار، ص ۱۷۹، ح ۴)

کسی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے کس وجہ سے آپ کو اپنا خلیل منتخب فرمایا ؟ فرمایا ، تین وجوہات کے بنا پر :

۱۔ میں نے امرِ خدا کو غیر خدا کے کاموں سے مقدم اور اہم سمجھا ۔

۲۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرا نصیب اور حصہ قرار دیا اس سے مجھے فکر و غم نہیں ہوا ۔

۳۔ مہمان کے بغیر میں نے کبھی صبح کا ناشتہ کیا ، نہ شام کی غذا کھائی ۔

۱۵۶ ۔ تین اہم مطالب

عن جعفر بن محمد قال ، ما سئل رسول الله صلی الله علیه و آله شیئا قط فقال لا ، ان کان عنده اعطاه و ان لم یکن عنده قال یکون انشاء الله ، ولا کافیٔ بالسّیة قط، و ما القیٰ سرّیة مذنزلت علیه " فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسک " الاّ ولّی بنفسه ۔ (بحار الانوار

چھاپ جدید، ج ۱۶، ص ۲۴۰، ح ۳۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے:

۱۔ کبھی کسی سائل کے سوال پر "نہ" کہہ کر رد نہیں فرمایا۔

۲۔ اگر آپ کے پاس مطلوبہ چیز موجود ہوتی تو عطا فرماتے ورنہ یوں ارشاد فرماتے انشاء اللہ فراہم ہوگی۔

۳۔ لوگوں کی لغزش کے برابر میں کبھی سخت رویہ اختیار نہیں کرتے، خصوصاً جب سے یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

فقاتل فی سبیل اللہ ولا تکلف الا نفسک

اللہ کی راہ میں کافروں کے ساتھ جنگ کرو اور اپنی ذات کے علاوہ کسی کو کسی قسم کی تکلیف اٹھانے کی زحمت نہ دو۔ تب سے مجاہدین کے ساتھ خود بنفس نفیس جنگوں میں شرکت فرماتے رہے اور کبھی کسی کو مجبور نہیں کیا۔

۱۵۷۔ رسول خداؐ تین مرتبہ مسواک کرتے تھے

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یستاک کل لیلۃ ثلث مرّات، مرّۃ قبل نومہ، و مرّۃ اذا قام من نومہ

الی وردہ، و مرۃ قبل خروجہ الی الصلوۃ الصبح۔

(بحار چاپ جدید، ص ۲۵۴، ج ۱۶)

حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دن رات میں) تین مرتبہ مسواک استعمال فرماتے تھے:

۱۔ سونے سے پہلے۔

۲۔ خواب سے اٹھنے کے بعد نماز شب سے پہلے۔

۳۔ نماز صبح کے لئے گھر سے نکل جانے سے پہلے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لقد امرت بالسّواک حتی خشیت ان یکتب علیّ۔ (بحار الانوار چھاپ جدید، ج ۱۶، ص ۲۵۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دانتوں کو مسواک سے صاف کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حد تک تاکید ہوئی کہ میں ڈر گیا شاید اب مسواک کا استعمال واجب قرار دے گا۔

۱۵۸۔ وعدے پر وفا کرنے کی خاطر تین دن کا انتظار

عن ابی حمیساٰء قال، بایعت النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہ

قبل ان يبعث فواعدنيه مكاناً فنسيته يومى والغد ، فاتيته يوم الثالث ، فقال صلى الله عليه وآله وسلم يا فتىٰ لقد شققت على ، انا هاهنا منذ ثلاثة ايام ۔

(بحارالانوار ، چھاپ جدید ، ج ۱۶ ، ص ۲۳۵)

ابو حمیساء کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایک دن ہم دونوں کے درمیان یہ وعدہ طے پایا کہ فلاں جگہ پر ہم ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے ۔ اتفاق سے دوسرے دن کا وعدہ بھول گیا ۔ تیسرے دن جب میں گیا تو رحمۃ للعالمین اسی مقام پر میرا انتظار کر رہے تھے اور فرمایا ۔ اے جوان ! تو نے مجھے زحمت دی میں تین دن سے یہیں تمھارا انتظار کر رہا ہوں ۔

۱۵۹ ۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال تین ہیں

قال رسول الله صلى الله عليه و آله احب الامور الى الله ثلثة ، القصد فى الجدة ، والعفو فى المقدرة ، والرفق بعباد الله ۔ (سفینۃ البحار ، ص ۱۳۲ ، مادہ ثلث)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال تین ہیں :

۱۔ سخاوت اور خرچ کرنے میں میانہ روی ۔

۲۔ قدرت اور اقتدار کی حالت میں عفو و درگذر ۔

۳۔ بندگان خدا کے ساتھ نرمی ۔

۱۶۰ ۔ صبر کی تین اقسام ہیں

قال الصادق عليه السّلام الصبّر ثلاثة ، صبر على المصيبة ، و صبر على الطاعة ، و صبر على معصية ۔

(سفینۃ البحار ، ج ۱ ۔ ص ۱۳۴ ، مادہ ثلث)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ، صبر و استقامت کی تین قسمیں ہیں :

۱۔ مصیبت کی حالت میں صبر کرنا ۔

۲۔ اطاعت الہیٰ انجام دینے میں صبر سے کام لینا ۔

۳۔ معصیت سے دوچار ہونے پر صبر کرنا ۔

۱۶۱ ۔ تین چیزیں مؤمن کا مشغلہ ہیں

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم كلّ لهو المؤمن باطل الا فى ثلاث ، فى تاديبه الفرس ، ورميه

عن القوس ، و ملا عتبہ امرأتہ رفانّھن حقّ ۔ (وسائل الشیعہ ،ج ۱۴ ،ص ۸۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر لہو (کھیل اور فضول کام) مومن کے لئے جائز نہیں ،مگر تین عمل:

۱۔ گھوڑ دوڑ کی تربیت ۔

۲۔ تیر اندازی سیکھنا ۔

۳۔ اپنے ہمسر کے ساتھ کھیلنا ۔

یہ تین چیزیں (لہو و لعب ہونے کے باوجود) مؤمن کے لئے شائستہ عمل ہیں ۔ (فضول کام نہیں)

۱۶۲ ۔ شوھر کی خدمت کا عظیم صلہ

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من امراۃً تسقی زوجھا شربۃ منّ ماّء الا کا خیراً لّھا من عبادۃ سنۃ ، صیام نھارھا و قیام لیلھا ، و یبنی اللہ لھا بکل شربۃ تسقی زوجھا مدینۃ فی الجنۃ ، و غفرلھا ستین خطیئۃ ۔ (وسائل الشیعہ ج ۱۴ ، ص ۱۲۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ، بیوی اپنی

شوہر کو ایک گھونٹ پانی پلائے :

۱۔ تو یہ عمل اس کے لئے سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے کہ ہر روز روزہ وہ رکھے اور ہر رات نماز کے لئے کھڑی رہے ۔

۲۔ شوہر کو پلائے جانے والے ہر ایک گھونٹ پانی کے عوض اللہ تعالیٰ بہشت کے اندر ایک گھر بنا کر دے گا ۔

۳۔ اور اس کے ساٹھ گناہ بھی عفو کئے جائیں گے ۔

۱۶۳۔ تین موقعوں پر بیوقوفوں کی پہچان ہوتی ہے

قال علی علیہ السلام تعرف حماقۃ الرّجل فی ثلاث ، کلامہ فیما لا یعنیہ و جوابہ عما لا یسئل عنہ، و تھوّرہ فی الامور ۔ (غررالحکم ،ج ۳ ،ص ۳۰۳)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ، تین موقعوں پر احمق آدمی کی پہچان ہوتی ہے:

۱۔ جس چیز میں کچھ حاصل نہ ہو ، اس میں گفتگو کرنے سے۔

۲۔ جس چیز کے بارے میں پوچھا ہی نہیں ، اس کا جواب دینے سے ۔

۳۔ اپنے امور میں لاپروا ہونے سے ۔

۱۶۴ - جس میں تین صفات ہوں، وہ بہشتی ہے

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال، ثلاث من لقی اللہ عز و جل بھن دخل الجنۃ من ایّ باب شآء، من حسن خلقہ، و خشی اللہ بالمغیب والمحضر، و ترک المرآء و ان کان محقّاً ۔ (کافی، ج۲، ص ۳۰۰)

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی شخص تین ممتاز اور پسندیدہ صفات لے کر قیامت کے دن خداوند عز و جل کی بارگاہ میں حاضر ہوجائے تو وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے، داخل ہوسکتا ہے:

۱۔ جس کا خلق بہتر ہو۔

۲۔ وہ جو ظاہر و باطن کی دونوں حالتوں میں اللہ تعالی کا خوف رکھتا ہو۔

۳۔ لڑنے جھگڑنے والی گفتگو سے مکمل طور پر پرہیز کرتا ہو، اگرچہ وہ حق پر کیوں نہ ہو۔

۱۶۵ - جس میں تین صفات ہوں، وہ حورالعین کا مستحق ہوگا

قال الصادق علیہ السلام، ثلث من کن فیہ زوجہ اللہ

من الحورالعین کیف شآء، کظم الغیظ، و الصبر علی السیوف للہ عز و جل، ورجل اشرف علی مال حرام فترکہ للہ عزو جل ۔ (سفینۃ البحار، ج ۱، ص ۱۳۵، مادہ ثلث)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جس شخص کی تین صفات ہوں، اللہ تعالیٰ اس کی پسند کے مطابق حورالعین سے ازدواج کرتا ہے:

۱۔ غیظ و غضب کی حالت میں غصے کو پی لیا جائے۔

۲۔ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے تلواروں کے وار برداشت کرے۔

۳۔ مالِ حرام دستیاب ہونے پر اللہ کی خوشنودی کے لئے دستبردار ہوجائے۔

۱۶۶ - تین چیزیں انسانی جسم کے لئے مضر ہیں

روی عن الصادق علیہ السلام ثلث یھد من البدن وربما قتلن، اکل القدید الغاب، و دخول الحمّام علی البطنۃ، و نکاح العجائز ۔ (سفینۃ البحار، ج ۱، ص ۱۷۹، باب الجیم، بعدہ المیم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ، تین چیزیں اعضائے بدن کو خراب کرتی ہیں اور کبھی جان سے مار دیتی ہیں:

۱۔ باسی خشک گوشت کے ٹکڑے کھانے سے ۔

۲۔ بھرے پیٹ کے حمام جانے سے ۔

۳۔ بوڑھی عورت کے ساتھ ہمبستری کرنے سے ۔

۱۶۷ ۔شفاعت کرنے والے تین گروہ ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، الشفعآء یوم القیامۃ ثلثۃ ، الانبیآء ، والا ولیآء ، العلمآء ۔

(بحارالانوار ، ج ۸ ، ص ۳۴)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ، قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے تین گروہ ہوتے ہیں :

۱۔ انبیآء ۔

۲۔ اولیآء ۔

۳۔ اور علمآء ۔

فہرست مآخذ کتاب " نوادر الاحادیث "

نام کتاب	نام مؤلف
۱. الخصال	بابویہ القمی قدس سرہ
۲. مواعظ عددیہ	آیۃ اللہ المشکینی رحمۃ اللہ
۳. مکارم الاخلاق	رضی الدین ابی نصر الحسن بن الفضل طبرسی
۴. من لا یحضرہ الفقیہ	رئیس المحدثین ابی جعفر صدوق
۵. بحارالانوار	مجلسی علیہ الرحمہ
۶. امالی	شیخ صدوق اعلیٰ اللہ مقامہ
۷. زبدۃ الاحادیث	شیخ عباس ایمانی قمی
۸. سفینۃ البحار	الحاج آقا شیخ عباس القمی
۹. وسائل الشیعۃ	شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی
۱۰. منتخب التواریخ	الحاج محمد ہاشم خراسانی
۱۱. کمال الدین	شیخ صدوق علیہ الرحمۃ و الرضوان
۱۲. تحف العقول	ابو محمد الحسن بن علی شعبۃ الحرانی
۱۳. کتاب المنیۃ	شہید ثانی
۱۴. الکافی	ثقۃ الاسلام کلینی علیہ الرحمۃ
۱۵. مشکوۃ الانوار	

۱۶. مفاتیح الجنان	الحاج آقا شیخ عباس قمی قدس سره
۱۷. معالم الزلفی	
۱۸. حقوق الوالدین	الحاج آقا جعفر عظیمی قمی
۱۹. اوائل المقالات	شیخ صدوق علیه الرحمه
۲۰. جامع الاخبار	شیخ صدوق علی بن بابویه القمی
۲۱. ناسخ التواریخ	مرزا محمد تقی سپهر. لسان الملک
۲۲. ارشاد القلوب	ابی محمد الحسن بن محمد دیلمی
۲۳. مجوعة الاخبار	شیخ محمد حسن جلالی شهرودی
۲۴. تاریخ یعقوبی	احمد بن ابی یعقوب الاخباری
۲۵. تفسیر نور الثقلین	علامه شیخ محمد علی بن جمعة العروسی
۲۶. عدة الداعی	احمد بن فهد الحلی
۲۷. میزان الحکمة	محمد الری شهری
۲۸. کنز العمال	ابن اثیر
۲۹. اسد العابة	
۳۰. عزر الحکم	آیة الله عبد الواحد بن محمد تمیمی آمدی
۳۱. مجموعة ورام	ورام ابن ابی فراش
۳۲. منتهی الامال	الحاج آقا شیخ عباس القمی
۳۳. عیون اخبار الرضا	ابی جعفر محمد بن علی

۳۴. معانی الاخبار	شیخ صدوق علیه الرحمه
۳۵. علل الشرائع	شیخ صدوق علیه الرحمه
۳۶. وقائع الایام	خیابانی
۳۷. مستدرک	
۳۸. تفسیر الثقلین	
۳۹. المنیة فی الشارب واللحیة	آیة الله محمد رضا طبسی النجفی
۳۰. میزان الحکمت	المحمدی الری الشهری
۳۱. نصائح	

جامعتہ الزہراءؑ کی مطبوعات

گناہان کبیرہ	۷ جلدیں
کیفر گناہان کبیرہ	۲ جلدیں
قلب سلیم	۳ جلدیں
جامع التجوید	جلد اول
جامع التجوید	جلد دوم زیر طبع
خصائص حسینیہ	جلد اول زیر طبع
اسلامی اقتصادی نظام	ایک جلد زیر طبع
نوادر الاحادیث	جلد دوم و سوم

ملنے کا پتہ

حسن علی بک ڈپو۔ بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادر۔ کراچی

ٹیلیفون نمبر ۲۴۳۳۰۵۵